میرا بائی

پریم وانی

(گیت، ترجمہ اور فرہنگ)

مرتبہ: سردار جعفری

میرابائی

پریم وانی

(گیت، ترجمہ اور فرہنگ)

مرتب:

سردار جعفری

آج کی کتابیں

میرابائی

پریم وانی

مرتب: سردار جعفری

پہلا پاکستانی ایڈیشن: ۲۰۰۱ء

دوسرا پاکستانی ایڈیشن: ۲۰۰۶ء

ISBN 969-8379-32-0

طباعت: علمی گرافکس، کراچی

آج کی کتابیں

316 مدینہ سٹی مال، عبداللہ ہارون روڈ، صدر، کراچی 74400

فون: (92-21) 5650623, 5213916

ای میل: ajmalkamal@gmail.com

جو میں ایسا جانتی کہ پیت کیے دکھ ہوئے
نگر ڈھنڈورا پیٹتی کہ پیت نہ کیجو کوئے

میرا بائی

پیدائش: ۱۴۹۸ء

وفات: ۱۵۶۳ء یا ۱۵۶۵ء

دیباچہ

یہ تو نہیں کہا جاسکتا ہے کہ میرا ہندوستانی شعرا میں بلند ترین مرتبہ رکھتی ہیں، لیکن اس نظریے کی صحت میں ذرّہ برابر بھی شبہے کی گنجائش نہیں کہ میرا سے بڑی شاعرہ ہندوستان کی سرزمین آج تک نہیں پیدا کرسکی۔ کسی بھی قدیم یا جدید ہندوستانی زبان میں ایسی کوئی خاتون شاعرہ نظر نہیں آتی جسے ہم میرا کے مقابلے میں لاسکیں۔ میرا کے جذبات میں ڈوبے ہوئے سراپا تاثیر گیت آج تقریباً ساڑھے تین سو سال گزرنے کے بعد بھی کروڑوں انسانوں کے دل کی آواز بنے ہوئے ہیں۔

بات کو تھوڑی سی وسعت دے کر یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ سارے عالم کی شاعرات میں دو ہستیاں اُس جگہ پر ہیں جہاں کوئی شاعرہ نہیں پہنچ سکی ہے۔ ان میں سے ایک شاعرہ ۷۰۰ قبل مسیح میں یونان کی سیفو ہے اور دوسری سولھویں صدی عیسوی میں ہندوستان کی میرا۔ دونوں نے عشقیہ شاعری کی ہے۔ دونوں میں شدتِ جذبات ہے۔ میرا کو اس اعتبار سے سیفو پر فضلیت حاصل ہے کہ سیفو کا عشق گوشت پوست کے جسم اور اس کے ظاہری حسن سے ہے جب کہ میرا کے عشق میں ایک الٰہیاتی تقدس اور طہارت ہے۔ اُن کے کلام میں جسم و جسمانیات صرف علامتی حیثیت رکھتے ہیں اور ان علامات کی مدد سے وہ اپنے جذبے کو اُن دلوں تک پہنچاتی ہیں جو کرشن کی غیر مرئی شخصیت کے حسن کا پوری طرح درک نہیں کرسکتے۔

میرا کی شاعری اور معتقدات کے پس منظر میں اہم ترین شے بھگتی کی تحریک ہے، جس کو اجمالاً سمجھ لینا ضروری ہے۔

انسان دانش کے راستے پر چلتے چلتے آخر اُس منزل پر آ جاتا ہے جہاں علم ذخیرہ اندوز حافظے کا ایک پُر جمود سرمایہ بن جاتا ہے۔ اس یک رنگی سے گھبرا کر ذہن دل کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اُن کیفیات کا مزہ لینا چاہتا ہے جو حیات کے گراں قدر عطیے ہیں۔ ہندوستانی ذہن کی بھی یہی سرگذشت ہے۔

ہمارے ملک میں جب سے تاریخ نویسی کا آفتاب طلوع ہوا ہے اور واقعات زمان و مکان کے تعین کے ساتھ بیان ہونے لگے ہیں اسی وقت سے سانکھ، جین اور بدھ مت کے کوہ پیکر فلسفے بہ شکلِ مذہب ہمارے سامنے ہیں جن کی غربال کاری نے خدا پر بھی اعتقاد کی گنجائش نہیں رکھی۔ ذہن، دانش اور استدلال کی اس تیز دھوپ سے رس کا پیاسا ہو کر، دل کی طرف بھاگا اور اُس نے خدا کو قائم بالذات قرار دے کر اس کی پرستش کے مزے لینا چاہے۔ یہیں سے بھگتی کی تحریک کا آغاز ہوتا ہے جس کی دو شکلیں ہیں: نرنارائن مت اور ساتوت مت۔

نرنارائن مت میں شجاعت اور کرم پر زور دیا گیا ہے اور اس کی نمائندہ کتاب ''مہابھارت'' (مع گیتا) ہے۔ نیز اس بھگتی کے نمائندے بھگت ارجن ہیں۔ نرنارائن مت کا مرکز متھرا اور اس کے نواح تھے۔

ساتوت مت پریم مت ہے اور اس کی نمائندہ کتاب ''شری مد بھاگوت'' ہے۔ اس مت کا مرکز چتوڑ کے قریب ''مادھیمکا نگری'' میں تھا جو اَب صرف نگری کہلاتا ہے۔

''شریمد بھاگوت'' کے لیے ایک بڑی دلچسپ روایت مشہور ہے جس سے بھگتی کی حقیقت سمجھ میں آتی ہے۔ ویاس سارے عظیم ہندو گرنتھوں کے مصنف ہیں لیکن ان لاتعداد گراں قدر تصانیف کے بعد بھی ان کا دل سکون سے محروم تھا۔ ایک دن دیورشی نارد سے اُنھوں نے اپنی بے سکونی کی شکایت کی۔ نارد نے کہا کہ ابھی تک تم نے دانش کے گرنتھ لکھے ہیں، اب پریم گرنتھ لکھو، دل کو شانتی مل جائے گی۔

اس کے بعد ہی ویاس نے اپنا عظیم گرنتھ ''شریمد بھاگوت'' تصنیف کیا۔

بھگتی کسی بھی دیوی یا دیوتا کی ہوسکتی ہے لیکن ''بھگتی تحریک'' کی اصطلاح کا مطلب صرف وَیشنو مذہب ہے۔ یہ مانا جاتا ہے کہ دنیا میں جب جب گناہ اور ظلم بڑھتا ہے تو خود وِشنو مادّی جسم میں اوتار لے کر اصلاح کے لیے آتے ہیں۔ اس طرح نو بار زمین پر وشنو کا اوتار ہو چکا ہے۔ لیکن ویشنومت کا تعلق صرف رام اور کرشن کے اوتاری وجود سے ہے اور ان ہی سے والہانہ عشق اس مذہب کا اصل مقصد ہے۔ بھگتی کے پانچ بھاؤ ہیں:

(۱) شانت بھاؤ۔ (۲) داس بھاؤ۔ (۳) سکھا بھاؤ۔ (۴) واتسلیہ بھاؤ۔ (۵) پریم بھاؤ۔

(۱) شانت بھاؤ وہ ہے جو رشیوں اور صحرانشیں بھگتوں میں ہوتا ہے اور جس کی مدد سے وہ رام اور کرشن کو ذرّے ذرّے میں موجود پا کر ان کی بھگتی کرتے ہیں۔ (۲) داس بھاؤ وہ ہے جب بھگت ایک داس کی طرح رام یا کرشن کی بھگتی کرتا ہے۔ اس کی بہترین مثال بھگت ہنومان ہیں۔ (۳) سکھا بھاؤ وہ ہے جب بھگت ایک دوست کی صورت میں بھگتی کرتا ہے۔ اس کی مثال وہ گوالے ہیں جو کرشن کے ساتھ کھیلتے تھے۔ (۴) واتسلیہ بھاؤ وہ ہے جب بال رام یا بال کرشن کی بھگتی کی جائے۔ یہ ایک بڑا لطیف بھاؤ ہے، جس کی رو سے دشرتھ، کوشلیا بلکہ خود شِو بال رام کے بھگت ہیں اور نند، یشودھا اور ولبھ اچاریہ بال کرشن کے بھگت ہیں۔ (۵) پریم بھاؤ سب سے اہم بھاؤ ہے۔ اس میں رشی کا شانت بھاؤ، ہنومان کا داس بھاؤ، گوالوں کا سکھا بھاؤ اور یشودھا کا واتسلیہ بھاؤ اور بال لیلائیں سب موجود ہیں۔ ساتھ ہی پریمی بھگت کی آتما پرماتما سے واصل ہو کر اُس کی ہو جاتی ہیں۔

ویشنومت کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی بھگتی میں شرنگار رس بھرا ہوا ہے۔ جسم اور روح کو ایذا پہنچانے والی ریاضتیں (تامسک تپسیا) اس مذہب میں

سخت ممنوع ہیں۔ ایک ویشنو سالک کا راستہ آنند اور سرور ہے جس سے وہ اپنی اعلیٰ منزل تک پہنچتا ہے۔

''شریمد بھاگوت'' کے بعد ویشنو تصورات وقت کے اندھیرے میں کھوئے رہے۔ چھٹی صدی عیسوی میں ویشنومت کی دو کتابوں کا پتا چلتا ہے: ''ہری ونش'' (کرشن کا نسب نامہ) اور ''وشنوپُران'' یعنی وشنو کا کرشن کی صورت میں اوتار لینے کا واقعہ۔ ان کتابوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ہزار سال پہلے بھی ویشنومت موجود تھا۔

نویں صدی عیسوی میں، اب سے بارہ سو سال پہلے، ایک اور ویشنو گرنتھ ''بھاگوت پُران'' ملتا ہے جس میں کرشن کے اوتار لینے کا واقعہ مزید تفصیلات کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ اس گرنتھ میں کرشن کا پریم ایک گوالن سے بتایا گیا ہے، لیکن رادھا کا نام نہیں لیا گیا ہے۔ ''بھاگوت پران'' میں کرشن کا متھرا میں پیدا ہونا، گوکل میں گوالوں کے ساتھ پرورش پانا، ایک گوالن سے ان کا پریم، پھر اس گوالن کو چھوڑ کر متھرا جانا، وہاں سے دوارکا پہنچنا اور راجہ ہونا وغیرہ کسی قدر تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ اس کتاب میں کرشن کے کردار کے دو پہلو ہیں: ایک گوالے کرشن کا اور دوسرا دوارکا کے راجہ کرشن کا۔ اوّل الذکر کردار ویشنو کے پیار کا نمائندہ ہے اور آخرالذکر کردار ویشنو کی طاقت اور حکمت کا مظہر ہے۔

گوالے کرشن کا کردار گیارھویں اور بارھویں صدی عیسوی میں کافی مقبول ہوا اور ان کی محبوبہ گوالن رادھا کا نام بھی لیا جانے لگا۔ رادھا اور کرشن کے ملاپ کو روح اور خدا کا وصال بتایا گیا ہے۔

رادھا اور کرشن کی رومانی اور روحانی کہانی کے ایک جزو کو سب سے پہلے بارھویں صدی کے آخر میں سنسکرت شاعر جے دیو نے ''گیت گوبند'' کے نام سے اعلیٰ ادبی قالب بخشا۔ اس تمثیلی (ڈرامائی) نظم میں سنسکرت ڈرامے کے نائک (ہیرو) اور

ناٹکہ (ہیروئن) کو کرشن اور رادھا کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ سنسکرت ڈرامے میں بنیادی کردار ناٹک کا ہوتا ہے، لہٰذا جے دیو نے یہ نظم کرشن کے زاویے سے کہی ہے۔ ''گیت گوبند'' نے رادھا اور کرشن کے رومانی تصور کے لیے نئی راہیں تیار کر دیں۔

جے دیو سے متاثر ہو کر میتھلی کے عظیم شاعر ودیاپتی (۱۳۸۰ء سے ۱۴۴۸ء تک) نے رادھا اور کرشن کے گیت لکھے جن میں شاعر کے رومانی مزاج نے رادھا کو حسین ترین صورت میں پیش کیا ہے۔

بھگتی کی تحریک باضابطہ دکن میں رامانُج نے شروع کی جس کو ان کے چیلے رامانند کاشی میں لائے۔

رامانند بھگت تھے لیکن ان میں یا ان کے خانوادے میں رام اور کرشن کی تقسیم نہ تھی۔ وہ ان دونوں کو ایک ہی سمجھتے تھے کیوں کہ یہ دونوں وشنو کے اوتار ہیں۔ رامانند کا خانوادہ یوں تو بہت وسیع ہے لیکن ان کے چیلوں میں کبیر اور ریداس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کبیر ایک مسلمان جولاہے تھے اور ریداس میرا کے گرو ہیں۔ جیسا کہ خود میرا نے کہا ہے:

''ریداس سنت ملے موہے ست گرو دینھی سرت سہدانی''

کبیر کا کلام ایک رنگارنگ گلدستہ ہے جس میں ویشنومت کا شرنگار، مجدد انقلابی کی للکار، تصوف کا واحد الوجود یا ''نرگن برمھ'' اور زمان و مکان کے حدود میں اوتار لینے والا ''سگن پرمیشور''، غرض سب ہی کچھ موجود ہے۔ آخر عمر میں وہ نئے مذہب کبیر پنتھ کے موجد بنے۔

کبیر کے آخر عہد میں پنجاب میں گرونانک کا ظہور ہوا۔

ان کے علاوہ اس عہد میں صوفیائے کرام ہندوستان میں شمال سے لے کر جنوب تک اور مغرب سے لے کر مشرق تک پھیل چکے تھے۔ خود میرا کے راجستھان میں کئی سو سال سے خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ موجود تھی۔ ان سب بزرگوں کا

پیغامِ محبت بھگتی تحریک کا موید ہوا۔

بھگتی تحریک اور ویشنومت کے عظیم رہنما چیتنیہ مہاپربھو (۱۴۵۶ء سے ۱۵۲۴ء تک) کبیر ہی کے عہد میں بنگال میں پیدا ہوئے اور اپنی والہانہ شخصیت کے اثر سے سارے بنگال کو کرشن پریم میں رنگ دیا۔ اپنے وجدان سے چیتنیہ ہی نے برندابن دریافت کیا، جہاں ویشنو عقیدے کے مطابق راس لیلا میں جیو آتما اور پرماتما کا ابدالآباد تک وصال ہوتا رہے گا۔ یہی برندابن آج بھی سارے ویشنوؤں کا مرکزی معبد ہے۔ خود چیتنیہ نے اس جگہ کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا اور ان کے بعد ان کے شِشش بھی یہیں مقیم رہے۔

چیتنیہ ہی کی طرح ویشنو سمپردائے (ویشنو فرقے) کی دوسری عظیم شخصیت ولبھ آچاریہ (۱۴۷۸ء سے ۱۵۳۰ء تک) کی تھی جو ویشنوؤں کے مستند عالم اور گرو ہیں۔ شاعرِ اعظم سورداس ولبھ آچاریہ ہی کے شِشش تھے۔ آج بھی ویشنوؤں میں ولبھ سمپردائے غالباً سب سے بڑا گروہ ہے۔ ولبھ آچاریہ کا اشٹ دیوتا کرشن کا وہ معصوم بال روپ تھا جو یشودھا کی گود میں رہتا تھا۔ ولبھ سمپردائے والے کرشن کے اس روپ کو ''لال'' کے پیارے نام سے پکارتے ہیں۔

ولبھ آچاریہ نے بھگتی اور پریم میں ایک تخصیص پیدا کی۔ یہ تخصیص صرف اس حد تک نہیں گئی کہ رام اور کرشن کی بھگتی الگ ہوگئی بلکہ بات یہاں تک پہنچی کہ اگر بال کرشن تمھارے اشٹ ہیں تو مندر کے بال کرشن یا کسی دوسرے ویشنو کے گھر کے بال کرشن تمھارے لیے صرف واجبِ تعظیم ہیں لیکن تمھارا حقیقی اشٹ بال کرشن کی وہ مورتی ہے جو گرو نے تم کو دی ہے اور جسے اپنے گھر میں استھاپت کر کے تم اس کی پوجا کرتے ہو۔ اپنے دکھ سکھ تم اسی مورتی سے کہہ سکتے ہو۔ کسی اور مورتی کے سامنے دعا یا التجا منع ہے۔

تلسی داس کے اشٹ دیوتا بال رام یا راجہ رام نہ تھے۔ وہ چترکوٹ کے رمتے رام کو اپنا اشٹ مانتے تھے، جن کی شخصیت کی تکمیل دھنش بان کے بغیر نہیں ہوتی۔ ایک

دن وہ کرشن مندر میں گئے۔ کرشن کی مورتی کو دیکھ کر انھوں نے سر نہیں جھکایا اور یہ دوہا نظم کیا:

کیا چھب ورنوں آجکی بھلے بنے ہو ناتھ
تلسی مستک تب نوے دھنش بان لیو ہاتھ

یعنی اے کرشن، بلاشبہ تم بھی وشنو ہی کے اوتار ہو، لیکن میں تو سر تب ہی جھکاؤں گا جب دھنش بان ہاتھ میں لے کر تم چتر کوٹ کے رمتے رام بن جاؤ۔

اس زمانے میں یوں تو اَن گنت سمپر دائے اور دھرم مارگ ہو گئے تھے، لیکن تین مت کافی وسیع اور ہر طرف مقبول تھے: شیوک، شاکت اور وشنو۔ شیوک شِو کے بھگت تھے اور ان میں زیادہ تر برہمن تھے۔ یہ ہندوستان کا قدیم ترین مت ہے اور اس کے بنیادی تصورات بڑے فکر انگیز ہیں۔ شاکت، شکتی یعنی دیوی کے پجاری ہیں۔ دیوی کے سامنے بلی اور قربانی کی وجہ سے اس میں قدیم قبائلی تصورات کی جھلک نظر آتی ہے لیکن اس کے اصولوں میں کافی معقولیت ہے۔ شاکت زیادہ تر چھتری یا پھر ادنیٰ ذات والے ہوتے ہیں۔ یہ بھی ہندوستان کا قدیم مت ہے۔ شیوک اور شاکت دونوں مت غالباً غیر آریائی ہیں۔

اُس زمانے کا سب سے شائستہ مت ویشنومت تھا، جس نے ہندوستانی روح کے ساتھ ہندوستانی شعروادب اور فنونِ لطیفہ کو بھی ایک نئی زندگی بخش دی۔ میرا اسی مت کی ایک مخلص پیرو ہیں۔

ہندوستانی ذہن کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ جن شخصیتوں کو عظیم سمجھتا ہے ان کے چاروں طرف توہمات، معتقدات اور روایات کے ایسے تانے بانے بُن دیتا ہے کہ محققین کے لیے اس شخصیت کی بازیافت سخت دشوار ہو جاتی ہے۔ میرا بھی اسی ستم ظریفی کا شکار ہیں۔ ان کے معتقد اور چاہنے والے عوام تو ایک طرف، خود خواص نے ان کے وجود کو ایسے ابہام کے دھندلکوں میں پہنچا دیا ہے کہ صرف ساڑھے تین سو سال

پہلے کی ایک اہم ہستی کو تاریخی حقائق کی روشنی میں لانا مشکل ہو گیا ہے۔

میرا بائی راجپوتانہ کی ریاست میڑتا کے راجہ ویرم دیو کے چھوٹے بھائی رتن سنگھ کی اکلوتی بیٹی تھیں۔ میڑتا کا حکمران راٹھور خاندان راجپوتانہ میں اپنی شجاعت کے لیے مشہور تھا۔ اسی نامور خاندان میں ۱۴۹۸ء میں میرا کی ولادت ہوئی۔

میرا کی ماں ۱۵۰۳ء میں مر گئیں۔ ان کی تعلیم و تربیت ان کے دادا دودامل کی زیرِ نگرانی میڑتا کے راج کنور جیت مل کے ساتھ ہوئی اور انھیں رائج الوقت علوم، فنونِ جنگ اور فنونِ لطیفہ کی باضابطہ تربیت ملی۔

میرا بے پناہ حسن کے ساتھ ایک پُرمحبت دل لے کر پیدا ہوئی تھیں۔ ابھی وہ صرف پانچ سال کی تھیں کہ انھیں ایک بابا (غالباً ریداس) نے گردھر جی (شری کرشن) کی مورتی دے دی۔ معصوم میرا اس مورتی سے اتنا متاثر ہوئیں کہ وہ گردھر جی کی ہو کر رہ گئیں۔ اس عہد میں راجپوتانے کی افراتفری، جنگی پس منظر اور سازشوں کا ردِعمل میرا کے شریف نفس اور شاعرانہ دل پر یہ ہوا کہ وہ اپنے وجود کو گردھر جی کی ذات میں جذب کر کے اہنسا کی پرستار بن گئیں۔ انھوں نے اپنے خاندان کی دیوی کالی کی خوں ریز قربانیوں میں کبھی حصہ نہیں لیا۔

میرا کی قابلیت، حسنِ صورت اور حسنِ سیرت کا دور دور شہرہ تھا۔ ۱۵۱۶ء میں میرا کی شادی سب سے طاقتور راجپوت راجہ چتوڑ کے رانا سانگا کے راج کنور بھوج راج سے ہوئی۔ اس طرح میرا ساتوت مت کے قدیم ترین مرکز ''مادھیمکا نگری'' کے پاس اپنی سسرال چتوڑ میں آ گئیں۔ مادھیمکا نگری اب بھی ''نگری'' کہلاتی ہے اور وہاں کے ذرّے ذرّے میں اہلِ بصیرت کو ''شریمد بھاگوت'' کی روح درخشندہ نظر آتی ہے۔

میرا ایسے تصورات لیے ہوئے سسرال آئیں جو کسی بھی عورت کی ازدواجی زندگی کو تباہ کر دیتے۔ وہ اپنے شوہر کی خدمت کرنے پر تیار تھیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی

کہتی تھیں کہ میرا بیاہ گردھر جی کے ساتھ ہو چکا ہے۔ تلخیاں بڑھتی گئیں۔ آخر یہ خبر رانا سانگا کو پہنچی اور وہ سخت برہم ہوے۔ لیکن ان کی ماں رانی جھالی نے، جو ریداس کی چیلی تھیں، بیٹے کو سمجھا بجھا کر میرا کو بچا لیا۔ اس کشمکش کا نتیجہ یہ ہوا کہ میرا کے شوہر بھوج راج نے دوسری شادی کر لی۔ شاید چتوڑ ہی میں رانی جھالی کے گرو ریداس نے میرا کو دیکشا دی۔ وہ اس وقت سو سال سے زیادہ کے ہو چکے ہوں گے۔

میرا نے ایک کرشن مندر بنوا لیا تھا۔ نہ اُنھیں سوت کا ڈاہ تھا، نہ شوہر سے شکایت۔ وہ گردھر جی کا پریم امرت پیے ہوے ہر وقت ان ہی کی سیوا میں لگی رہتی تھیں۔ وہ مستی کے عالم میں بھجن کرتیں اور پاؤں میں گھنگرو باندھ کر ناچتی تھیں، ''سج سنگار، باندھ پگ گھنگرو لوک لاج تج ناچی۔''

میرا عوام میں مقبول ہوئیں اور خود ان کے گھر میں کشمکش حد پر پہنچ گئی۔ سسرال والوں سے ان کی ٹکریں ہوئیں۔ شوہر نے انھیں سانپ سے ڈسوانے اور زہر دینے کی کوشش کی لیکن میرا اپنے راستے پر ڈٹی رہیں۔ اس مجموعے میں بھجن ۵۳، ۱۰۲، ۱۰۳ نیز بھجن ۱۱۲ سے ۱۱۹ تک ان واقعات کی وہ دستاویزیں ہیں جو خود میرا لکھ کر ہمارے لیے چھوڑ گئی ہیں۔

۲۳-۱۵۲۱ء میں میرا کا شوہر بھوج راج ایک لڑائی میں زخمی ہو کر مر گیا اور میرا بیوہ ہو گئیں۔ میواڑ میں سازشیں چل رہی تھیں لیکن رانا سانگا کی آہنی شخصیت کے سامنے کسی کی نہ چلتی تھی۔ آخر ۳۰ جنوری ۱۵۲۸ء کو رانا سانگا کو زہر دے کر مار دیا گیا اور ان کی جگہ میرا کا سوتیلا دیور رتن سنگھ (دوم) میواڑ کا رانا ہوا۔ یہ میرا کا دشمن تھا۔ اس نے میرا کو قلعے میں قید کر دیا اور نگرانی کے لیے دو عورتیں چمپا اور چنبیلی کو مقرر کیا لیکن یہ دونوں میرا کی شخصیت سے مسحور ہو کر اُن کی چیلی بن گئیں۔

سازشی لوگوں نے رتن سنگھ کو قتل کر کے اس کی جگہ رانا خاندان کے ایک زنانے لڑکے بکرماجیت کو گدّی پر بٹھا دیا۔ بکرماجیت نے میرا کو مار ڈالنا چاہا، لیکن ایک سنت

عورت کو قتل کرنے پر کوئی تیار نہ ہوا۔ آخر اُس نے میرا کو دریا میں ڈبونے کا حکم دیا۔ حکم کی تعمیل ہوئی۔ میرا دریا میں گریں۔ ان کے کپڑے پانی کی سطح پر تیرتے رہے اور میرا غائب ہوگئیں۔ ہوا یہ کہ ان کے چچا، میڑتا کے راجہ، انھیں بچا کر لے گئے۔ یہ واقعہ ۱۵۳۲ء کا تھا۔ اس کے صرف چار سال بعد ۱۵۳۶ء میں بکرماجیت بھی قتل کر دیا گیا۔

میرا اپنے چچا ویرم دیو کے پاس میڑتا پہنچ گئیں۔ لیکن یہاں بھی اُن کی والہانہ بھگتی میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ وہ ہر آنے والے سادھو کی سیوا کرتی تھیں اور بلا تکلف ہر طبقے کے آدمیوں سے ملتی تھیں۔ ویرم دیو کی نظر میں ایک راج گھرانے کی بیوہ کے لیے یہ باتیں مناسب نہ تھیں۔ آخر میرا میڑتا سے یاترا پر روانہ ہوگئیں۔ اس یاترا کی تفصیلات نامعلوم ہیں۔ ہم میرا کو برندابن میں اس وقت دیکھتے ہیں جب چیتنیہ کے ذی علم جانشین جیو گوسائیں سے ان کی ٹکر ہوئی۔

ہندو فلسفے میں عورت عاشق اور مرد معشوق ہے۔ ہندی شعر و ادب میں عام طور پر اسی اصول کی پابندی کی گئی ہے۔ اس تصور کے تحت ویشنوؤں کے یہاں بھی یہ اصول وضع کیا گیا ہے کہ خالص محبت کی جگہ صرف عورت کا دل ہوسکتا ہے، لہٰذا کرشن کے تمام محبت کرنے والے گوپیوں کی طرح استری ہیں۔ پُرش صرف کرشن ہیں۔

میرا جب برندابن پہنچیں تو چتوڑ کی راج بہو کے علاوہ بھگت اور شاعرہ کی حیثیت سے بھی ان کی کافی شہرت ہو چکی تھی۔ اس کے باوجود جیو گوسائیں نے عورت ہونے کی وجہ سے میرا سے ملنا قبول نہ کیا۔ اس پر میرا نے اُن کو پیغام بھیجا کہ میں تو سمجھتی تھی برندابن میں پُرش صرف کرشن ہیں، باقی گوپیاں اور استری ہیں۔ یہ تو آج معلوم ہوا کہ برندابن میں کرشن کے علاوہ بھی پُرش رہتے ہیں۔ جیو گوسائیں اس اصولی جواب پر کافی شرمندہ ہوئے اور خود میرا کے پاس پہنچ گئے۔

میرا کی بھگتی کی کہانیاں اور ان کے رسیلے بھجن عوام کی زبان پر چڑھ چکے تھے۔ یہاں تک کہ گرونانک کے گرنتھ صاحب اور کبیر پنتھ کے گرنتھ میں میرا کے بھجن

شامل ہو چکے تھے۔

برندابن میں میرا کچھ دن ٹھہریں۔ آخر برداشتہ خاطر ہو کر وہ کرشن ہی کی طرح دوارکا چلی گئیں۔ یہاں پرانے کرشن مندر کے کھنڈر پڑے ہوئے تھے۔ میرا کی کوشش سے یہ مندر پھر تعمیر کیا گیا اور میرا اس مندر میں اپنے کرشن پر بھگتی کے پھول نچھاور کرنے لگیں۔

۱۵۴۶ء میں رانا اُدے سنگھ نے برہمنوں کی ایک جماعت دوارکا بھیجی کہ میرا کو منا کر کسی طرح چتوڑ واپس لاؤ۔ میرا نے دوارکا چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اس پر برہمنوں نے فاقہ کشی شروع کی۔ آخر میرا رات کو اس معاملے میں گردھر جی کا حکم لینے کے لیے مندر کے اندر چلی گئیں۔ سویرے جب مندر کھولا گیا تو مورتی کے ہاتھ پر میرا کے کپڑے تھے، اور معلوم ہوتا تھا کہ گوپی کا اوتار میرا خود مورتی میں سما گئیں۔ چیتنیہ کے لیے بھی یہی روایت ہے۔ برہمن مایوس ہو کر واپس آئے اور میرا ایک نامعلوم بیراگن کی شکل میں دکنی ہندوستان کی تیرتھ یاترا پر نکل گئیں۔ چار سال ان کا کوئی پتا نہ چلا۔ ۱۵۶۰ء کے قریب ہم پھر اُنھیں شمالی ہندوستان میں دیکھتے ہیں۔ یہاں شہنشاہ اکبر اُن سے بڑے احترام سے ملا۔ اکبر کی ملکہ مریم زمانی میرا سے اتنی متاثر ہوئیں کہ ان کی چیلی بن گئیں۔ راجہ مان سنگھ، تان سین اور بیربل بھی میرا کے بڑے معتقد تھے۔ نوجوان تلسی داس نے بھی میرا کے درشن کر کے کسبِ فیض کیا۔

۱۵۶۵ء میں ہندوستان کی یہ بے عدیل شاعرہ جسمِ خاکی کو چھوڑ کر اپنے گردھر ناگر کی سیوا میں پہنچ گئی۔ آج میرا باقی نہیں لیکن ان کے بھجن گھر گھر میں گونج رہے ہیں:

''میں گردھر کے گھر جاؤں''

میرا میڑتا کے راج بنس میں پیدا ہوئیں اور بیاہ کر میواڑ کے راج محل میں گئیں۔ ظاہر ہے کہ ان کی مادری اور سسرالی زبان شائستہ ترین محل کی زبان ہوگی۔ ساتھ ہی اُن کی تعلیم و تربیت اعلیٰ ترین پیمانے پر ہوئی جس کے معنی یہ ہوئے کہ اُس وقت کے رائج شاستروں کے ساتھ انھوں نے سنسکرت بھی اچھی خاصی پڑھی ہوگی۔

ایسی حالت میں میرا کا کلام سنسکرت آمیز شائستہ راجستھانی میں ہونا چاہیے تھا۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ان کے بھجن عام فہم ہیں اور ایسی زبان میں ہیں جو ہندوستان میں زیادہ سے زیادہ سمجھی جا سکے۔

بنیادی طور پر میرا کے کلام میں راجستھانی اور برج بھاشا کی آمیزش نظر آتی ہے، لیکن ریداس کی وجہ سے اودھی کا بھی اثر ہے۔

راجستھانی: مھارامن، تھاری مَرجی، آپڑوں (اپنا)، اِڑ (اِن)، سن پاوے لی (گی)، رالیلی (ڈالے گی) وغیرہ۔

برج بھاشا: اَس پیا (ایسا پیا)، سنیے چت لائے (سنئے چرلگائے)، کالندی کے تیر، کانھو گویں چرائے، ددھی کو نام (دہی کا نام)، ہَون (میں)۔

اَودھی: تمرے کارن سکھ چھوڑ دیا، تنک ہر چتو ہمری اور، ہم چتوت تم چتوت ناہیں۔ ان حد (خاص کبیر کی وضع کی ہوئی اصطلاح) وغیرہ۔

میرا کی زبان پر ہمسایہ زبان گجراتی کا بھی گہرا اثر ہے۔

گجراتی: پانچ پچاس نی تھیلی دھن ملیا چھے، بھکو چھو۔ چاکر رہ سوں، باگ لگاسوں۔ ست سنگ نورس، وغیرہ۔

مسلمانوں کے ورودِ ہندوستان کے بعد بالعموم، اور مغلوں کے آنے کے بعد بالخصوص، فارسی عربی الفاظ یہاں کی عوامی بولیوں میں پہنچ گئے۔ میرا کے یہاں بھی فارسی عربی الفاظ موجود ہیں۔

فارسی، عربی: صاحب، زہر (جہر)، حضور (حجور)، فکر (پھکر)، بازوبند (باجوبند)، مرضی (مرجی)، حاضر ناظر (ہاجر ناجر) وغیرہ۔

یہی نہیں، میرا کے یہاں ریختہ بھی موجود ہے۔ میرا سے پہلے کبیر کے ایک مجموعے کا نام ریختہ تھا جو اب نایاب ہے۔ ریختۂ میرا:

کرنا پھکیری پھر کیا دلگیری، سدا مگن میں رہنا جی

کوئی دن گاڑی، کوئی دن بنگلہ، کوئی دن جنگل بسا جی

بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ عوامی زبانوں کی یہ گونا گونی کبیر کے علاوہ کسی دوسرے ہندوستانی شاعر کے یہاں نہیں مل سکے گی۔ عوامی رنگ کبیر کا اصل مزاج ہے کیوں کہ وہ معاشرے کے ایک پست طبقے میں پیدا ہوے تھے۔ میرا کے پاس ایک رانی کی تہذیب اور ایک ذی علم خاتون کا علم تھا۔ عوام سے اُنھیں کتنی محبت ہوگی کہ وہ خود اتر کر عوامی سطح پر آ گئیں۔ پھر لطف یہ کہ ان کے کلام میں سجاوٹ اور تاثیر بھرپور ہے۔

میرا کی شاعری کسی کوئل کی کوک، کسی بلبل کا گیت اور کسی سریلے ساز کا نغمہ ہے جو قاری کے دل کی گہرائیوں میں اتر جاتی ہے۔ ان کے گیت سحر تاثیر کیوں ہیں؟ اس کا اہم سبب یہ ہے کہ گیت کی عشقیہ شاعری عورت کی طرف سے مرد کے لیے ہے اور میرا خود عورت ہیں۔ اُن کے گیتوں میں اُن کے لفظ، اُن کا لہجہ اور ان کا دل، یہ سب نسوانی جذبے کے فطری ترجمان بن گئے ہیں۔ ذرا میرا کے یہ بھاؤ دیکھیے:

برہن بیٹھی رنگ محل میں موتن کی لڑ پوئے

درس بن دوکھن لاگے نین
پپہا پیو کی بانی نہ بول

میں تو سانورے کے رنگ راچی

یہ بول ایک شاعر کے گیت میں وہ رنگ نہیں پیدا کر سکتے جو شاعرہ کے یہاں ہوا ہے۔ میرا موسیقی اور رقص کی تعلیم پا چکی تھیں لہٰذا ان کے گیتوں میں ایک آہنگ اور لے ہے، جیسے:

نپٹ بنکٹ چھب اٹکے
مرے نین نپٹ بنکٹ چھب اٹکے

دیکھت روپ مدن موہن کو، پیت میو کھن مٹکے
مرے نین نپٹ چھب اٹکے

میرا کی زبان عوامی ہے، لیکن النکار کے زیور سے آراستہ ہے، جیسے:

موہن کے میں روپ لبھانی
سندر بدن، کمل دل لوچن، بانکی چتون، مند مسکانی
موہن کے میں روپ لبھانی

میرا کے کلام میں ایک بے قراری ہے جو قاری کو بھی تڑپا دیتی ہے جیسے:

تنک ہر چتو وہمری اور
ہم چتوت، تم چتوت ناہیں۔ دل کے بڑے کٹھور
تنک ہر چتو وہمری اور

دردِ محبت سے بے قرار ہو کر میرا نے ''رَورے'' یعنی لوگوں کو بین بھی سنائے ہیں جیسے:

ہمرے رَورے لاگی کیسے چھوٹے
جیسے چندا ملت چکورا، تیسے رورے مل ہم جوارا
ہمرے رورے لاگی کیسے چھوٹے

ایک بڑا حسین خیال۔ کرشن کی باؤلی برج کی گوالن دہی بیچنے چلی لیکن کھوئی ہوئی اور ''دہی لو'' کی جگہ ''شیام منوہر لو'' کہنے لگی:

کوئی شیام منوہر لو ری، سر دھرے مٹکیا ڈولے

دھی کو نام بسر گئی گوالن ''ہر لو ہر لو'' بولے

کرشن نے ایک گوپی کو چھیڑا اور وہ گوپی ماں سے شکایت کر رہی ہے:

آج اناری، لے گیو ساری، بیٹھ کدم کی ڈاری مائے
سکھی سیانی موری، ہنست ہیں، ہنس ہنس دیں موہے تاری مائے

برج میں سویرے کرشن جگائے جا رہے ہیں۔ حسین منظر کشی کے ساتھ دل کی شاعری دیکھیے:

جاگو بنسی والے للنا جاگو میرے پیارے
رجنی بیتی بھور بھئی ہے گھر گھر کھلے کوارے
گوپی دھی متھت سنی یت گنگنا کے جھنکارے
اُٹھو لال جی بھور بھیو ہے سر نر کھڑے دوارے
گوال بال سب کرت کلاہل جے جے سبد اُچارے

اس منظر کشی کے ساتھ میرا کے یہاں خیال آرائیاں بھی ہیں:

صاحب کا گھر دور ہے جیسے لنگی کھجور
چڑھے تے چاکھے پریم رس، پڑے تے چکنا چور

بہر حال میرا ہندوستان کی ایک ابدی شخصیت ہے۔ جب تک ہندوستان میں پریم ہے، جب تک ہندوستان میں گردھر ناگر کا نام ہے، جب تک ہندوستان میں شعر و ادب کا ذوق ہے، میرا کے گیت بھی آج ہی کی طرح فضا میں لہراتے رہیں گے۔ لافانی گردھر ناگر کی میرا بھی اپنے پریم سے لافانی ہو گئی ہیں۔

ڈاکٹر صفدر آہ سیتاپوری

بمبئی، اگست ۱۹۷۰ء

پریم وانی

(۱)

میرے تو گردھر گوپال دوسرو نہ کوئی
ماتا چھوڑی پتا چھوڑے، چھوڑے سگا سوئی
ساندھا سنگ بیٹھ بیٹھ لوک لاج کھوئی
سنت دیکھ دوڑی آئی، جگت دیکھ روئی
پریم آنسو ڈار ڈار امر بیل بوئی
مارگ میں تارن مِلے سنت نام دوئی
سنت سدا سیس پر نام ہردے ہوئی
اب تو بات پھیل گئی جانے سب کوئی
داسی میرا لال گردھر، ہوئی سو ہوئی

❋

ترجمہ:

گردھر گوپال کے سوا اور کون ہے جسے میں اپنا کہوں۔ اُن کے لیے ماں باپ، عزیز اقارب سب کو چھوڑ دیا، اور سادھوں کے ساتھ بیٹھ بیٹھ کر اپنی دنیاوی (ظاہری) شرم و حیا بھی ترک کردی۔ جب کوئی سنت دکھائی دیا تو دوڑ کر اس کے ساتھ ہولی، اور جب دنیا سامنے آئی تو رونے لگی۔ میں نے محبت کے آنسوؤں سے عشق کی امر بیل کو سینچا ہے، سنتوں کو سر پر بٹھایا اور اس کے پاک نام کی مالا دل میں جپتی رہی ہوں۔ اب تو

بات پھیل چکی ہے اور میرا راز سب کو معلوم ہو گیا ہے۔ میرا تو گردھر لال کی داسی بن چکی ہے، جو ہونا ہے ہو رہے گا۔

فرہنگ:

سگا: اپنا، اپنے، رشتے دار

سوئی: (وہی) وہ بھی

(۲)

ہے ری میں تو پریم دِوانی، میرا درد نہ جانے کوئے
سولی اوپر سیج ہماری، کِس بِدھ سونا ہوئے
گگن منڈل پر سیج پیا کی، کِس بِدھ ملنا ہوئے
گھائل کی گتی گھائل جانے، کہ جِن لاگی ہوئے
جوہری کی گتی جوہری جانے، کہ جن جوہری ہوئے
درد کی ماری بَن بَن ڈولوں، وید ملیو نہیں کوئے
میراں کی پربھو پِیر مٹے جب وید سانولیا ہوئے

❁

ترجمہ:

اے سکھی، میں تو عشق میں دیوانی ہوگئی ہوں۔ میرا درد کوئی نہیں جانتا۔ ہماری سیج سولی پر ہے، بھلا نیند کیسے آ سکتی ہے۔ اور میرے محبوب کی سیج آسمان پر ہے، آخر کیسے ملاقات ہو۔ گھائل کی حالت تو گھائل ہی جان سکتا ہے، جس نے کبھی زخم کھایا ہو۔ جوہری کے جوہر کو جوہری ہی پہچان سکتا ہے، بشرطیکہ کوئی جوہری ہو۔ درد سے بے چین ہو کر جنگل جنگل ماری پھر رہی ہوں اور کوئی معالج نہیں ملتا۔ میرے مالک، میرا کا درد تو اس وقت مٹے گا جب سلونے سانولے کرشن اس کا علاج کریں گے۔

فرہنگ:

پدھ: طریقہ، ڈھنگ

گگن منڈل: مقام فلک، عرش

جن لاگی ہوئے: جن کے دل پر چوٹ لگی ہو

سانولیا: سانولے رنگ والا کرشن

(۳)

میرے تو گردھر گوپال دوسرو نہ کوئی
جا کے سِر مور مکٹ میرو پتی سوئی
تات مات بھرات بندھو، آپنو نہ کوئی
چھانڈ دئی کُل کی کان، کا کری ہے کوئی
سنتن ڈِھگ بیٹھ بیٹھ لوک لاج کھوئی
چُنری کے کیے ٹوک اوڑھ لئی لوئی
موتی مونگے اُتار بَن مالا پوئی
اَنسوَن جل سینچ سینچ پریم بیل بوئی
اب تو بیل پھیل گئی، آنند پھل ہوئی
دودھ کی متھنیاں بڑے پریم سے بِلوئی
ماکھن جب کاڑھ لیو چھاچھ پیے کوئی
آئی میں بھگتی کاج، جگت دیکھ موہی
داسی میراں، لال گردھر تارو اب موسی

❁

ترجمہ:

گردھر گوپال کے سوا کون ہے جسے اپنا کہوں۔ میرے پتی وہی ہیں جن کے سر پر مور کے پروں کا تاج ہے۔ باپ، ماں، بھائی، عزیز کوئی میرا نہیں ہے۔ میں نے خاندانی غرور ترک کر دیا ہے، میرا کون کیا بگاڑ سکتا ہے۔ سنتوں کے ساتھ بیٹھ بیٹھ کر دنیاوی لاج کھودی ہے۔ رنگین چُنری اتار پھینکی ہے اور موٹی اور کھردری لوئی اوڑھ لی ہے۔ موتیوں اور مونگوں کے ہار اتار کر جنگلی پھولوں کی مالا پہن لی ہے۔ آنسوؤں کے پانی سے سینچ سینچ کر پریم کی بیل بڑھائی ہے۔ یہ بیل چاروں پھیل گئی ہے اور اب اس میں سکھ اور آنند کے پھل آئیں گے۔ میں نے بڑے پیار سے دودھ بلویا ہے۔ مکھن نکال لیا ہے صرف چھاچھ رہ گیا ہے، جس کا جی چاہے پی لے۔ میں بھگتی کے کام کے لیے پیدا ہوئی تھی لیکن دنیا نے مجھے گھیر لیا۔ اے گردھاری میرا تمھاری داسی ہے، تمھیں بچا سکتے ہو۔

فرہنگ:

تات: باپ

مات: ماں

بھرات: بھائی

بندھو: رشتے دار

کُل کی کان: خاندان کی شرم

ڈِھگ: نزدیک

کیے ٹوک: ٹکڑے کر دیے

لوئی: کملی

بن مالا: جنگلی پھولوں کا ہار

پوئی: گوندھا، پرویا

اَنسون جل: آنسوؤں کا پانی

ہوئی: ہوگا

بلوئی: متھ کر

موہی: تعلقِ خاطر کا شکار ہوئی

تارواب موہی: اب تیرا ہی موہ کرنے والی ہوں

(۴)

سانپ پٹارو رانا بھیجیو
میرا ہاتھ دِیو جائے
نہائے دھوئے جب دیکھن لاگی
سالگ رام گئی پائے
جہر کا پیالہ رانا بھیجیو
امرت دیو بنائے
نہائے دھوئے جل پیون لاگی
امر ہو گئی جائے
سُول سیج رانا نے بھیجی
دیجو مِیرا سوائے
سانجھ بھئی میرا سوون لاگی
مانو پھول بچھائے
میرا کے پربھو سدا سہائی
راکھو وِگھن ہٹائے
بھکتی بھاؤ میں وست ڈولتی
گردھر پے بلی جائے

❄

ترجمہ:

رانا نے پٹارے میں سانپ بھیجا ہے، میرا نے ہاتھ ڈال دیا۔ وہ نہا دھو کر پاک صاف ہو کر دیکھ رہی تھی اور اُسے سالگ رام مل گئے۔ رانا نے زہر کا پیالہ بھیجا اور وہ امرت بن گیا۔ وہ نہا دھو کر پاک صاف ہو کر پی رہی تھی اس لیے امر ہو گئی۔ رانا نے میرا کے سونے کے لیے کیلوں کی سیج بھیجی۔ شام ہوئی تو میرا اس پر یوں لیٹ گئی جیسے پھول بچھے ہوں۔ میرا کے مالک ہمیشہ مدد کرتے ہیں اور اسے مصیبتوں سے بچاتے ہیں۔ میرا تو گردھاری پر قربان ہو چکی ہے اور بھگتی کے نشے میں چور گھومتی رہتی ہے۔

فرہنگ:

سالگ رام: وشنو

سول: کانٹا، خار

سہائی: مددگار

وِگھن: رکاوٹ

(۵)

میں وِرہنی بیٹھی جاگوں، جگت سب سووے ری آلی
وِرہنی بیٹھی رنگ محل میں، موتئین کی لڑی پووے
ایک وِرہنی ہم ایسی دیکھی، اَنسوون مالو پُووے
تارا گن گن رین ویہانی، سُکھ کی گھڑی کب آوے
میرا کے پربھو گردھر ناگر، مِل کے بچھڑ نہ جاوے

❁

ترجمہ:

اے سکھی میں ہجر کی ماری جاگ رہی ہوں اور ساری دنیا سو رہی ہے۔ ایک وِرہن رنگ محل میں بیٹھی موتیوں کے ہار پرو رہی ہے اور ایک وِرہن میں نے ایسی بھی دیکھی جو آنسوؤں کی مالا بنا رہی ہے۔ میں تارے گن گن رات گزارتی ہوں۔ آخر سکھ کی گھڑی کب آئے گی۔ میرا کے مالک گردھر ناگر ہیں، وہ مل جائیں تو چین آئے۔

فرہنگ:

ری آلی: اے سکھی

پووے: پروئے

ویہانی: گزر گئی

(٦)

درس بن دُکھن لاگے نین
جب تیں تم بچھڑے پیو پیارے، کبھوں نہ پایو چین
سَبد سُنَت میری چھتیاں کانپیں، میٹھے لاگیں بین
ایک ٹکٹکی پنتھ نہاروں، بھئی چھماسی رین
وِرہ بتھا کا سوں کہوں سجنی، بہہ گئی کروَت این
میرا کے پربھو کب ہو ملو گے، دکھ میٹن سکھ دین

❁

ترجمہ:

دیدار کے بغیر آنکھیں دُکھنے لگی ہیں۔ میرے پیارے، جب سے تم بچھڑے ہو کبھی چین نہیں ملا۔ تمھارا نام سن کر دل کانپ اُٹھتا ہے اور فریاد میٹھی لگتی ہے۔ ٹکٹکی باندھے تمھاری راہ دیکھ رہی ہوں، ہجر کی رات سب سے لمبی ہوتی ہے۔ میری سجنی، آخر ہجر کا دکھ کس کو سناؤں۔ میرا کے پربھو کب ملو گے، کب دکھ مٹاؤ گے اور کب سکھ دو گے۔

فرہنگ:

سبد: لفظ، آواز

نہاروں: دیکھوں

بہہ گئی کروت این: آری بالکل آر پار نکل گئی

سکھ دین: سکھ دینے والے

(۷)

سکھی میری نیند نسانی ہو
پیو کے پنتھ نِہارت سِگری رین وِہانی ہو
سب سکھیَن مِل سیکھ دئی، میں ایک نہ مانی ہو
بِن دیکھے کَل نہیں پرت، جیا ایسی ٹھانی ہو
انگ چھین ویا کُل بھئی، مُکھ پیو پیو بانی ہو
انتر ویدن وِرہ کی وہ پیر نہ جانی ہو
جیوں چاتک گھن کو رٹے مچھری جِمی پانی ہو
میرا ویاکل وِرَہنی سُدھ بُدھ بسرانی ہو

❁

ترجمہ:

اے سکھی میری نیند کھو گئی ہے۔ ساری رات اپنے پیارے کی راہ دیکھ کر گزاری ہے۔ تمام سہیلیوں نے مل کر نصیحت کی مگر میں نے ایک نہ مانی۔ بغیر دیکھے چین نہیں پڑتا، اب تو کچھ کرنے کی جی میں ٹھانی ہے۔ بدن سوکھ گیا ہے، بے چینی بڑھ گئی ہے اور ہونٹ صرف اپنے پیارے کا نام لے رہے ہیں۔ میں اندر ہی اندر ہجر کی آگ میں جل رہی ہوں اور اُسے میرے درد کی خبر بھی نہیں۔ جیسے چاند بادلوں کو آواز دیتا ہے، جیسے مچھلی پانی کے لیے تڑپتی ہے اسی طرح ہجر کی ماری میرا بے چین ہو رہی ہے اور اپنی سُدھ بُدھ بھول چکی ہے۔

فرہنگ:

نسانی: ناس ہوئی، جاتی رہی

سگری رین: ساری رات

وہانی: بیتی

چھین: لاغر، کمزور

انتر بیدن: اذیت پنہاں

چاتک: پپیہا

گھن: سیاہ (ابر سیاہ)

جمی: جس طرح

بسرانی: فراموش ہوگئی، بھولی

(۸)

مائی میں تو لِیو رمیّا مول
کوئی کہے چھانے، کوئی کہے چوڑے
لیو ہے بجتا ڈھول
کوئی کہے کالو، کوئی کہے گورو
لیو ہے میں آنکھیا کھول
کوئی کہے ہلکو، کوئی کہے بھارو
لیو ہے ترا جو تول
تن کا گہنا مَیں سب کچھ دِیناں
دِیو ہے باجُو بند کھول
میرا کے پربھو گردھر ناگر
پورب جنم کو ہے کول

❁

ترجمہ:

سنو بھائی میں نے رمیّا مول لیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ میں نے چھپ کے لیا، کوئی کہتا ہے کہ چوری کی ہے، لیکن میں نے تو ڈنکے کی چوٹ پر اسے خریدا ہے۔ کوئی کہتا ہے وہ کالا ہے، کوئی کہتا ہے کہ گورا ہے، لیکن میں نے تو آنکھیں کھول کے لیا۔ کوئی کہتا ہے

کہ ہلکا ہے، کوئی کہتا ہے کہ بھاری، مگر میں نے تو ترازو میں تول کے لیا ہے۔ میں نے اپنے جسم سے زیور اُتار دیے ہیں اور بازو بند کھول دیا ہے۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر ہیں، یہ قول قرار تو پچھلے جنم میں ہی ہو چکا ہے۔

فرہنگ:

رمیّا: رام

چھانے: چھپا کر

چوڑے: ظاہر، بہ ظاہر

بجتا ڈھول: ڈنکے کی چوٹ پر

پورب جنم: پچھلا جنم

کول: قول

(۹)

میں اپنے سیّاں سنگ سانچی
اب کاہے کی لاج سجنی، پرگٹ ہو ناچی
دِوَس بھوکھ نہیں چین ہوئے کبھوں نیند نِسی ناسی
ویدہ وار کو پار ہو گیو، گیان گن گانسی
کل کٹمب سب ہی آن بیٹھے، جیسے مدھو ماسی
داسی میرا لال گردھر، مٹی جگ ہانسی

ترجمہ:

میں اپنے سیّاں کے ساتھ سچی ہوں (وفادار ہوں)۔ اے سجنی اب کیسی شرم و حیا، میں تو سب کے سامنے اس کے لیے ناچ رہی ہوں۔ دن کو نہ بھوک لگتی ہے نہ چین ملتا ہے اور رات کو نیند نہیں آتی۔ عشق کا تیر دل کو چھید کر نکل گیا۔ سارا خاندان میرے گرد جمع ہے اور شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھنا رہا ہے۔ میرا تو گردھر لال کی داسی ہے، اب دنیا کی ہنسی بے معنی ہے۔

فرہنگ:

پرگٹ: ظاہر

دِوَس: دن

نَسی: ہر ایک

ناسی: جاتی رہی

بیدھ: چھید کر

گُل کٹمب: خاندان، کنبہ

مدھو ماسی: شہد کی مکھیاں

جگ ہانسی: جگ ہنسائی

(۱۰)

شری گردھر آگے ناچوں گی
ناچ ناچ پیو رَسِك رِجھاؤں،
پریمی جن کو جانچوں گی
پریم پریت کے باندھ گھونگھرو،
سُرت کی کچھنی کاچھوں گی
لوك لاج کل کی مرجادا،
یا میں ایك نہ راکھوں گی
پیا کے پلنگا جا پوڑھوں گی،
میرا ہری رنگ راچوں گی

❁

ترجمہ:

میں تو گردھاری کے سامنے ناچوں گی۔ اپنے پیارے کو ناچ ناچ کے رجھاؤں گی اور اس کے عشق کا امتحان کروں گی۔ پیروں میں محبت کے گھنگرو باندھوں گی اور تن پر یادوں کا لباس پہنوں گی۔ دنیا کی شرم و حیا اور خاندان کی عزت، ان میں سے کسی کا خیال نہیں کروں گی۔ اپنے پیارے کے پلنگ پر جا کر لیٹ جاؤں گی۔ پھر دیکھنا میرا ہری کے رنگ میں رچ جائے گی۔

فرہنگ:

پیورسک: رنگین مزاج محبوب

جن: لوگ

سرت: دھیان، شعورِ روحانی۔ (روحانیت میں یہ اصطلاح کبیر نے دی۔)

کچھنی کا چھنا: رقص کے لیے ایک خاص انداز سے کس کر ساری باندھنا

مرجادا: عزت

پوڑھوں گی: لیٹوں گی

رنگ راچوں گی: رنگ میں رچوں گی

(۱۱)

بسو میرے نینن میں نند لال

موہنی مُورت سانوری صورت، نینا بنے بِسال

اَدھر سُدھارس مُرلی راجت، اُر بیجنتی مال

چُھدر گھنٹِکا کٹی تٹ سو بھِت، نو پُر سبد رَسال

میرا پربھو سنتن سُکھ دائی بھگت بَچھل گوپال

❁

ترجمہ:

اے نندلال، میری آنکھوں میں آبسو۔ کیسی موہنی مورت، کیسی سانولی صورت ہے، آنکھیں کتنی بڑی بڑی ہیں۔ تمھارے چرنوں پر نغموں کے رس سے بھری ہوئی بانسری بجی ہوئی ہے اور سینے پر وجینتی مالا ہے۔ کمر کے گرد چھوٹی چھوٹی گھنٹیاں بجی ہوئی ہیں اور پیروں میں بندھے ہوئے نوپُر میٹھی آواز سے بول رہے ہیں۔ اے میرا کے پربھو، تم سنتوں کو سکھ پہنچاتے ہو اور اپنے بھگتوں کے محافظ ہو۔

فرہنگ:

موہنی: پیاری

وسال: بڑے

اَدھر: نیچے کا ہونٹ

سدھارس: آبِ حیات

راجت: زیب دیتی ہے

اُر: سینہ

بیجنتی مالا: جنگلی پھولوں کی وہ مالا جسے کرشن پہنتے تھے

چھدر گھنٹِکا: چھوٹی گھنٹیاں

کٹ تٹ: کمر پر

نوپُر سبد: گھنگرو کی آواز

رسال: رس والی

بچھل: کرم کرنے والے

سکھ دائی: سکھ دینے والے

(۱۲)

موہے لاگی لٹک گورو چرنن کی
چرن بنا موہے کچھ نہ بھاوے
جگ مایا سب سپنن کی
بَھو ساگر سب سوکھ گیو ہے
پِھکر نہیں موہے ترنن کی
میرا کے پربھو گردھر ناگر
اُلٹ بھئی میرے نینن کی

❁

ترجمہ:

مجھے اپنے گرو کے چرنوں کی لٹک لگ گئی ہے۔ اُن قدموں کے بغیر کچھ اچھا نہیں لگتا۔ یہ دنیا تو خوابوں کی پرچھائیں ہے۔ دنیا کا سمندر سوکھ چکا ہے، اب مجھے تیرنے کی فکر نہیں ہے۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر ہیں، ہائے میری آنکھوں کی شامت آ گئی۔

(نوٹ: یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ میری آنکھیں اُلٹ گئی ہیں یعنی دل کی طرف پھر گئی ہیں جہاں گردھر گوپال براجمان ہیں۔)

فرہنگ:

لٹک: للک۔ چاہ

مایا: خدائے نادیدہ کا وہ غیر حقیقی ظہور جو زمان و مکاں کی وجہ سے نظر آتا ہے۔

دولت، اِندرجال

بھوساگر: بحرِ وجود

ترنن کی: پار اترنے کی

اُلٹ: خطا

(۱۳)

پیارے درسن دیجیو آئے
تم بن رہیو نہ جائے
جل بِن کنول چند بِن رجنی
ایسے تم دیکھیاں بِن سجنی
آکُل ویاکُل پھروں رین دِن
وِرَہ کلیجو کھائے
دِوَس نہ بھوکھ نیند نہیں رَینا
سُکھ سوں کتَھت نہ آوے بَینا
کہا کہوں کچھ کہت نہ آوے
مل کر تپت بجھائے
کیوں ترساؤ انتر جامی
آئے ملو کرپا کر سوامی
میرا داسی جنم جنم کی
پڑی تمھارے پائے

❁

ترجمہ:

پیارے آؤ کہ درشن دو (اپنا دیدار کرنے دو)۔ تمھارے بغیر جینا دوبھر ہے۔ جیسے بغیر پانی کے مچھلی، بغیر چاند کے رات اداس ہوتی ہے ویسے ہی تمھارے دیدار کے بغیر بجنی کی حالت ہے۔ رات دن بے کل اور پریشان رہتی ہوں اور جدائی کلیجے کو کھائے جارہی ہے۔ دن کو بھوک نہیں، رات کو نیند نہیں۔ حد یہ ہے کہ اب فریاد بھی ہونٹ تک نہیں آپاتی۔ کیا کہوں، کچھ کہا نہیں جاتا۔ بس اب مل کے دل کی آگ بجھا دو۔ اے روح میں بسنے والے، اب کیوں ترسا رہے ہو، رحم کرو اور میرے پاس آجاؤ۔ تمھاری جنم جنم کی داسی میرا تمھارے پاؤں پڑتی ہے۔

فرہنگ:

رجنی: رات

تم دیکھیاں بن: تم کو دیکھے بغیر

آکل ویاکل: بے تاب

کتھت نہ آوے: کہا نہ جائے

تپت: سوزش

انترجامی: دل کی بات جاننے والے

(۱۴)

اب تو نبھایاں سرے گی
بانہہ گہے کی لاج
سمرتھ سرن تمھاری سیّاں
سرَب سُدھارن کاج
بھو ساگر سنسار اپر بل
جا میں تم ہو جہاج
نردھاراں آدھار جگت گرو
تم بِن ہوئے اکاج
جُگ جُگ بھیر ہری بھگتن کی
دینی مُوکش سماج
میرا سرن گہی چرنن کی
لاج رکھو مہاراج

❁

ترجمہ:

اب نباہ کرنا پڑے گا۔ میری بانہہ پکڑی ہے تو اس کی لاج رکھنی پڑے گی۔ سیّاں میرے، میں تمھاری پناہ میں ہوں، تم ہی بگڑے کام بناؤ گے۔ دنیا کا سمندر بے کراں

ہے، اس میں تم ہی جہاز ہو۔ تم بے سہاروں کا سہارا ہو، تم ہی جگت گرو ہو، تمھارے بغیر ہر کام بیکار ہو جاتا ہے۔ ہر زمانے میں اپنے بھگتوں کا درد تم ہی نے مٹایا ہے۔ تم ہی نے دنیا کو نجات دی ہے۔ تمھاری میرا تمھارے قدموں میں پناہ لے رہی ہے مہاراج، اس کی لاج رکھ لو۔

فرہنگ:

نبھایاں سرے گی: نبھانا پڑے گی

بانہہ گہے کی لاج: بانہہ پکڑنے کی لاج

سمرتھ: مناسب درست

سرن: پناہ

سرب سُدھارن کاج: سب کام سدھارنے والے

اپربل: ناقابلِ عبور

نِردھاراں آدھار: بے سہارا لوگوں کا سہارا

اکاج: بیکار

بھیر: مصیبت

مُوکش: نجات

(۱۵)

گلی تو چاروں بند ہوئی
میں ہری سے ملوں کیسے جائے
اونچی نیچی راہ رَپٹیلی
پاؤں نہیں ٹھہرائے
سوچ سوچ پگ دھروں جتن سے
بار بار ڈِگ جائے
اونچا نیچا محل پیا کا
مہانسوں چڑھیو نہ جائے
پیا دور پنتھ مہارا جھینو
سُرت جھکولا کھائے
کوس کوس پر پہرا بیٹھیا
پینڈ پینڈ بٹ مار
ہے وِدھنا کیسی رچ دینی
دور بسایو مہارے گاؤں
میرا کے پربھو گردھر ناگر
ست گرو دئی بتائے

جُگن جُگن سے بچھڑی میرا
گھر میں لینی لائے

❁

ترجمہ:

چاروں راستے بند ہیں، میں ہری سے ملنے کیسے جاؤں۔ راہ اونچی اونچی اور رپٹیلی، پاؤں ٹھہرتا ہی نہیں ہے۔ سوچ سوچ کے، سنبھال سنبھال کے قدم رکھتی ہوں لیکن پھسل جاتا ہے۔ میرے پیارے کا محل کچھ ایسا اونچا نیچا بنا ہے کہ میں اس کی سیڑھیوں پر چڑھ نہیں پا رہی ہوں۔ میرا پیارا دور ہے اور راستہ تنگ ہے اور ڈگمگایا جا رہا ہے، جھکولے کھا رہا ہے۔ ہر کوس پر پہرا بیٹھا ہے اور ہر موڑ پر ڈاکو موجود ہیں۔ تم نے یہ کیسی مصیبت کھڑی کر دی ہے، میرا گاؤں کتنی دور بسایا ہے۔ میرا کے پربھو تو گردھر ناگر ہیں، یہ ست گرو نے بتا دیا ہے۔ جُگ جُگ کی بچھڑی میرا کو اب اپنے گھر میں لے جاؤ۔

فرہنگ:

رپٹیلی: پھسلنے والی
جگت سے: سنبھل کر
مھاسوں: مجھ سے
جھینی: تنگ، پتلا
پینڈ پینڈ: قدم قدم
بٹ مار: ڈاکو
جگن جگن سے: یگ یگ سے
لینی لائے: لے لیا

(۱۶)

کوئی کہیو ری پربھو آون کی
آون کی من بھاون کی
آپ نہ آویں لِکھ نہیں بھیجیں
بان پڑی للچاون کی
اے دوؤ نین کہیو نہیں مانے
ندیا بہے جیسے ساون کی
کہا کروں کِچھو نہیں بس میرو
پانکھ نہیں اُڑ جاون کی
میرا کہے پربھو کبے ملو گے
چیری بھئی ہوں تیرے داوَن کی

❄

ترجمہ:

ارے کوئی کہہ دے کہ پربھو آ رہے ہیں۔ کوئی تو دل خوش کرنے والی خبر سنا دے۔ نہ آپ آتے ہیں، نہ خط بھیجتے ہیں، کچھ ایسی عادت پڑ گئی ہے کہ مجھے للچاتے رہتے ہیں۔ یہ دونوں آنکھیں بھی میرا کہا نہیں مانتیں۔ کیا کروں کچھ بس نہیں چلتا، پنکھ بھی نہیں کہ ان کے پاس اُڑ کر پہنچ جاؤں۔ میرا کے پربھو کب ملو گے، میں تمھارے داؤں پیچ میں پھنس گئی ہوں۔

فرہنگ:

کوئی کہیو رے: کوئی بات کرو

للچاون کی: للچانے کی

کب رے: کب تک

چیری: چیلی، سیوک

داون: دامن

(۱۷)

میں جانیوں ناہیں پربھو ملن کیسے ہوئے ری
آئے میرے سجنا پھر گئے انگنا
میں ابھاگن رہی سوئے ری
پھاروں گی چیر کروں گل کنتھا
رہوں گی بیراگن ہوئے ری
چوڑیاں پھوروں مانگ بکھیروں
کجرا میں ڈاروں دھوئے ری
نِس باسر موہی برہَ ستاوے
کل نہ پرت پل موئے ری
میرا کے پربھو ہری اَبناسی
مِل بچھڑو مت کوئے ری

❄

ترجمہ:

مجھے نہیں معلوم کہ اپنے پیارے سے کیسے ملوں۔ میرے ساجن آئے اور آنگن ہی سے واپس ہوگئے اور میں بدقسمت (ابھاگن) سوتی رہ گئی۔ اپنے کپڑے پھاڑ کر گلے میں گیروا لباس ڈال لوں گی اور بیراگن بن کے رہوں گے۔ اب اپنی چوڑیاں توڑ دوں گی

اور مانگ مٹا لوں گی اور آنکھوں سے کاجل دھو ڈالوں گی۔ ہر پل مجھے ہجر کا درد ستا رہا ہے اور ایک لمحے کو قرار نہیں ہے۔ میرا کے پربھو لافانی ہری ہیں، کوئی اُن سے مل کر کبھی نہ بچھڑے۔

فرہنگ:

چیر: کپڑے

گل: گلا

کنٹھا: کنٹھا، مالا

نس باسر: ہر روز

اَبناسی: غیر فانی

(۱۸)

بادل دیکھ ڈری، ہو سیام، میں بادل دیکھ ڈری
کالی پیلی گھٹا اومڑی برسیو ایک گھری
جِت جاؤں تِت پانی پانی، ہوئی سب بھوم ہری
جا کا پیا پردیس بست ہے بِھیجوں بہار کھری
میرا کے پربھو ہری اَبناسی کیجو پریت کھری

❄

ترجمہ:

میں بادل دیکھ کر ڈر گئی، اے شیام میں بادل دیکھ کر ڈر گئی۔ کالی کالی پیلی گھٹا گھر کے آئی اور برس گئی۔ اب جدھر جاتی ہوں پانی ہی پانی ہے، ساری دھرتی ہری ہوگئی ہے۔ میں وہ ہوں جس کا پیارا پردیس میں ہے اور میں اس کے انتظار میں گھر سے باہر کھڑی ہوئی بھیگ رہی ہوں۔ میرا کے پربھو لافانی ہری ہیں، اُن سے سچا پیار کرنا۔

فرہنگ:

جِت: جہاں
تِت: وہیں
کھری: خالص

(۱۹)

برسے بدریا ساون کی
ساون کی من بھاون کی
ساون میں اُمگیو میرو مَنوا
بھنک سنی ہری آون کی
اُمڑ گھُمڑ چہوں دِس سے آیو
دامن دمکے جھر لاون کی
ننھی ننھی بوندن مینہا برسے
سیتل پَوَن سُہاون کی
میرا کے پربھو گردھر ناگر
آنند منگل گاون کی

❁

ترجمہ:

ساون کی بدلی برس رہی ہے، ہاں ساون کی، اور دل کو بھلی لگ رہی ہے۔ ساون میں دل تڑپ اُٹھتا ہے کیوں کہ ہری کے آنے کی بھنک سنائی دیتی ہے۔ بادل چاروں طرف سے اُمڈنے لگے ہیں اور بجلی چمک چمک کر تیز بوچھار کی خبر سنا رہی ہے۔ ننھی ننھی بوندوں کا مینھ برسنے لگا ہے اور ٹھنڈی اور سوندھی خوشبو کی ہوا چل رہی ہے۔ میرا

کے پربھو گردھر ناگر ہیں، یہ اُن کی آمد کے پُرمسرت گیت گانے کا وقت ہے۔

فرہنگ:

اُمگیو: اُمنگ سے بھر گیا

دامن: بجلی

دِس: طرف

مہنڑا: بادل

(۲۰)

سوؤت ہی پلکا میں مَیں تو
پلک لگی پل میں پِیو آئے
میں جُو اٹھی پربھو آدر دین کوں
جاگ پڑی پِیو ڈھونڈ نہ پائے
اور سکھی پِیو سوئے گمائے
میں جُو سکھی پِیو جاگ گمائے
میرا کے پربھو گردھر ناگر
سب سکھ ہوئے سیام گھر آئے

❊

ترجمہ:

میں پلنگ پر سو رہی تھی، آنکھ لگتے ہی میرے پیا آ گئے۔ میں اپنے مالک کے احترام میں اُٹھ کھڑی ہوئی لیکن جاگتے ہی کیا دیکھا کہ وہ کھو گئے۔ پھر میں اُنھیں ڈھونڈ نہ پائی۔ اور سکھیاں سو کے اپنے پیارے کو گنوا دیتی ہیں، دیکھو سکھی میں نے اُنھیں جاگ کے گنوایا ہے۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر ہیں۔ اگر شیام گھر آ جائیں تو سکھ ہی سکھ ہے۔

فرہنگ:

پلکا: پلنگ

آدر: عزت

گمائے: گنوایا

(۲۱)

رام ملن کے کاج سکھی
میرے آرتی اُر میں جاگی ری
تڑپھت تڑپھت کل نہ پرت ہے
برہَ بان اُر لاگی ری
نِس دن پنتھ نہاروں پیو کی
پلک نہ پل بھر لاگی ری
پیو پیو میں رٹوں رات دن
دوجی سُدھ بُدھ بھاگی ری
برہَ بُھجنگ میرو ڈسیو ہے کلیجو
لَہر ہلاہل جاگی ری
میری آرتی میٹ گو سائیں
آئے مِلیو وہی ساگی ری
میرا بیاکل اَتی اُکلانی
پیا کی اُمنگ اتی لاگی ری

❁

ترجمہ:

رام سے ملنے کا سامان دیکھو میری سکھی۔ میرے دل میں آرتی جاگ اُٹھی ہے (چراغ جل رہے ہیں)، آرزو بیدار ہوگئی۔ تڑپ تڑپ کر برا حال ہوگیا ہے۔ میرا کلیجا جدائی کے تیر سے چھدا ہوا ہے۔ میں ہر روز اپنے محبوب کی راہ دیکھتی ہوں۔ پل بھر کو بھی پلک سے پلک نہیں لگتی۔ میں بس دن رات اپنے محبوب کو پکارتی رہتی ہوں، کوئی دوسرا دھیان آتا ہی نہیں۔ ہجر کا سیاہ ناگ کلیجے کو ڈس رہا ہے اور زہر کی لہر سارے جسم میں دوڑ رہی ہے۔ میری آرزو کے چراغوں کو قبول کرو میرے مالک، اور جلد سے جلد آملو۔ میرا بے چین اور بے تاب ہے۔ اپنے پیارے کے عشق نے اس کی یہ حالت بنادی ہے۔

فرہنگ:

آرتی اُر میں جاگی: آرتی کرنے کی خواہش دل میں پیدا ہوئی

کاج: کام

بھجنگ: سانپ

لہر ہلاہل: زہر کی لہر

سانگی: جسم کے ساتھ

اکلانی: بے چین ہوئی

امنگ: جذبہ

(۲۲)

تُمرے کارن سب سُکھ چھوڑیا
اب موہے کیوں ترساوو ہو
بِرہَ بتھا لاگی اُر اَنتر
سو تم آئے بجھاوو ہو
اب چھوڑت نہیں بنے پربھو جی
ہنس کر تُرت بلاوو ہو
میرا داسی جنم جنم کی
انگ سے انگ ملاوو ہو

❊

ترجمہ:

تمھارے لیے چین آرام سب کچھ چھوڑ دیا۔ اب مجھے کیوں ترسا رہے ہو۔ ہجر کی آگ دل میں جل رہی ہے، اسے تم آ کر بجھا دو۔ تمھیں کیسے چھوڑ دوں، میری بے بسی دیکھو۔ بس ہنس کے جلدی سے پاس بلالو۔ میرا تو جنم جنم کی داسی ہے، اس کے جسم سے اپنا جسم ملا دو۔

فرہنگ:

برہ بتھا: ہجر کی تکلیف

تُرت: (تُرنت) فوراً

(۲۳)

کرونا سنو سیام میری
میں تو ہوئے رہی چیری تیری
درسن کارن بھئی باوری برہ وِتھا تن گھیری
تیرے کارن جوگن ہُوں گی دوں گی نگر بِچ پھیری
کنج بَن ہیری ہیری
انگ بھبھوت گلے مِرگ چھالا یو تن بھسم کروں ری
اجہوں نہ مِلیا رام اَبناسی بن بن بیچ پھروں ری
روؤں نت ٹیری ٹیری
جَن میرا کوں گردھر ملیا دکھ میٹن سکھ بھیری
رُوم رُوم ساتا بھئی اُر میں مٹ گئی پھیرا پھیری
رہپوں چرنن تر چیری

❋

ترجمہ:

شیام، میری فریاد سنو، میں تو تمھاری لونڈی بن گئی ہوں۔ تمھارے دیدار کی دیوانی ہوں۔ تن بدن میں ہجر کی آگ لگی ہے۔ تمھارے فراق میں جوگن بن کر ساری نگری میں پھیری لگاؤں گی، بن بن، کنج کنج ڈھونڈوں گی۔ بدن پر بھبھوت، گلے میں مرگ

چھالا، اپنے اس تن کو جلا کر راکھ کر رہی ہوں۔ میرے لافانی مالک، کیا اب بھی نہیں ملو گے؟ میں جنگل جنگل گھوم رہی ہوں اور آنسو بہا رہی ہوں۔ جب میرا کو گردھر مل گئے تو دکھ مٹ گیا، سکھ پھیل گیا۔ جسم اور جان کو آرام آ گیا، بار بار پیدا ہونے کا چکر ختم ہوا، میں قدموں کی کنیز بن گئی۔

فرہنگ:

کرونا: پر درد

کنج بن: تالاب اور درختوں سے گھری ہوئی جنگل کی جگہ

ہیر ہیر: تلاش کر کر کے

انگ: جسم

بھبھوت: راکھ

مِرگ چھالا: ہرن کی کھال

سکھ بھیری: سکھ کی ڈھول بجی (بھیری: ڈھول)

ساتا: سکھ ملا، سکون

(۲۴)

پپیّا رے پیو کی وانی نہ بول
سنی باوے لی وِرَہنی رے تھاری رالیلی پانکھ مروڑ
چانچ کٹاؤں پپیّا رے اوپر کالو رے لون
پیو میرا میں پیو کی رے تو پیو کہے سُو کون
تھارا سبَد سُہاؤنا رے جو پیو میلا آج
چانچ مڑھاؤں تھاری سوونی رے تو میرے سرتاج
پریتم کو پتیاں لکھوں رے کاگا تو لے جائے
جائی پریتم جی سوں یوں کہے رے
تھاری وِرَہنی دھانن کھائے
میرا داسی ویاکلی رے پیو پیو کرت وہائے
ویگ ملو پربھو انتر جامی تم بن رہیو نہ جائے

❊

ترجمہ:

اے پپیہے پیا کا راگ مت الاپ۔ اگر اس ہجر کی ماری نے تیری فریاد سن لی تو تیرے پنکھ مروڑ دے گی اور تیری چونچ کاٹ کر زخم پر نمک چھڑک دے گی۔ پیا میرے ہیں اور میں پیا کی ہوں، تو پیا پیا کہنے والا کون ہے؟ پھر بھی تیرا شبد سہانا ہے، اگر آج پیا مل

جائیں تو میں تیری چونچ سونے سے منڈھادوں اور تجھے اپنا سرتاج بنالوں۔ میں اپنے پیارے کو خط لکھوں گی، اے کوّے تو اسے لے جا اور میرے پیارے سے یہ کہہ دے کہ تیری ہجر کی ماری نے کھانا چھوڑ دیا ہے۔ تمھاری داسی میرا بے چین ہے اور اس کے ہونٹوں پر تمھارا نام ہے۔ اس سے جلدی آ کر ملو، وہ تمھارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔

فرہنگ:

پاوے لی: پاوے گی

تھاری: تیری

رالے لی: ڈالے گی

چانچ: چونچ

کالورے لون: کالا نمک

کن: کون

میلا: ملا

سوونی: سونا

سرتاج: سر کا تاج

دھانن کھائے: دھان نہ کھائے۔ کوئی پرانا محاورہ ہے جس کا مطلب ہے مصیبت جھیلنا۔

وہائے: پکارے

(۲۵)

گھر آنگن نہ سُہاوے پیا بنا موہی نہ بھاوے
دیپک جوئے کہا کروں سجنی
پیا پردیس رہاوے
سونی سیج جَہر جیوں لاگے
سسک سسک جیا جاوے
نین نِندرا نہیں آوے
کد کی اوبھی میں مگ جوؤں
نِس دِن وِرہَ ستاوے
کہا کہوں کچھو کہت نہ آوے
ہوڈو اتی اکلاوے
ہری کب درس دکھاوے
ایسو ہے کوئی پرم سنیہی تُرت سنیسو لاوے
وا بِریاں کد ہو سی مجھ کو
ہری ہنس کنٹھ لگاوے
میرا مِل ہوری گاوے

❁

ترجمہ:

پیا کے نہ ہونے سے مجھے گھر آنگن کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ سکھی، میں چراغ جلا کر کیا کروں، میرے پیا تو پردیس میں رہتے ہیں۔ سونی سیج زہر جیسی لگتی ہے۔ رو رو کر میری جان جاتی ہے اور آنکھوں میں نیند نہیں آتی ہے۔ کب سے کھڑی میں راستہ دیکھ رہی ہوں۔ رات دن ہجر میں پریشان رہتی ہوں۔ کیا کہوں کچھ کہتے نہیں بنتا۔ دل بے حد بے قرار ہے۔ ہری کا دیدار کب ہوگا؟ کوئی ایسا محبت والا ہے جو فوراً یہ خبر لے آئے کہ وہ وقت میرے لیے کب آئے گا جب ہری ہنس کر مجھے گلے لگا لیں اور میرا ان سے مل کر ہولی گائے۔

فرہنگ:

دیپک جوئے: دیا جلائے

کدکی: کب کی

اوبھی: کھڑی

مگ جوؤں: راہ دیکھوں

ہوڈو: دل

بریاں: وقت

ہوسی: ہوگا

پرم سنیہی: محبت کرنے والا

سنیسو: پیغام

کنٹھ لگاوے: گلے لگاوے

(۲۶)

بالا میں بیراگن ہوں گی
جن بھیشاں مہارو صاحب ریجھے
سو ہی بھیش دھروں گی
سیل سنتوش دھروں گھٹ بھیتر
سمتا پکڑ رہوں گی
جا کو نام نِرنجن کہیے
تا کو دھیان دھروں گی
پریم پریت سے ہری گُن گاؤں
چرنن لپٹ رہوں گی
یا تن کی میں کروں کینگری
رَسنا نام کہوں گی
میرا کے پربھو گردھر ناگر
سادھا سنگ رہوں گی

❁

ترجمہ:

میں بیراگن بن جاؤں گی۔ جس بھیس سے میرا صاحب خوش ہوگا وہ وہی بھیس میں اختیار کروں گی۔ اپنے دل میں صبر اور سکون رکھوں گی اور اعتدال پر قائم رہوں گی۔ جس کو سب لوگ نرنجن کہتے ہیں اس کا دھیان کروں گی۔ لباس کے مانند اس جسم کو گرو کے گیان سے رنگوں گی۔ من میں اس کی صورت بساؤں گی۔ بڑی محبت سے ہری کے گن گاؤں گی اور اس کے قدموں سے لپٹ رہوں گی۔ اس جسم کو میں کینگری (باجا) بنا کر زبان پر ہمیشہ اس کا نام رکھوں گی۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر ہیں، سادھوؤں کے ساتھ رہوں گی۔

فرہنگ:

بالا: بالم

بھیشاں: بھیس میں

ریجھے: موہت ہو

سیل: طریقۂ عمل

سنتوش: صبر، طمانیت

سمتا: مساوات

نرجن: نادیدہ

مُدرا: فقرا کی ایک نشانی جس سے ان کا خانوادہ پہچانا جائے

رَسنا: زبان

سادھا: سادھو

(۲۷)

من رے پَرسی ہری کے چرن
سُبھگ سیتل کنول کومل
ترِودہ جوالا ہرن
جِن چرن پرہلاد پرسے
اِندر پدتی دَھرَن
چن چرن دُھرُو اٹل کینیہیں
راکھ اپنی سرن
چن چرن برہمانڈ بھینٹیو
نکھ سِکھاں سیری دَھرن
جن چرن پربھو پرس لینے
تَری گوتم دھَرَن
جن چرن کالی ناگ ناتھیو گوپ لیلا کرن
جن چرن گووردھن دھاریو
گرو مگھوا ہرن
داسی میرا لال گردھر اگم تارن تَرن

❋

ترجمہ:

اے میرے من تو ہری کے پیر چھو۔ خوبصورت، سکون پرور اور کمل جیسے نرم و نازک یہ قدم تینوں طرح تپش کو دور کرتے ہیں۔ جن قدموں کو چھونے سے پرہلاد کو اِندر کا درجہ حاصل ہوا، جن قدموں نے دُھرو کو اپنی سرپرستی میں رکھ کر اٹل بنایا، جن قدموں نے پوری کائنات کو ناپ لیا تھا۔ جب بھگوان وشنو نے بونے کا اوتار لیا تھا، جن قدموں سے پربھو (رام) نے چھولیا تھا تو گوتم کی بیوی (اہلیا) کو نجات مل گئی تھی، جن قدموں سے گوپیوں کے ساتھ لیلا کرنے والے کرشن کالے ناگ کو قابو میں کر لیا تھا، جن قدموں نے گووردھن پہاڑ اُٹھا لیا تھا اور اندر کا غرور چور کر دیا تھا۔ داسی میرا کہتی ہے کہ گردھر لال ہی میری کشتی سمندر کے پار لگانے والے ہیں۔

فرہنگ:

پرس: مس ہو کر

سوبھگ: اقبال مند

سیتل: شفاف

کنول کومل: کمل جیسے نرم

ترِبدھ: تین طرف سے یعنی اندر، باہر اور آتما سے

جوالاہرن: آگ بجھانے والے

جن چرن پرہلاد پرسے اندر پدتی دھرن: جن قدموں سے مس ہو کر پرہلاد نے اندر کا مرتبہ تک پایا

دھرو: بھگت گرو جو بھگوان کی کرپا سے آسمان کا اٹل تارا دھرو (قطب) بن گئے

برہمانڈ بھینٹیو: برہمانڈ ناپ دیا

تک سِکھا: پاؤں کے ناخن سے سر کی چوٹی تک

سری: شری، حسن

دھارن: رکھنا

گوتم دھرن: گوتم جی کی پتنی

کالی ناگ ناتھیا: کالا ناگ چھید دیا

گرو: غرور

مگھوا: اندر

اگم: عمیق، ناقابلِ عبور

تارن ترن: پار کرنے والی کشتی

(۲۸)

سیام مَنے چاکر راکھو جی
گردھرِ لال، چاکر راکھو جی
چاکر رہ سوں باگ لگا سوں،
نِت اُٹھ درسن پاسوں
برِندابن کی کنج گِلن میں، تیری لیلا گاسوں
چاکری میں درسن پاؤں، سُمِرَن پاؤں کھرچی
بھاؤ بھگتی جاگیری پاؤں، تینُوں باتاں سَرسی
مور مکٹ پیتامبر سو ہے، گل بیجنتی مالا
برندابن میں دھینوٗ چراوے، موہن مُرلی والا
ہرے ہرے نِت باگ لگاؤں، بچ بچ راکھوں کیاری
سانوریا کے درسن پاؤں، پَہر کسمبی ساری
جوگی آیا جوگ کرن کوں، تپ کرنے سنّیاسی
ہری بھجن کُوں سادھو آیو، برندابن کے باسی
میرا کے پربھو گہرِ گنبھیرا، سدا رہو جی دھیرا
آدھی رات پربھو درسن دینھیں، پریم ندی کے تِیرا

❁

ترجمہ:

شیام مجھے نوکر رکھ لو۔ گردھر لال مجھے نوکر رکھ لو۔ میں تمھاری نوکری کروں گی، باغ لگاؤں گی، روز اُٹھتے ہی تمھارا دیدار کروں گی اور برنداون کی ہری بھری گلیوں میں تمھاری لیلا گاؤں گی۔ نوکری کے بدلے دیدار ملے گا، تمھارا نام جپنا میری تنخواہ ہوگی، تمھارے تصور اور بھگتی کی مجھے جاگیر ملے گی، تینوں ہی باتیں اچھی ہیں۔ سر پر مور پنکھ کا مکٹ، جسم پر پیلا کپڑا، گلے میں وجینتی کی مالا پہنے، مُرلی والا موہن برنداون میں گائیں چراتا ہے۔ روز میں ہرے بھرے باغ لگاؤں گی، بیچ بیچ میں کیاریاں رکھوں گی اور کسمی رنگ کی ساڑی پہن کر سانوریا کے درشن پاؤں گی۔ جوگی جوگ کرنے کو آیا اور سنیاسی تپسیا کرنے کو، برنداون کے سادھو ہری کا بھجن کرنے کو آئے۔ میرا کے پربھو بے حد گمبھیر ہیں، ہمیشہ دل میں صبر رکھ۔ پربھو آدھی رات کو پریم ندی کے کنارے درشن دیں گے۔

فرہنگ:

منے: مجھے

کنج گلن میں: درختوں سے ڈھکی ہوئی گلیوں میں

سمرن: وظیفہ، ورد

بھاؤ بھگتی: جذبۂ عقیدت

کھرچی: مزدوری

سری: ایک سی

دھینو: گائیں

پہر: پہن کر

کسمی: کسم کے رنگ کی

گہر: عمیق

گمبھیر: متین، سنجیدہ

دھیر: صبر کے ساتھ

(۲۹)

میں گردھر کے گھر جاؤں
گردھر مہارو سانچو پریتم
دیکھت روپ لُبھاؤں
رَین پڑے تب ہی اُٹھ جاؤں
بھور بھئے اُٹھ آؤں
رَین دِنا وا کے سنگ کھیلوں
جیوں توں تاہی رِجھاؤں
جو پَہِراوے سوئی پَہِروں
جو دے سوئی کھاؤں
میری اُن کی پریت پرانی
اُن بِن پل نہ رہاؤں
جہاں بیٹھاوے تِت ہی بیٹھوں
بیچے تو بِک جاؤں
میرا کے پربھو گردھر ناگر
بار بار بَلی جاؤں

❁

ترجمہ:

میں گردھر کے گھر جاتی ہوں۔ گردھر میرا سچا پریتم ہے جس کا حسن دیکھ کر میرا دل خوش ہو جاتا ہے۔ رات ہوتے ہی میں اُٹھ کر چلی جاتی ہوں اور بھور ہوتے ہی اُٹھ کر چلی آتی ہوں۔ رات دن اس کے ساتھ کھیلتی ہوں اور ہر ممکن طریقے سے اسے رِجھاتی ہوں۔ جو وہ پہناتا ہے وہی پہنتی ہوں، جو دیتا ہے وہی کھاتی ہوں۔ میری اُن کی محبت بہت پرانی ہے۔ ان کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتی۔ وہ جہاں بٹھائے گا وہیں بیٹھ جاؤں گی۔ اور اگر بیچے گا تو بِک جاؤں گی۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، اُن پر بار بار قربان جاؤں۔

فرہنگ:

تاہی: اسی کو

رہاؤں: رہوں

تت ہی: وہیں

(۳۰)

رام نام رس پیجے
منوا رام نام رس پیجے
تج کُسَنگ ست سنگ بیٹھ نِت
ہری چَرچا سن لیجے
کام کرودھ مَدھ لوبھ موہ کُوں
بہا چِتّ سے دیجے
میرا کے پربھو گردھر ناگر
تاہی کے رنگ میں بِھیجے

❁

ترجمہ:

رام نام کا رس پیو، اے میرے دل، رام نام کا رس پیو، بُری صحبت چھوڑ دو اور اچھی صحبت میں بیٹھ کر روز ہری (بھگوان) کا چرچا سنو۔ غصے، غرور اور لالچ کو اپنے دل سے نکال دو۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، انھیں کے رنگ میں رنگ جاؤ۔

فرہنگ:

کُسَنگ: صحبت ناقص

ست سنگ: صحبت صالح

کام: شہوات

کرودھ: غرور

مدھ: غرور

لوبھ: حرص

موہ: تعلقِ خاطر

(۳۱)

یا برج میں کچھو دیکھیو ری ٹونا
لے مٹکی سر چلی گجریا
آگے ملے بابا نندجی کے چھونا
دَدھی کو نام بِسَر گیو پیاری
لے لیہو ری کوئی سیام سلونا
برندابن کی کُنج گِلن میں آنکھ
لگائے گیو من موہنا
میرا کے پربھو گردھر ناگر
سندر سیام سُدھر رس لونا

❁

ترجمہ:

اس برج میں کچھ عجب جادو دیکھا۔ دہی والی سر پر مٹکی لے کر چلی اور سامنے نند جی کے بیٹے کرشن مل گئے۔ وہ پیاری دہی والی دہی کا نام تو بھول گئی اور آواز لگانے لگی، کوئی شیام سلونا لے لو۔ برنداون کی ہری بھری گلیوں میں من موہن نظر ملا گیا۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، بہت خوبصورت، سانولے رنگ کے، سڈول اور ملیح ہیں۔

فرہنگ:

ٹونا: سحر

گجریا: گوالن

چھونا: چھوکرا، بیٹا

بسر گیو: بھول گئی

سُدھر: حسین جسم

رس لونا: ملیح

(۳۲)

اب جاگو موہن پیارے
مات یشودا دودھ بھات لیے بیٹھی پرات پکارے
آ مرے موہن آ مرے شیام، ماکھن مصری کھا جا رے
بِن بِچرَن کو گوّیں ٹھاڑیں، گوال گوپی مل مارے
تمرے بن اک پگ نہیں چالیں، راہ تکت سب ہارے
داسی میرا جُھک جُھک دیکھت، شیام صورت من مارے
نا تم سوئے نا میں جگاؤں، لوک بھرم بھئے سارے

❁

ترجمہ:

اب جاگو، موہن پیارے۔ ماں یشودا صبح دودھ بھات لیے بیٹھی ہیں، اور پکار رہی ہیں۔ آ میرے موہن، آ میرے شیام، مکھن اور مصری کھا جا۔ تمام گائیں، گوالے اور گوپیاں جنگل کو جانے کے لیے کھڑی ہیں۔ تمھارے بغیر ایک قدم نہیں چل سکتیں۔ تمھارا راستہ دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہیں۔ داسی میرا شیام کی صورت اپنے دل میں رکھے جھک جھک کر دیکھتی ہے۔ نہ تم سوئے ہو نہ میں تمھیں جگاتی ہوں، یہ سب لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں۔

فرہنگ:

پرات: تھالی

بچرن کو: چلنے کو

پگ: قدم

(۳۳)

رانا جی مجھے یہ بدنامی لگے میٹھی
کوئی نِندو کوئی وِندو میں تو چلوں گی
چال انوٹھی
سانکڑی گلی میں ست گرو ملیا، کیوں کر
پھروں اَپوٹھی
ست گرو جی سوں باتج کرتاں، دُرجن
لوگاں نے دِیٹھی
میرا کے پربھو گردھرناگر، دُرجن جلو جا انگیٹھی

❄

ترجمہ:

رانا جی، مجھے یہ بدنامی بہت میٹھی لگتی ہے۔ کوئی چاہے میری برائی کرے چاہے بھلائی، میں تو سب سے نرالی چال چلوں گی۔ پتلی گلی میں ست گرو مل گئے، پھر میں کیوں اکیلی چلوں۔ ست گرو سے باتیں کرتے ہوئے مجھے کچھ بُرے لوگوں نے دیکھ لیا۔ میرا کے پربھو تو گردھرناگر ہیں، یہ بُرے لوگ جا کر انگیٹھی میں جلیں۔

فرہنگ:

نِندو: برائی (نندا) کی

وندو: تعریف بندنا کی

سانکڑی: پتلی

اپوٹھی: برکات سے محروم، حسن روحانی کے بغیر

دُرجن: برے لوگ

جا انگیٹھی: بھاڑ میں جائیں

(۳۴)

جوگیا نے کہیو رے آدیس
آؤں گی میں ناہیں رہوں رے، کر جٹا دھاری بھیس
چیر کو پھاڑوں کنتھا پہروں گی، لیوں گی اُپدیس
گنتے گنتے گھس گئی رے، میری آنگلیا کی ریکھ
مالا مُدرا بھیش لوں ری، کھپّر لیں رے ہاتھ
جوگن ہوئے جگ ڈھونڈ سوں رے، راولیا کے ساتھ
پران ہمارا وہاں بسست ہے، یہاں تو کھالی کھوڑ
مات پتا پریوار سوں رے، رہی تنکا توڑ
پانچ پچیسوں بس کیے رے، میرا پلا نہ پکڑے کوئے
میرا بیاکل وِرَہنی کوئی آن ملاوے موئے

❋

ترجمہ:

ایک جوگی نے آ کر مجھے ہدایت کی ہے۔ میں اس کے ساتھ جاؤں گی، یہاں نہیں رہوں گی۔ سادھوؤں کا بھیس بناؤں گی۔ ساڑی کو پھاڑ کر پھینک دوں گی۔ کتھری پہنوں گی اور اُپدیش لوں گی۔ گنتے گنتے میری انگلیوں کی لکیریں گھس گئیں۔ مالا اور مُدرا پہنوں گی اور ہاتھ میں بھیک کا پیالہ لے لوں گی۔ جوگن بن کر میں اپنے راول

(راجہ) کے ساتھ تمام دنیا کو تلاش کروں گی۔ ہماری جان تو وہاں ہے، یہ تو خالی خول ہے۔ ماں باپ اور خاندان کیا ہے، میں یہ رشتہ توڑ رہی ہوں۔ میں نے اپنی پانچوں حسوں کو قابو میں کرلیا ہے۔ میرا دامن کوئی نہیں پکڑتا۔ میرا ہجر سے بے قرار ہے، کوئی آ کر مجھے میرے محبوب سے ملادے۔

فرہنگ:

جوگیا نے: جوگی کو

آدیس: ڈنڈوت، سلام۔ ہندی میں یہ لفظ رائج نہیں لیکن اس لفظ کا یہ مطلب اردو میں عام ہے۔ جیسے میر حسن کہتے ہیں:

''کہا جوگی جی تم کو آدیس ہے۔''

کبیر نے بھی یہ لفظ اسی معنی میں کہا ہے:

''جا ٹھگ نے یا ٹھگنی ٹھگی تا ٹھگ کو آدیس''

کھپڑ: ٹھیکرا

راولیا: راول راجہ

کھوڑ: ڈھانچا

تنکا توڑ: پرانا محاورہ، مطلب ہے ''رشتہ توڑ کر''

پالا: پلّا، دامن

(۳۵)

ہوری پیا بِن لاگے کھاری، سُن ری
سکھی میری پیاری
سونو گاؤں دیس سب سونو، سونی سیج اٹاری
سونی وِرَہن پیا بِن ڈولے، تج دئی پیو پیاری
بھئی ہوں یا دکھ کاری
دیس بِدیس سندیس نہ پہنچے،
ہوئے اندیسا بھاری
گِنتاں گِنتاں گِھس گئی ریکھا آنگُریاں کی ساری
اَجہُوں نہیں آئے مُراری
باجت جھانجھ مِردَنگ مُرلیا، باج رہی اِکتاری
آئی بسنت کنت گھر ناہیں، تن میں
جُور بھیا بھری
شیام من کہا وِچاری
اب تو میہَر کرو مجھ اوپر، چِت دے سنو ہماری
میرا کے پربھو ملجیو مادھو، جنم جنم کی کنواری
لگی درسن کی تاری

❁

ترجمہ:

میری پیاری سکھی سنو، پیا کے نہ ہونے سے مجھے ہولی بری لگتی ہے۔ گاؤں ویران ہے، سارا علاقہ ویران ہے، سیج اور اٹاری بھی ویران ہے۔ پیا نے اپنی پیاری کو چھوڑ دیا ہے اور وہ پیا کے بغیر ہجر کی ماری گھوم رہی ہے۔ اسی لیے میں اتنی دکھی ہوں۔ پردیس میں کوئی پیغام بھی نہیں پہنچتا ہے، اس سے اور بھی اندیشہ بڑھتا ہے۔ (دن) گنتے گنتے میری انگلیوں کی ساری لکیریں گھس گئیں۔ آج بھی مُراری نہیں آئے۔ منجیرے، ڈھول اور بانسریاں بج رہی ہیں، اِکتارا بج رہا ہے۔ بسنت کا موسم آ گیا، لیکن میرا شوہر گھر پر نہیں ہے۔ اس وجہ سے جسم میں بڑی تپش ہے۔ دل میں شیام کا خیال کیا لاؤں۔ اب تو میرے اوپر مہربانی کرو اور غور سے میری بات سن لو۔ میرا کے پربھو مادھو، تم مجھے مل جاؤ۔ میں جنم جنم کی کنواری ہوں، میرے دل میں تمھارے دیدار کی لَو لگی ہے۔

فرہنگ:

لاگے کھاری: بدمزہ لگے

کنت: شوہر، خاوند

جور: بخار

میہر: مہربانی

جیو: جانا

تاری: دھیان، لو

(۳۶)

پَتیاں میں کیسے لکھوں، لکھی ہی نہ جائی
کَلم بَھرت میرے کر کَنپت ہردو رہیو تھرّائی
بات کہوں موہے بات نہ آوے، نین رہے جھرّائی
کِس وِدھی چرن کلَم ہوں گہی ہوں، سب ہی انگ تھرّائی
میرا کے پربھو گردھرناگر، سب ہی دُکھ بِسرائی

❋

ترجمہ:

میں خط کیسے لکھوں، لکھا ہی نہیں جاتا۔ قلم اُٹھاتے ہی میرے ہاتھ کانپنے لگتے ہیں اور دل لرز اُٹھتا ہے۔ بات کہنا چاہتی ہوں تو زبان پر بات نہیں آتی، آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔ کس طرح میں تمھارے قدم پکڑ لوں گی، یہ سوچ کر تمام جسم کانپ اُٹھتا ہے۔ میرا کے پربھو گردھرناگر، تمام تکلیفوں کو بھلا دیں گے۔

فرہنگ:

کلم بھرت: قلم پکڑتے
نین رہے جھرائی: آنکھوں سے جھڑ لگی ہے
ہردو: دل
ہوں: میں
چرن کمل: کمل جیسے حسین پاؤں
گہی ہوں: پکڑوں گی

(۳۷)

شری رادھے رانی دے ڈارو بانسُری موری
جا بنسی میں میرے پران بسست ہیں،
سو بنسی گئی چوری
کاہے سے گاؤں پیاری کاہے سے بجاؤں،
کاہے سے لاؤں گیّا پھیری
مُکھ سے گاؤ کانھا ہاتھوں سے بجاؤ،
لَکٹی سے لاؤ گیّا گھیری
ہا ہا کرت ترے پیّا پرت ہوں،
ترس کھاؤ پیاری موری
میرا کے پربھو گردھرنا گر، بنسی لے کر چھوری

❁

ترجمہ:

رادھے رانی، میری بانسری مجھے دے دو۔ جس بانسری میں میری جان ہے وہی بانسری چوری چلی گئی۔ اب میں کس سے گاؤں، کس سے بجاؤں اور گایوں کو کیسے واپس بلاؤں۔ کنہیا تم منھ سے گاؤ؛ ہاتھوں سے بجاؤ اور لاٹھی سے گایوں کو واپس لے آؤ۔ میں تمھاری منّت کرتا ہوں، تمھارے پاؤں پڑتا ہوں، میری پیاری، مجھ پر ترس کھاؤ،

میرا کے پربھو گردھر ناگر، میری بانسری لے کر چھین لی۔

فرہنگ:

دے ڈارو: دے دو

لکوٹی (لکٹی): لاٹھی

(۳۸)

نیناں لوبھی رے بہوری سکے نہیں آئے
روم روم نَکھ سِکھ چھبی نر کھت لَلک رہے للچائے
میں ٹھاڑی گِرہ آپنے ری موہن نِکسے آئے
بدن چندر پر کاست ہیلی مند مند مُسکائے
لوک کٹمبی بِرج برجہیں، بتیاں کہت بنائے
چنچل نِپَٹ اٹک نہیں مانت، پر ہتھ گئے بِکائے
بھلی کہو کوئی بری کہو میں، سب لئی سیس چڑھائے
میرا پربھو گردھر لال بِن پل چِھن رہیو نہ جائے

❋

ترجمہ:

یہ لالچی آنکھیں لوٹ کر نہیں آسکتیں۔ سر سے پیر تک اس کے جسم کے ایک ایک روئیں کا حسن دیکھتی ہیں اور حسرت سے للچاتی ہیں۔ میں اپنے گھر پر کھڑی تھی، اتنے میں اُدھر سے موہن آنکلے۔ چہرے پر چاند کا نور تھا اور دھیرے دھیرے مسکرا رہے تھے۔ تمام لوگ اور رشتے دار طرح طرح کی باتیں کر کے بار بار منع کرتے رہے۔ یہ بے قرار آنکھیں کسی طرح روکے نہیں رُکتیں۔ دوسرے کے ہاتھ بِک گئی ہیں۔ کوئی برا کہے یا بھلا سب مجھے قبول ہے۔ میرا اپنے پربھو گردھر لال کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتی۔

فرہنگ:

بُہر: واپس

نکھ سکھ چھبی: ناخن سے چوٹی تک حسن

نرکھت: دیکھتے ہیں، نظارے کرتے ہیں

للک رہے: آرزومند ہو رہے ہیں

بدن: چہرہ

چندر پرکاست: چاند کی روشنی

ہیلی: تیری

برج: ممنوع

برجہیں: منع کریں

اٹک: رکاوٹ

پرہتھ: پرائے ہاتھ

لئی سیس چڑھائے: سر پر رکھ لیا

(۳۹)

چالاں واہی دیس پریتم پاواں چالاں واہی دیس
کہو تو کسوُ مل ساڑی رنگاواں، کہو تو بھگوا بھیس
کہو تو موتیَن مانگ بھراواں، کہو چھِر کاواں کیس
میرا کے پربھو گردھر ناگر سُن گیو بِڑد نریس

❁

ترجمہ:

چلو اسی دیس کو، جہاں پریتم ملیں گے اسی دیس کو چلو۔ کہوتو پھول دار ساڑی رنگوالوں، کہوتو جوگیا بانا پہن لوں۔ کہوتو اپنی مانگ موتیوں سے بھروالوں، کہوتو بال بکھیر لوں۔ میرا کے پربھوگردھر ناگر ہیں، یہ بات مہاراج کو سنادی گئی ہے۔

فرہنگ:

چالا: چلے
پاواں: پائیں
کسومل: کسمی رنگ
بھگوا: گیروا
چھرکاواں کیس: بکھیریں بال
بڑد: مدح، تعریف
نریس: راجہ

(۴۰)

کوئی کچھو کہے من لاگا
ایسی پریت لگی من موہن، جیوں سونے میں سُہاگا
جنم جنم کا سویا مَنواں، ست گرو سبد سُن جاگا
مات پتا سُت کٹمب کبیلا، ٹوٹ گیا جیوں تاگا
میرا کے پربھو گردھر ناگر، بھاگ ہمارا جاگا

❁

ترجمہ:

کوئی کچھ بھی کہے میرا تو دل کسی سے لگ گیا ہے۔ من موہن سے میرا دل ایسا لگا ہے جیسے سونے میں سہاگا۔ جنم جنم سے سویا ہوا میرا من ست گرو کی آواز سن کر جاگ گیا ہے۔ ماں باپ، بیٹا، خاندان اور قبیلہ سب ایسے چھوٹ گئے ہیں جیسے تاگا ٹوٹ جاتا ہے۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، میری قسمت جاگ اُٹھی ہے۔

فرہنگ:

ست گرو سبد: ست گرو کے لفظ

سُن جاگا: بول سن کر جاگا

سُت: بیٹا

(۴۱)

تھے تو پلک اُدھاڑو دِینا ناتھ
میں حاجِر ناجِر کَد کی کھڑی
ساجنیاں دُسمن ہوئے بیٹھیا
سب نے لاگوں کڑی
تم بِن ساجن کوئی نہیں ہے
ڈگی ناؤ مری سمند اڑی
دِن نہیں چین رین نہیں نِندرا
سو کھوں کھڑی کھڑی
بان وِرَہ کا لگیا ہِیا میں
بھولوں نہ ایک گھڑی
پتّھر کی تو اَہلیا تاری
بن کے بیچ پڑی
کہا بوجھ میرا میں کہیے
سو پر ایک گھڑی

❁

ترجمہ:

غریب پرور، اب تو آنکھیں کھول کر دیکھو، میں کب سے حاضر ناظر کھڑی ہوں۔ میرا محبوب میرا دشمن ہو بیٹھا ہے۔ میں اب سبھی کو بری لگتی ہوں۔ ساجن، تمھارے سوا میرا کوئی نہیں ہے۔ میری شکستہ کشتی سمندر میں پھنسی ہوئی ہے۔ دن کو چین نہیں آتا، رات کو نیند نہیں آتی، میں اسی طرح کھڑی کھڑی سوکھ رہی ہوں۔ دل میں ہجر کا ایسا تیر لگا ہے کہ ایک لمحے کے لیے نہیں بھول سکتی۔ پتھر کی اہلیا کو تو تم نے نجات دلا دی جو جنگل میں پڑی ہوئی تھی۔ میرا میں ایسا کیا بوجھ ہے، وہ تو پتھر کی اہلیا سے بہت ہلکی ہے۔

فرہنگ:

تھے تو: تم تو

اُگھاڑو: کھولو

حاجر ناجر کدکی کھڑی: کب کی حاضر ناظر کھڑی ہوں

ساجنیاں: محبوب

لاگوں کڑی: کڑوی لگتی ہوں، بری لگتی ہوں

ڈگی ناؤ: بھٹکی ناؤ، بہکی ناؤ

سمند: سمندر

تَری: تیر گئی، نجات پائی

کہا: کیا

کہیے: بتائیے

(۴۲)

میرے من رام نام بسی
تیرے کارن سیام سندر، سَکل لوگاں ہنسی
کوئی کہے میرا بھئی باوری، کوئی کہے کُل ناسی
کوئی کہے میرا دیپ آگری، نام پیاں سوں رسی
کھانڈ دھار بھکتِ کی نیاری، کاٹی ہے جم پھنسی
میرا کے پربھو گردھر ناگر، سبد سروَر دھنسی

❁

ترجمہ:

میرے من میں رام کا نام بسا ہے۔ شیام سندر، تیری وجہ سے سب لوگ مجھ پر ہنستے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ میرا پاگل ہوگئی ہے، کوئی کہتا ہے اس نے خاندان کا نام ڈبو دیا ہے، کوئی کہتا ہے میرا نور کا خزانہ ہے۔ وہ پیا کے نام میں رچی بسی ہے۔ بھگتی کی تلوار کی دھار عجیب ہے، وہ تمام پابندیوں کو کاٹ دیتی ہے۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، وہ تو شبد کے ساگر میں ڈوب چکی ہے۔

فرہنگ:

سکل لوگاں: سب لوگ

باوری: پاگل

کل ناسی: خاندان کا نام بگاڑنے والی

دیپ آگری: چراغ کی آگ

رسی: رس میں ڈوبی ہوئی

کھانڈ دھار بھکتِ کی: بھگتی کے کھانڈ کی دھار

نیاری: انوکھی

کاٹی ہے جم پھنسی: یم کی پھانسی کاٹ دی ہے، یعنی غیر فانی کر دیا

سبد سروور: لفظوں کی جھیل

دھنسی: ڈوب گئی

(۴۳)

رام نام میرے من بسیو
رسیا رام رجھاؤں اے مائے
میں مند بھاگن کرم اَبھاگن
کِیرت کیسے گاؤں اے مائے
برہ پنجر کی باڑ سکھی ری
اُٹھ کر جی ہُلساؤں اے مائے
منَ کوں مار سجوں ست گرو سوں
دُرمت دور گماؤں اے مائے
ڈنکو نام سُرَت کی ڈوری
کڈیاں پریم چڑھاؤں اے مائے
گیان کو ڈھول بنیو اَتی بھاری
مگن ہوئے گن گاؤں اے مائے
تن کروں تال من کروں مورچنگ
سوتی سُرت جگاؤں اے مائے
نِرَت کروں میں پریتم آگے
تو امرا پور پاؤں اے مائے

مو اَبلا پر کِرپا کیجیو

گُن گووِند کے گاؤں اے مائے

میرا کے پربھو گردھر ناگر

رَج چرنوں کی پاؤں اے مائے

❁

ترجمہ:

رام کا نام میرے من میں بس گیا ہے۔ میں تو محبت کرنے والے رام کو رجھاؤں گی۔ اے ماں، میں کم بخت پھوٹے نصیبوں والی، میں ان کی عظمت کے گیت کیسے گاؤں گی۔ اے ماں، ہجر کے پنجرے کی دیوار کے اوپر سے جھانک کر میں اپنے دل کو خوش کروں گی۔ اے ماں، اپنے نفس کو مار کر، ست گرو سے آراستہ ہو کر، میں برے خیالات کو دور کردوں گی۔ اے ماں، محبت کی کمان میں سُرت کی ڈوری لگا کر میں اسی پر نام کا تیر چلاؤں گی۔ اے ماں، گیان (عرفان) کا ڈھول بہت بڑا بنا ہے، اسی کی دھن پر میں مست ہو کر ان کے گن گاؤں گی۔ اے ماں، اس جسم کو تال کی صورت دے کر اور من کو مور چنگ بنا کر میں سوئی ہوئی سُرت کو جگاؤں گی۔ اے ماں، میں اپنے پریتم کے آگے ناچوں گی، تبھی میں امر لوک میں پہنچ پاؤں گی۔ اے ماں، مجھ ناتواں پر مہربانی کرنا، اسی خاطر میں گووند کے گن گاتی ہوں۔ اے ماں میرا کے پربھو گردھر ناگر، میں کسی طرح ان کے قدموں کی دھول پا جاؤں۔

فرہنگ:

مند بھاگن: کم قسمت

کرم ابھاگن: پھوٹے کرم والی

کیرت: مدح، تعریف

پنجر: جسم کا ڈھانچا

باڑ: دیوار

جی ہلساؤں: جی خوش کروں

دُرمت: برے خیال

ڈنکو نام: نام کا ڈنکا

مور چنگ: ایک ساز

اَمراپور: غیر فانی شہر

ابلا: عورت

رج: دُھول

(۴۴)

سیّاں! تم بن نیند نہ آوے ہو
پلک پلک موہے یُگ سے بیتیں
چھن چھن وِرہَ جراوے ہو
پریتم بِن تَم جائی نہ سجنی دیپک بَھوَن نہ بھاوے ہو
پھولن سیج سُول ہوئی لاگی جاگت رین بِہاوے ہو
کا سُوں کہوں کُن مانے میری کہَیاں کو پَتیاوے ہو
پریتم پنگ ڈسیو اُر میرو، لہر لہر جیا جاوے ہو
دادُر مور پپیّا بولے، کوئل سَبَد سناوے ہو
اُمگ گھٹا گھن اُلَری آئی بیجو چمک ڈروائے ہو
ہے کوئی جگ میں رام سنیہی اے اُرسال مٹاوے ہو
میرا کے پربھو ہری اَوِناسی نینا دیکھیاں بھاوے ہو

❄

ترجمہ:

سیّاں، تمھارے بغیر مجھے نیند نہیں آتی ہے۔ ایک ایک پل میرے لیے قیامت ہے اور ہر لمحہ ہجر کی آگ میں جلتی ہوں۔ پریتم کے بغیر میں وہاں نہ جاؤں گی۔ مجھے یہ چراغ، یہ محل، کچھ بھی اچھا نہیں لگتا ہے۔ پھولوں کی سیج کانٹوں جیسی لگتی ہے۔ ساری رات

جاگ کر صبح کرتی ہوں۔ میں کس سے کہوں، کون میری مانتا ہے۔ کہاں کوئی مجھے خاطر میں لاتا ہے۔ پریتم نے سانپ کی طرح میرے دل کو ڈس لیا ہے۔ درد کی لہروں کے ساتھ میری جان نکلی جاتی ہے۔ مینڈک، مور، پپیہے بول رہے ہیں۔ کویل گا رہی ہے، کالی گھٹا گھر کر آئی ہے۔ بجلی چمکتی ہے تو مجھے ڈر لگتا ہے۔ اس دنیا میں ہے کوئی رام کا پیارا جو اس دل کے درد کو مٹا دے۔ میرا کے پربھو لازوال ہری ہیں جنھیں ہر وقت دیکھتے رہنا اچھا لگتا ہے۔

فرہنگ:

یگ سے: یگ جیسے، یگ کے برابر

تَم: اندھیرا

سُول: کانٹا

کہیاں کو: کہنے کو

پتیاوے: یقین کرے

پنگ: سانپ

اُلرائی: امنڈ آئی

بیج: بجلی

اُرسال: دل کا درد

(۴۵)

رام کہیے رے، گووِند کہیے رے
کنکڑ ہیرا ایک سار سا، ہیرا کِس کوں کہیے رے
ہیرا پن تو جَد ہی جانوں، مہنگا مول بکیّے رے
کویل کاگا ایک سری سا، کویل کس کوں کہیے رے
کویل پن تو تب ہی جانوں، میٹھا بچن سُنیّے رے
ہنسا بگلا ایک سریکھا، ہنسا کس کوں کہیے رے
ہنساپن تو جَد ہی جانوں، چُگ چُگ موتی کھیّے رے
جگت بھگت کے اَورے ہیں بھگت کس کوں کہیے رے
بھگت پَنو تو جب ہی جانوں، بول سبھی کا سہیے رے
میرا کے پربھو گردھر ناگر، ہری چرن چت دیّے رے
دوارکا کے ٹھاکر کے، سرن میں جا کر رہیے رے

❁

ترجمہ:

رام کہیے چاہے گووند کہیے، ایک ہی بات ہے۔ کنکر اور ہیرا دیکھنے میں ایک جیسے ہوتے ہیں، ہیرا کسے کہیے۔ ہیرا ہونے کی پہچان تو تبھی ہوسکتی ہے جب وہ مہنگا بکے۔ کویل اور کوّا دیکھنے میں ایک جیسے ہوتے ہیں، پھر کویل کسے کہیے۔ کویل ہونے کی پہچان تو

تب ہو جب وہ میٹھی بولی بولے۔ ہنس اور بگلا دیکھنے میں ایک جیسے ہی ہوتے ہیں، پھر ہنس کسے کہیے۔ ہنس تو تبھی پہچانا جاسکتا ہے کہ وہ چن چن کر موتی کھائے۔ دنیا میں بھگت تو بہت ہیں لیکن سچا بھگت کسے کہیے۔ سچا بھگت تو وہی کہا جاسکتا ہے جو سب کی بات برداشت کر سکے۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر ہیں، انھیں کے قدموں سے لگن لگاؤ، دوارکا کے راجہ کرشن کی پناہ میں جا کر رہو۔

فرہنگ:

ایک سارسا: ایک طرح کا

جد: جب

اورے: ایک جیسے

(۴۶)

پیا اتنی بِنتی سُن موری، کوئی کہیو رے جائے
اورن سُوں رس بتیاں کرت ہو، ہم سے رہے چِت چوری
تم بِن میرو اور نہ کوئی، میں سرناگت توری
آون کہہ گئے اَجہُوں نہ آئے دِوَس رہے اب تھوری
میرا کہے پربھو کب رے ملو گے، اَرَج کروں کر جوری

❊

ترجمہ:

کوئی میرے پیا سے جا کر یہ کہہ دے کہ وہ میری بس اتنی درخواست سُن لے کہ اوروں سے تو پیار کی باتیں کرتے ہو اور ہم سے دل چراتے ہو۔ تمھارے سوا میرا کوئی اور نہیں ہے، میں تو تمھاری پناہ میں پڑی ہوں۔ آنے کا وعدہ کر گئے تھے لیکن ابھی تک نہیں آئے، اب زندگی کے دن ہی کتنے رہ گئے ہیں۔ میرا ہاتھ جوڑ کر عرض کرتی ہے کہ میرے مالک، تم کب ملو گے۔

فرہنگ:

سرناگت: پناہ میں آئے ہوے
کر جوری: ہاتھ جوڑ کر

(۴۷)

نہیں ایسو جنم بارم بار
کا جانوں کچھ پُنیہ پر گٹے، مانوشا اَوتار
بڑھت چِھن چِھن گھٹت پل پل، جات نہ لاگے بار
بِرَچھ کے جیوں پات ٹوٹے، لگیں نہیں پُنی ڈار
بَھوساگر اَتی جور کہیے، اننت اُونڈی دھار
رام نام کا باندھ بیڑا، اُتر پَرلے پار
گیان چوسر مَنڈی چوہٹے، سُرت پاسا سار
سادھو سنت مہنت گیانی، کرت چلت پُکار
داسی میرا لال گردھر، جیونا دن چار

❁

ترجمہ:

ایسی زندگی بار بار نہیں ملتی، نہ جانے کون سے نیک کام کیے تھے جو انسان کی شکل میں پیدا ہوئے ہو۔ ہر لمحہ بڑھتے ہوئے، ہر پل گھٹتے ہوئے دیر نہیں لگتی ہے۔ جس طرح پیڑ کے پتے ایک بار ٹوٹ جانے پر دوبارہ نہیں لگ سکتے۔ زندگی کا سمندر بے حد طوفانی اور اس کی موجیں بہت تند ہیں۔ رام نام کے بیڑے کا سہارا لے کر ہی اسے پار کیا جاسکتا ہے۔ یہ زندگی چوسر کی بازی کی طرح ہے۔ اسے خدا سے لَو لگا کر ہی جیتا جاسکتا ہے۔

سادھو، سنت، مہنت اور بڑے بڑے عالم بہ آواز بلند یہ کہتے رہتے ہیں اور گردھر ناگر کی داسی میرا بھی یہی کہتی ہے کہ یہ زندگی چار دن کی ہے۔

فرہنگ:

پنیہ پرگٹے: اعمال خیر کی جزا ظاہر ہوئی

مانوشا اَوتار: بصورتِ آدمی پیدا ہونا

جات: جاتے ہوے

وار: دیر

بِرَچھ: درخت

لاگے نہیں پنی ڈار: پھر سے ڈال میں نہیں لگتا

انت: ابدی

پرلے پار: اس پار، دوسرے کنارے پر

چوسر منڈی: چوسر بچھا کر

چوہٹے: چوک بازار

(۴۸)

آؤ سہیلیاں رلّی کرو ہے پر گھر گوَن نِواری
جھوٹا مانِك موتیا ری جھوٹی جگ مگ جوتی
جھوٹا سب آبُھوشنا ری سانچی پیاجی ری پوتی
جھوٹا پاٹ پٹمبرا رے، جھوٹا دِکھنی چیر
سانچی پیا جی ری گودڑی، جا میں نِرمل رہے سریر
چھپّن بھوگ بُہایدو ہے ان بہوگن میں داگے
لون آلونوں ہی بھلو ہے اپنو پیا جی رو ساگے
دیکھی برانے نِوان کُوں ہے کیوں اُپجاوے کھیج
کالر اپنو ہی بھلی ہے جا میں نِیجے چیج
چھیل برانو لاکھ کو ہے اپنے کاج نہ ہوئے
تاکے سنگ سدھار تاں ہے بھلا نہ کہسی کوئے
ور ہینو اپنو بھلو ہے کوڑھی کُشٹی ہوئے
جاکے سنگ سدھار تاں بھلا کہے سب کوئے
اَوِیناسی سُوں بالباں جِن سُوں سانچی پریت
میرا کوں پربھو جی ملیا ایہی بھکتی کی ریت

❊

ترجمہ:

آؤ سکھیو، کہیں اور جانے کا خیال چھوڑ کر یہیں اپنے مالک کا دھیان کرو۔ یہ تمام ہیرے جواہرات اور ان کی جگمگاہٹ جھوٹی ہے، تمام زیور جھوٹے ہیں، صرف اپنا محبوب سچا ہیرا ہے۔ یہ تمام شاہی ٹھاٹ اور دکھاوٹی لباس جھوٹے ہیں، صرف اپنے محبوب کی گدڑی سچی ہے، جس میں یہ جسم پاک رہتا ہے۔ چھپّن قسم کے لذیذ کھانے پھینک دو، یہ سب ناقص ہیں، اپنے محبوب کا بنا نمک کا ساگ ان سے بہتر ہے۔ دوسرے کی خوش حالی دیکھ کر تو کیوں کڑھتا ہے۔ اپنی زمین ہی اچھی ہوتی ہے چاہے وہ کتنی ہی کم زرخیز کیوں نہ ہو۔ دوسرے کا شوہر کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو اپنے کسی کام کا نہیں۔ اس کے ساتھ جاتا دیکھ کر کوئی تمھیں اچھا نہیں کہے گا۔ شوہر اپنا ہی سب سے اچھا ہوتا ہے چاہے وہ کوڑھی ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے ساتھ جاتا دیکھ کر سبھی تمھیں اچھا کہیں گے۔ اپنا بالم تو وہ اویناشی (خدائے لافانی) ہے جس سے میری سچی محبت ہے۔ میرا کو اس کا مالک مل گیا ہے، یہی سچی محبت کا دستور ہے۔

فرہنگ:

رلی کرو: مل لو

پرگھر: پرائے گھر

گون: جانا

نوار: چھوڑ کر

پوتی: ایک ریشمی کپڑا

پاٹ پٹمبرا: ٹھاٹ باٹ، ساز و سامان

دِکھنی چیر: دکھاوے کے کپڑے

نرمل: پاکیزہ

بُہایدو: اَونسے ہوے، بگڑے ہوے، بدبو پیدا شدہ

داگے: خراب

لُون الونوں: نمک بے نمک

پیاجی روساگ: پیاجی کے گھر کا ساگ

برانے: دوسرے کے

نِوان: نجات

اُپجاوے: پیدا کرے

کھیج: حسد، غصہ

کالر: زمین کی پٹی

نپجے: پیدا ہو

چھیل: حسین مرد

لاکھ کو ہے: لاکھ کا بھی ہے

سدھار: جاؤ

تاں ہے: تم کو

ور: شوہر

ہینو: گھٹیا

کُشٹی: کوڑھی

بالیاں: بالما

(۴۹)

اچھے میٹھے چاکھ چاکھ، بیر لائی بھیلنی
ایسی کہا اچاروتی، روپ نہیں ایک رتی
نیچ کُل اوچھی جات اتی ہے کُچیلنی
جوٹھے پھل لینھے رام پریم کی پرتیت جان
اونچ نیچ جانے نہیں رس کی رسیلنی
ایسی کہا وید پڑھی چھن میں وِمان چڑھی
ہری جی سوں باندھیو ہیت بیکنٹھ میں جھولنی
ایسی پریت کرے جوئی داسی بیرا تیرے سوئی
پتت پاون پربھو گوکل اَہیرنی

❁

ترجمہ:

جب رام جنگل میں گئے تھے تو بھیلنی ان کے لیے چکھ چکھ کر میٹھے بیر لائی تھی۔ اس میں نہ کوئی خوبی تھی، نہ کوئی حسن تھا۔ بہت ہی نیچی ذات کی تھی اور بے حد میلی کچیلی تھی۔ لیکن رام نے اس کی عقیدت کی قدر کرتے ہوئے وہ جھوٹے پھل بھی قبول کر لیے۔ وہ اونچ نیچ کی تفریق نہیں کرتے۔ انھوں نے تو اس عیاش اور بدچلن طوائف کو بھی نجات دلا دی تھی، حالانکہ اس نے کبھی کوئی وید نہیں پڑھا تھا، پھر بھی ہوائی سواری پر سوار

ہوگئی۔ محض خدا کی عقیدت کی وجہ سے وہ بہشت میں پہنچ گئی۔ داسی میرا کہتی ہے کہ جو ایسی محبت کر سکتے ہیں وہی تیرے بن سکتے ہیں۔ جیسے نجس کو پاک کر دینے والے کرشن سے گوکل کی گوالنوں کو فیض حاصل ہوا۔

فرہنگ:

اچاروتی: تمیزدار

کچیلنی: میلی کچیلی

پرتیت: اظہار

رسیلنی: رس رکھنے والی

وِمان: ہوائی سواری

ہیت: محبت

جھولنی: جھولنے والی

پتت پاون: گرے ہوئے کو پاک کرنے والے

(۵۰)

تم سنو دیال مھاں‌ری اَرجی
بَھو ساگر میں بہی جات ہوں، کاڑھو تو تھاں ری مرجی
اِن سنسار سگو نہیں کوئی، سانچا سَگا رگھوبر جی
ماتا پتا اَو کٹم کبیلو، سب مطلب کے گرجی
مِیرا کی پربھو ارجی سن لو، چرن لگاؤ تھاں‌ری مرجی

❁

ترجمہ:

مہربان ہماری درخواست سنو۔ میں اس زندگی کے سمندر میں بہی جارہی ہوں، تم چاہو تو مجھے نکال سکتے ہو۔ اس دنیا میں کوئی بھی میرا اپنا نہیں ہے، اگر سچ مچ کوئی اپنا ہے تو رام۔ ماں باپ، رشتے دار اور قبیلے والے، سب کو اپنے مطلب سے غرض ہے۔ میرا کے مالک، تم میری اتنی درخواست قبول کرلو کہ اپنے قدموں میں جگہ دے دو۔

فرہنگ:

تھاں ری: تمھاری

سگو: اپنا

(۵۱)

جلدی کَھبر لینا میہرم میری
جل بنا مین مَرے اک چِھن میں
ایوے امرت پاؤ توئے جھیری جھیری
بہت دنوں کا بچھوہ گھڑو ہے
اب تو راکھو نیڑی نیڑی
چکور کو دھیان لگو چندوا سوں
نٹوا کو دھیان لگو ڈوری ڈوری
سنت کو دھیان لگیو رام پیارے
مورکھ کو دھیان لگو میری میری
مَیرا کے پربھو گردھر ناگر
تم پر سُرت میری ٹھیری ٹھیری

❁

ترجمہ:

اے محرم، میری خبر جلدی لینا۔ پانی کے بغیر مچھلی ایک پل میں مر جاتی ہے۔ اسے امرت بھی پلاؤ تو زہر ہے۔ بہت دن سے بھرتے بھرتے میرا ہجر کا پیالہ لبریز ہو گیا ہے۔ اب تو مجھے اپنے قریب رکھو۔ چکور کا دھیان چاند پر لگا رہتا ہے، نٹ کی تمام تر توجہ رسّی

پر رہتی ہے، سنت ہمیشہ رام کے دھیان میں کھویا رہتا ہے اور نادان آدمی ہمیشہ اپنی ہی فکر میں غرق رہتا ہے۔ میرا کا دھیان ہر دم اپنے گردھر ناگر میں لگا رہتا ہے۔

فرہنگ:

میہرم: محرم، شوہر

اَیوے: اس پر

پاؤ: ڈالو

توئے: لوبھی

جھیری جھیری: ادھ مری سی

بچھوہ: جدائی

گھڑو ہے: وارد ہے

نیڑی نیڑی: پاس پاس

چندوا: چاند

نٹ: جو تماشا دکھانے میں رسّی پر چلتا ہے

میری میری: ہر چیز کو اپنی بنانے اور اپنی سمجھنے کا جھل

(۵۲)

موہن لاگت پیارا، رانا جی موہن لاگت پیارا
جن کی کلا سے حالت چالت بولت پران آدھارا
نین کی کلا میں سب جُگ بھولیو، یہ ہی پُرُش ہے نیارا
تم ہی جھوٹے ہم ہی جھوٹے، جھوٹا ہے سب سنسارا
استری پُرُش کے سمبندہ جھوٹے، تو پھوٹھیا ہیا تُمارا
تم ہی کہو اَردھنگا ہماری، ہمکُو لگایو کارا
کوٹِ برھمانڈ میں ویاپیہ رہیو ہے سو نِج وَر ہمارا
سال پیتامبر موتِن کی مالا لئی انگن میں جلایا
چھات تِلک تلسی کی مالا سادھُ سنگ نستارا
میرا بائی کہے پربھو گردھر ناگن شرن بِرد سنبھارا
ہری کے بھجن بِناجے دِن کھوئے دِھک مَنُشا جنُمارا

❁

ترجمہ:

رانا جی، مجھے تو موہن بہت پیارا لگتا ہے۔ جس کی قدرت سے ہر چیز حرکت کرتی ہے، ہماری سانس میں گویائی آتی ہے، جس کی آنکھوں کے اشارے پر تمام کائنات چلتی ہے، وہ شخص عجیب وغریب ہے۔ تم بھی جھوٹے ہو، ہم بھی جھوٹے ہیں، تمام دنیا جھوٹی

ہے۔ عورت اور مرد کا رشتہ جھوٹا ہے۔ اسی لیے تمھارا دل ٹوٹ گیا ہے۔ میرے شوہر، تمھیں بتاؤ، تم مجھے کیوں قید کر کے رکھنا چاہتے ہو؟ میرا شوہر تو وہ ہے جو کروڑوں کائناتوں کے ذرّے ذرّے میں بسا ہوا ہے۔ پیلا کپڑا پہننا، مالا جپنا، جسم پر راکھ ملنا، تِلک لگانا، تلسی کی مالا پھیرنا، سادھوؤں کے ساتھ بیٹھنا، سب بے کار ہے۔ میرا بائی کہتی ہے کہ گردھر کی پناہ میں رہنا سب سے بڑا سہارا ہے۔ اگر تم اپنی تمام عمر خدا کی یاد کیے بغیر بتا دو گے تو تمھارے انسان ہونے پر لعنت ہے۔

فرہنگ:

کلا: فن (یہاں مطلب ہے مایا)

تو پھوٹیا ہیا تمھارا: تو کیا پھوٹے ہیں تمھارے یعنی کیا تمھاری آنکھیں پھوٹی ہیں

اردھانگا: شوہر

ہم کو لگایو کارا: ہمارے کالک لگائی یعنی ہم کو بدنام کیا

کوٹ: کروڑ

ویاپے: ظہور کرے

نج: ہمیشہ

بر: خاوند

نستار: مکتی، نجات

برد: مدح سرائی

دِھک: لعنت

(۵۳)

جو تم توڑو پیا میں نہیں توڑوں
تو سوں پریت توڑ کرشنا کون سنگ جوڑوں
تم بھئے تَرووَر میں بھئی پنکھیا
تم بھئے سرووَر میں تیری مَچھیا
تم بھئے گِروَر میں بھئی چارا
تم بھئے چندا میں بھئی چکورا
تم بھئے موتی پربھو ہم بھئے دھاگا
تم بھئے سونا ہم بھئے سوہاگا
میرا کہے پربھو برج کے باسی
تم مرے ٹھاکر میں تری داسی

❁

ترجمہ:

اگر تم محبت کا یہ رشتہ توڑ دو تو بھی میں یہ رشتہ نہیں توڑوں گی۔ کرشن، تم سے محبت کا رشتہ توڑ کر میں کس سے یہ رشتہ جوڑوں گی۔ تم پیڑ ہو اور میں ایک چڑیا ہوں، تم تالاب ہو اور میں ایک مچھلی، تم پہاڑ ہو اور میں گھاس، تم چاند ہو میں چکور ہوں، تم موتی ہو میں دھاگا ہوں، تم سونا ہو میں سہاگا۔ میرا کہتی ہے کہ برج کے رہنے والے میرے پربھو،

تم میرے ٹھاکر (مالک) ہو، میں تمھاری داسی ہوں۔

فرہنگ:

تروَر: بڑا درخت

پنکھیا: چھوٹی چڑیا

گرور: پہاڑ

چارا: چارا، گھاس

(۵۴)

ہری نام بِنا نر ایسا ہے
دیپک بِنا مندر جیسا ہے
جیسے ششی بِنا رجنی سوہی ہے
جیسے بِنا لُون کی رسوئی ہے
جیسے گرو بِنا کا چیلا ہے
جیسے پُرُش بِنا کی ناری ہے
جیسے پُتر بِنا مہتاری ہے
گنیکا گھر پُتر جہ جیسا ہے
ٹھونٹھر بِنا ور کش بنایا ہے
جیسے سُوم سَنچری مایا ہے
جل بِنا سروَور جیسا ہے

❁

ترجمہ:

ہری کے نام کے بغیر انسان ہی ہے، جیسے بغیر چراغ کا مندر، جیسے بغیر چاند کی رات، جیسے بغیر نمک کا کھانا، جیسے بغیر استاد کا شاگرد، جیسے بغیر مرد کے عورت، جیسے بغیر بیٹے کے ماں، جیسے طوائف کی اولاد۔ وہ انسان ویسا ہی ہے جیسے بِنا تنے کا پیڑ، جیسے کنجوس کا

جمع کیا ہوا پیسہ، جیسے بنا پانی کا تالاب۔

فرہنگ:

ششی: چاند

رجنی: رات

رسوئی: کھانا

گنیکا: طوائف

ٹھوں ٹھر: درخت کا تنا

سوم: شوم

سَنچری: جمع کی ہوئی

مایا: دولت

(۵۵)

دو دن کے مِجمان
بگاڑوں کس سے، دو دِن کے مجمان
اب تم سووَت سیج پلنگ پر
کل تم آؤ گے مسان، بگاڑوں کس سے
مات پتا سُت ناری چھوڑ کے
آکِھر ہوت حیران، بگاڑوں کس سے
راج بھی چل گئے پردھان بھی چل گئے
کُمبھ کرن بلوان، بگاڑوں کس سے
کیٹ پتنگ اور برہما بھی چل گئے
کوئی نہ رہیگو اَوسان، بگاڑوں کس سے
بائی میرا کہے پربھو گردھر ناگُن
رکھ لے تو رام کو دھیان، بگاڑوں کس سے

❄

ترجمہ:

دو دن کے مہمان ہیں، میں کسی سے تعلقات کیوں بگاڑوں؟ دو دن کے مہمان ہیں۔ آج تم سیج اور پلنگ پر سو رہے ہو، کل تم مرگھٹ چلے جاؤ گے، میں کسی سے تعلقات

کیوں بگاڑوں؟ ماں، باپ، بیٹے اور بیوی کو چھوڑ کر آخر کیوں پریشان ہوتے ہو، میں کسی سے تعلقات کیوں بگاڑوں؟ بڑے بڑے راجہ، بڑے بڑے حاکم سب چلے گئے۔ کُمبھ کرن جیسا بہادر بھی چلا گیا۔ میں کسی سے تعلقات کیوں بگاڑوں؟ کیڑے مکوڑے بھی چلے گئے اور برہما بھی چلے گئے۔ کوئی بھی ہمیشہ باقی نہیں رہے گا، میں کسی سے تعلقات کیوں بگاڑوں؟ میرا بائی پربھو گردھر کے گن گاتی ہے اور کہتی ہے کہ تو رام کا دھیان کر، میں کسی سے تعلقات کیوں بگاڑوں؟

فرہنگ:

مجمان: مہمان (معنی معکوس)

کمبھ کرن: چتوڑ کا بہادر، فنکار اور عالم رانا

کیٹ: رینگنے والے کیڑے

پتنگ: اُڑنے والے کیڑے

(۵۶)

کرنا پھکیری پھر کیا دلگیری
سدا مگن میں رہنا جی
کوئی دن گاڑی نے کوئی دن بنگلہ
کوئی دن جنگل بسنا جی
کوئی دن ہستی نے کوئی دن گھوڑا
کوئی دن پاؤں چلنا جی
کوئی دن کھا جانے کوئی دن لاڈو
کوئی دن فاکم فاکا جی
کوئی دن ڈھولیا کوئی دن تلائی
کوئی دن بھوئیں پر لوٹنا جی
میرا کہے پربھو گردھر ناگن
آئے پڑے سو سہنا جی

❊

ترجمہ:

جب فقیری ہی کرنا ہے تو پھر رنج کیا، ہمیشہ مگن رہنا چاہیے۔ کسی دن گاڑی پر سفر میں، کسی دن جھونپڑے میں، کسی دن جنگل میں، کسی دن ہاتھی پر چلنا، کسی دن گھوڑے پر

اور کسی دن پیدل، کسی دن کھاجا اور لڈّو کھانا اور کسی دن فاقہ کر لینا، کسی دن بستر چٹائی، کسی دن زمین پر ہی سونا۔ میرا پربھو گردھر کے گن گاتی ہے اور کہتی ہے جو گزرے اسے برداشت کرنا چاہیے۔

فرہنگ:

ہستی: ہاتھی

فاکم فاکا: فاقہ مستی

ڈھولیا: بستر

تلائی: چٹائی

بھوئیں: زمین

(۵۷)

لگ رہنا لگ رہنا ہری بھجن سے لگ رہنا لگ رہنا
صاحب کا گھر دور ہے رے جیسے لنگی کھجور
چڑھے تے چاکھے پریم رس، پڑے تو چکماچور
کیا بکتر کا پہیرنا رے، کیا ڈھالوں کی اوتھ
شورے پورے کا پار کھا رے، لڑھے گھنی سے جور
کان کٹاری بڑے رے، گرو گووند تلوار
دَھنُش روپی مالا باندھ رے، کَبُ نہ لاگے ہار
ہاڑ چام کی دیہہ بنی رے، نو ناڑی دش کوٹ
میرا کے پربھو گردھر ناگر، لگی مرم کی چوٹ

❁

ترجمہ:

تمام وقت ہری کے بھجن میں مصروف رہنا۔ صاحب (مالک) کا گھر بہت دور ہے جیسے کھجور کا لمبا پیڑ ہوتا ہے۔ جو چڑھ کر اوپر تک پہنچتا ہے وہ محبت کا رس چکھتا ہے۔ جو گرتا ہے وہ چکنا چور ہو جاتا ہے۔ زرہ بکتر پہننا اور ڈھال کی آڑ لینا سب بے کار ہے۔ سچے سورما کو جو پوری طاقت سے لڑتا ہے اسے وہ پہچانتا ہے۔ اگر تو بھگوان کو اپنا ہتھیار سمجھ، جیسے کٹار یا تلوار اور اس کے نام کی مالا کو کمان تصور کر، تو تیری کبھی شکست نہیں ہوگی۔

یہ جسم گوشت پوست کا بنا ہے، اس میں نو نبضیں اور دس چہار دیواریاں ہیں۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر ہیں، اس کے دل پر انھیں کا نقش ہے۔

فرہنگ:

اوتھ: اوٹ، آڑ

شورے پورے: پورا بہادر

پارکھا: قلعے کی چاروں طرف کی خندق

لڑھے: لڑے، جنگ کرے

گھنی: بہت

دھنش روپی: دھنک جیسا

ناڑی: نلی، جسم کی نسیں

کوٹ: قلعہ

(۵۸)

اب تیرو داؤں لگو ہے رے بھج لے سندر شیام
گنکا تارن وِش اودھارن سب کے پورن کام
پربھو بھجن میں نِشِ دن راچی پل پل کروں پرنام
گائے گائے پربھو کوں میں رجھاؤں نرتیہ کرت گھنشیام
میرا کہے پربھو گردھر ناگن چرن کمل نِج دھام

❁

ترجمہ:

اب تجھے موقع ملا ہے تو شیام سندر کرشن کا نام جپ۔ طوائف کو نجات دلانے والے، زہر کو اتارنے والے، وہ سب کا کام پورا کرتے ہیں۔ میں رات دن پربھو کے بھجن میں محو رہتی ہوں اور ہر لمحہ اسی کے آگے سر جھکاتی ہوں۔ میں گا گا کر بھگوان کو رجھاتی ہوں اور گھنشیام کرشن ناچتے ہیں۔ میرا گردھر کے گن گاتی ہے اور کہتی ہے کہ ان کے قدم میرے گھر میں پڑے ہیں۔

فرہنگ:

تارن: نجات دہندہ
دھام: مقام
وش اودھارن: زہر دور کرنے والے

(۵۹)

مری جاوں مایا میلی رے مری جاوں مایا میلی
کوئی بناوے باگ بگیچہ کوئی بناوے حویلی
دھائی دُھوتی دھن بھیلوں کرے کوئی پانچ
پچاس نی تھیلی رے
کیسر ورنا کایا سُندر ماں ہی اُوگی وِش ویلی
میرا کے پربھو گردھر ناگن، پال باندھ پانی پہیلی رے

❄

ترجمہ:

مایا کے پھیر میں دنیا مری جاتی ہے۔ کوئی باغ بغیچے بناتا ہے، کوئی حویلی بناتا ہے، کوئی دوڑ بھاگ کر دولت جمع کرتا ہے، کوئی پانچ پچاس کی تھیلی جوڑتا ہے۔ اس زعفرانی رنگ کے خوبصورت جسم پر کیسی زہریلی بیل اُگی ہے۔ میرا تو اپنے پربھو گردھر کے نام کا بادبان لگا کر پانی میں اتر پڑی ہے۔

فرہنگ:

مایا میلی: دولت میلی چیز ہے
دھائی دُھوتی: دوڑ دھوپ کر

بھیلوں کرے: جمع کرے

کیسرورن: زعفرانی رنگ کی

ماں ہی: (اس) میں ہی

وش ویلی: زہر کی بیل

پال: بادبان

پانی پہیلی: پانی میں پل پڑی، پانی میں گھس گئی

(۶۰)

ہاں رے ہری بسے ہری نا جن ماں
ہاں رے تمے شُوں کرشو جئی بن ماں رے
بَھیکھ دھری نے تمے شیہ بھٹکو چھو
پربھو نتھی بن کے ارنیہ ماں رے
کاشی جاؤ نے تمے گنگا جی نہاؤ
پربھو نتھی پانی پون ماں رے
جوگ کرو نہ بھلے جگن کراؤ
پربھو نتھی ہوم ہَوَن ماں رے
بائی میرا کہے پربھو گردھر ناگر
ہری بسے ہری ناجن ماں رے

❄

ترجمہ:

بھگوان تو اپنے بھگتوں کے من میں رہتا ہے۔تم جنگل میں جا کر کیا کرو گے۔تم بھیس بنا کر کیوں بھٹکتے ہو، بھگوان جنگل میں تو نہیں ہے۔کاشی جا کر تم گنگا میں نہاتے ہو لیکن بھگوان پانی یا ہوا میں تو نہیں رہتا۔تم یوگ اور تپسیا کرتے ہو، ہَون اور یگیہ کراتے ہو، لیکن بھگوان یگیہ اور ہون میں تو نہیں ہے۔میرا بائی کہتی ہے کہ بھگوان تو اپنے بھگتوں

کے من میں رہتا ہے۔

فرہنگ:

ہری ناجن: ہر لوگ

تمے شوں کرشو: تم کیا کرو گے

شیدھ بھٹکو چھو: بے کار بھٹکتے ہو

ارنیہ: جنگل

(٦١)

ست سنگنو رس چاکھ پرانی تُوں تو
ست سنگنو رس چاکھ
پرتھم لاگے تیکھو نے کڑوو پچھی آنبا کیری شاکھ
آرے کایا نو گرو نہ کیجے انتے تھوانی چھے کھاکھ
ہستی نے گھوڑا مال کھجانا کائی نہ آوے ساتھ
ست سنگتھی بے گھڑی ماں مکتی وید
پورے چھ ساکھ
بائی میرا کہے پربھو گردھر ناگر ہری
چرنے چت راکھ

❁

ترجمہ:

اے انسان تو ست سنگ کا رس چکھ۔ پہلے تو یہ کڑوا ضرور لگتا ہے لیکن بعد میں میٹھے آم جیسا مزہ دیتا ہے۔ اپنے اس جسم پر غرور مت کر، یہ اخیر میں خاک ہو جائے گا۔ ہاتھی گھوڑے، مال خزانہ، کچھ بھی تیرے ساتھ نہیں جائے گا۔ دو گھڑی کے ست سنگ میں نجات کا پورا راز معلوم ہو جاتا ہے۔ میرا بائی کہتی ہے کہ تو ہری کے چرنوں سے لَو لگا۔

فرہنگ:

ست سنگ نارس: صحبت صالح کا لطف

پرتھم: پہلے

تیکھو نے کڑوو: مرچ والا اور کڑوا

انبا کیری: آم

شاکھ: شاخ

آرے: اے انسان

کایانو گرو: جسم کا غرور

تھوانی چھے کھاکھ: ہونا ہے خاک

بے گھڑی ماں مکتی: دو گھڑی میں نجات

وید پورے چھے ساکھ: وید شہادت دیتا ہے

چت راکھ: دل رکھ

(۶۲)

ہاں رے میں تو کیدھی چھے ٹھاکر تھالی رے
پدھارو بَن مالی رے بَن مالی
پربھو کنگال تری داسی ہاں رے پربھو
پریم نا چھو تمے پیاسی
داسی نے پُور جو آشی
پربھو ساکر دِراکش کھجوری ماں
ہے نتھی باسُودی کے پوری
مارے ساسو نَندنی سولی
پربھو بھات بھاتنا لاوں میوا تمے
پدھارو باسو دیوا
مارے بُھوَن ماں رجنی رہیوا
ہاں رے میں تو تجی چھے لو کنی شنکا
پریتم کا گھر ہے بنکا
بائی میرا اے دیدھا اُنکا

❋

ترجمہ:

میرے ٹھاکر (دیوتا)، میں نے تھالی پروس دی ہے۔ میرے کرشن، تم آؤ۔ پربھو، تیری

داسی کنگال ہے۔ وہ تیری محبت کی پیاسی ہے، داسی کے من کی مراد پوری کرو۔ پربھو، مٹھاس تو انگور اور کھجور میں ہے، میٹھے پکوانوں میں نہیں۔ مجھے تو ساس اور نند کے طعنے مارے ڈالتے ہیں۔ پربھو، میں طرح طرح کے میوے لائی ہوں۔ واسُدیو (کرشن)، تم آؤ اور میرے گھر پر رات کو رہو۔ میں نے دنیا کا ڈر چھوڑ دیا ہے۔ پریتم کا گھر ہی اچھا ہے۔

فرہنگ:

کیدھی چھے ٹھاکر تھالی: اے ٹھاکر تھالی پروس دی ہے

بن مالی: کرشن

پورجو آشی: پوری کرنا آشا

باسُودی کے پوری: کھیر یا پوری

ساسونندنی سولی: ساس نند کی پھانسی

رجنی رہیوا: رات کو رہنے کے لیے

شنکا: شک (مگر یہاں جھجک کے معنی میں آیا ہے)

اے: یہ

دیدھا: دیا ہوا

(۶۳)

بول ما بول ما بول مارے، رادھا کرشن
وِنا بیجو بول مارے
ساکر شیلڑی نو سواد تجی نے، کڑوو تے
لیمڑو گھول مارے
چندا سورج نوں تیج تجی نے، آگیا سنگاتھے
پریت جوڑ مارے
ہیرا مانیک جیور تجی نے، کتھیر سنگھاتے
مَنی تول مارے
میرا کہے پربھو گردھرنا گر، شریر آپیُوں
سم تول مارے

❄

ترجمہ:

رادھا کرشن کے نام کا جاپ مت چھوڑو، بس یہی کیے جاؤ۔ شیرینی کو چھوڑ کر کڑوے نیم کو گھول کر مت پیو۔ چاند اور سورج کی روشنی سے پیٹھ موڑ کر گھریلو آگ سے ناتا نہ جوڑو۔ ہیرے اور لعل کے زیور چھوڑ کر کانچ کے موتیوں پر مت رجھو۔ میرا کہتی ہے کہ پربھو گردھرنا گر کے سوا، نفسانی خواہشات سے پرہیز کرو۔

فرہنگ:

بنا: کے علاوہ

بیجو بول ما: دوسرا مت بول

شیلڑی: گنا

تجی نے: چھوڑ کر

لیمڑو: نیم

آ گیا سنگا تھے: آگ کے ساتھ

کتھیر: رانگا

آپیوں: دیا

سم تول: برابر تول

(۶۴)

لاگے سوئی جانے ہو، کٹھن لگن دی پِیر
وِپَد پڑے کوئی نِکٹ نہ آوے، سُکھ میں سب کو سِیر
باہر گھاؤ کچھو نہیں دِیسے، روم روم دی پِیر
جن میرا گردھر کے اوپر، سد کے کروں سِریر

❁

ترجمہ:

محبت کا درد جس نے محسوس کیا ہو وہی سمجھ سکتا ہے۔ مصیبت پڑنے پر کوئی پاس نہیں آتا، خوشی میں سبھی شریک رہتے ہیں۔ اس کا زخم باہر سے دکھائی نہیں دیتا لیکن درد ہر جگہ ہوتا ہے۔ میرا کہتی ہے کہ میں اپنا یہ جسم گردھر پر صدقے کرتی ہوں۔

فرہنگ:

وِپد: بپتا، مصیبت
سیر: حصہ
نکٹ: پاس
دی: کی

(۶۵)

سادھو میں ویراگن ہر کی
بھوشن وَستر سبھی ہم تیاگے، کھان پان وِشرانو
اے برج باسی کہت باوری، میں داسی گردھر کی
اُودھو جی تم جاؤ دوارکا، وِپد کہو گوپِین کی
جیسے جل بِن مِین جیوں تڑپے، سو گت
بھئی سَکھین کی
پات پات ورندابن ڈھونڈھیو، ڈھونڈھ
پھری برج گھر کی
آپ تو جائے دوارکا چھائے، پری موٹی وِرَہن کی
میرا کے پربھو گردھر ناگر، داسی رادھاور کی

❁

ترجمہ:

اے نیک لوگو، میں ہری کے ہجر کی ماری ہوئی ہوں۔ گہنے اور کپڑے میں نے سب ترک کردیے ہیں، کھانا پینا بھول گئی ہوں۔ اے برج کے رہنے والو، یہ دیوانی کہتی ہے کہ میں گردھر کی داسی ہوں۔ اودھو، تم دوارکا جا کر گوپیوں کی مصیبتوں کا حال کہنا۔ سکھیوں کا وہی حال ہے جیسے پانی کے بغیر مچھلی تڑپتی ہے۔ میں نے ورندابن کا پتا پتا

اور برج کا ایک ایک گھر ڈھونڈا، پر وہ کہیں نہ ملا۔ خود تو جا کر دوارکا میں بس گئے، یہاں ہجر میں ہمارا برا حال ہے۔ میرا کہتی ہے کہ میرے پربھو تو گردھر ہیں، میں تو کرشن کی داسی ہوں۔

(٦٦)

پربھو جی من مانے جب تار
گہری ندیا ناؤ پرانی کیسے اتروں پار
وید پرانا سب کِچھو دیکھے، انت نہ لاگے بار
میرا کے پربھو گردھر ناگر، نام نِرنَتر سار

❁

ترجمہ:

پربھو! میرا من تو تب مانے جب تم مجھے نجات دلا دو۔ ندی گہری ہے اور ناؤ پرانی ہے، پار کیسے اُتروں؟ وید پران سب دیکھ ڈالے لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ میرا کہتی ہے کہ بھگوان کا نام ہی ہر چیز کا آخری نچوڑ ہے۔

فرہنگ:

تار: تیر جائے پار

نرنتر: ابدی

سار: جوہر، ماحصل

(٦٧)

گوالڑا تھے کائی جانو پیر پرائی
ہاتھ لَکُٹیا کاندھے کمریا، بن بن دھینو چَرائی
چور چور دَدھی ماکھن کھایو، برج کی ناری ستائی
میرا کے پربھو گردھر ناگر، بُچھرَت لاج نہ آئی

❁

ترجمہ:

تم گوالے ہو، تم دوسرے کا درد کیا جانو۔ ہاتھ میں لاٹھی، کندھے پر کمبل، جنگل جنگل گائیں چراتے تھے۔ چرا چرا کر مکھن کھاتے تھے اور برج کی عورتوں کو ستاتے تھے۔ میرا کہتی ہے کہ اس طرح چھوڑ کر چلے جانے میں تمھیں شرم نہیں آئی۔

فرہنگ:

گوالڑا: اے گوالے
چور چور: چرا چرا کر
تھے: تو
ددھی: دہی
لکٹیا: لاٹھی
برج ناری: برج کی عورتیں
کمریا: کملی

(۶۸)

نیہہ سَمُند بچ ناند پری ہیلی
ناہیں لگے بہی جات ہے بیری
ملاحن کرت جھار ندی ہے
آس رہی گووند ہی تیری
لوک لاج کو لنگر ٹوٹ گیو ہے
بوڑت ہوں بن دامن چیری
اب تو پار لگاؤ نہیں پربھو
لوگ ہنسیں گے بجائی ہتھیری
میرا کے پربھو گردھر ناگر
میری سُدھ لیجیو پربھو آئے سویری

❁

ترجمہ:

محبت کے سمندر میں میری ناؤ پڑی ہے۔ وقت گزرتا جاتا ہے لیکن وہ کنارے نہیں لگتی۔ ملاحوں کا کہنا ہے کہ ندی کا بہاؤ بہت تیز ہے۔ اب گووند، تیرا ہی سہارا ہے۔ شرم حیا کا لنگر ٹوٹ گیا ہے، تیری یہ بے دام کی داسی ڈوب رہی ہے۔ پربھو، اب تو مجھے پار لگا

دو، نہیں تو لوگ تالیاں بجا بجا کر ہنسیں گے۔ میرا اپنے پربھو گردھر سے کہتی ہے، تم جلدی آ کر میری خبر لینا۔

فرہنگ:

نیہہ: محبت

ناند: ناؤ

بہی جات: بہہ جاتے میں

بیری: وقت

ملاحن کرت: ملاح کرتے ہیں

جھار: دھار، بہاؤ

بجائے ہتھیری: تالی بجا کر

سویری: جلدی

(۶۹)

جوگیا ری پریت ڑی دُکھڑا ری مُول
ہِل مِل بات بناوت میٹھی پیچھے جاوت بھول
توڑت جیج کرت نہیں سجنی، جیسے چنبیلی کے پھول
میرا کہے پربھو تُمھرے درس بن لگت ہوڑا میں سُول

❁

ترجمہ:

اے جوگی! محبت تکلیف کی جڑ ہے۔ شروع میں تو ہل مل کر بڑی میٹھی میٹھی باتیں بناتے ہیں، پھر بھول جاتے ہیں۔ اس تعلق کو اُتنی ہی آسانی سے توڑ دیتے ہیں جیسے چمیلی کا پھول۔ میرا کہتی ہے کہ پربھو، تمھارے دیدار کے بغیر دل میں کانٹے سے چبھتے ہیں۔

فرہنگ:

مُول: جڑ، بیخ
جیج: دیر
ہوڑا: دل

(۷۰)

اب نہیں مانوں رانا تھاری، میں بر پایو گردھاری
منی کپور کی ایک گتی ہے، کوؤ کہو ہجاری
کنکر کنچن ایک گتی ہے، گنج مرچ اک ساری
انڑ دھنی کو سرنو لینی، ہاتھ سُمِرنی دھاری
جوگ کیو جب کیا دلگیری، گورو پایا نِج بھاری
سادھو سنگت ماں دل راجی، بھئی کُٹمب سے نیاری
کروڑ بار سمجھاؤ مُو کوں، چالوں گی بُدھ مھاری
رتن جَڑِت کا ٹوپا سر پہ، ہار کنٹھ کو بھاری
چرن گھونگھرو گھسَت پڑت ہے مھے کراں
سیام سوں یاری
لاج سَرَم سب ہی میں ڈاری، یو تن چرن اَدھاری
میرا کے پربھو گردھر ناگر، جھک مارو سنساری

❋

ترجمہ:

رانا، اب میں تمھاری بات نہیں مانوں گی، مجھے تو گردھاری جیسا شوہر مل گیا ہے۔ ہیرے اور کافور کا ایک ہی انجام ہے۔ کوئی لاکھ کچھ کہے، پتھر اور سونے کا ایک انجام

ہے۔ مٹھائی اور مرچ ایک ہی جیسے ہیں۔ میں تو بے شمار دولت والے کی پناہ میں چلی گئی ہوں۔ ہاتھ میں میں نے مالا لے لی ہے۔ میں نے بڑی تکلیفیں اُٹھائی ہیں، تب مجھے اتنا بڑا گرو ملا ہے۔ سادھوؤں کے ساتھ میرا دل خوش رہتا ہے، اسی لیے میں اپنے رشتے داروں سے الگ ہوگئی ہوں۔ کوئی مجھے لاکھ سمجھائے لیکن میں اپنی عقل کے مطابق ہی چلوں گی۔ سر پر ہیرے جواہرات سے جڑا تاج پہننے سے کیا فائدہ؟ ہار گلے کو بھاری لگتا ہے۔ گھنگھرو سے میرے پیر چھلتے ہیں۔ میں تو شیام سے عشق کرتی ہوں۔ شرم و حیا سب چھوڑ کر میں نے اس کے قدموں کا سہارا لیا ہے۔ میرا کہتی ہے میرے پربھو تو گردھر ہیں، باقی دنیا جھک مارتی ہے۔

فرہنگ:

منی: ہیرا

کپور: کافور

گتی: انجام، حالت

کہی ہجراری: ہزار (کچھ) کہو

کنچن: سونا

گنج: گھونگچی (جسے سنار وزن کرنے میں استعمال کرتے ہیں)

اک ساری: ایک طرح کے

انڑدھنی: بہت بڑا دولت مند

کوسرنو لینی: کی پناہ میں گئی

سمرنی: مالا

دھاری: لے لی

نیاری: بے تعلق

چالوں گی بدھ مھاری: اپنی رائے پر چلوں گی

رتن جڑت کا ٹوپا: جڑا ہوا فقیری کا ٹوپ

کنٹھ : گلا

چرن گھنگرو: پاؤں کے گھنگرو

گھست پرت ہیں: گھستے ہوے پڑتے ہیں

مھے : میں

ڈاری: پھینک دی

چرن آدھاری: چرنوں کے سہارے ہے

جھک ماروسنساری: سنسار نے جھک ماری

(۷۱)

ہری بِن کُون گتی میری
تم میرے پرتی کُول کہیے میں راوری چیری
آدی انت نج ناؤں تیرو ہِیا میں پھیری
بیری بیری پُکار کہوں پربھو آرتی ہے تیری
یو سنسار وِکار ساگر بیچ میں گھیری
ناؤ پھاٹی پربھو پالی باندھو بُوڑت ہے بیری
وِرہنی پِیو کی باٹ جووے راکھ لیو نیری
داسی میرا رام رٹن ہے میں سرن ہوں تیری

❊

ترجمہ:

ہری کے بغیر میرا کیا حال ہے۔تم میرے خلاف کچھ کہو، میں تو اپنے راؤ (راجہ) کی غلام ہوں۔شروع سے آخر تک میں ہمیشہ تیرا ہی نام رٹتی ہوں۔ میں بار بار پکار کر کہتی ہوں کہ پربھو میں تجھ پر قربان ہوں۔ یہ دنیا برائیوں کا سمندر ہے جس کے بیچ میں مَیں گھری ہوئی ہوں۔ میری ناؤ ٹوٹی ہوئی ہے، پربھو،تم اس میں بادبان لگا دو،نہیں تو میں ڈوب جاؤں گی۔ ہجر کی ماری مَیں اپنے پیا کا راستہ دیکھتی ہوں،تم مجھے اپنے پاس رکھ لو۔ داسی میرا رام کا نام رٹتی ہے اور کہتی ہے کہ میں تیری پناہ میں ہوں۔

فرہنگ:

راوری: راجہ کی (کرشن کی)

آدی: شروع

انت: آخر

نج: ہمیشہ

ناؤں تیرو ہیا میں پھیری: دل میں تیرے نام کا ورد کیا

بیری بیری: بار بار

وکار: خرابی

گھیری: پھنسی

بوڑن ہے بیری: ڈوبنے کا وقت

راکھ لیو نیری: پاس رکھ لیا

(۷۲)

ہری میرے جیون پران اَدھار
اور آسرو ناہیں تم بن تینُوں لوک منجھار
آپ بنا موہے کُچھ نہ سُہاوے نِرکھاں سب سنسار
میرا کہے میں داسی راوری دیجیو متی وِسار

❁

ترجمہ:

ہری، تم میری زندگی کے سہارے ہو۔ تینوں عالموں کے بیچ میرا اور کوئی سہارا نہیں ہے۔ میں نے تمام دنیا دیکھ لی، تمھارے بغیر مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ میرا کہتی ہے میں تو راؤ کی غلام ہوں، یہ بات بھول مت جانا۔

فرہنگ:

پران اَدھار: جان کے سہارے
تم بن: تمھارے علاوہ
منجھار: کھوج کر
نرکھاں: دیکھا
وِسار: بھولنا

(۷۳)

ہمرو پرنام بانکے بہاری کو
مور مُکٹ ماتھے تلک براجے کنڈل اَلکا کاری کو
اَدھر مدُھر پر بنسی بجاوے ریجھ رِجھاوے
رادھا پیاری کو
یہ چَھبِ دیکھ مگن بھئی میرا، موہن
گِرودھاری کو

❁

ترجمہ:

بانکے بہاری کرشن کو میرا سلام، جس کے سر پر مور پنکھ کا تاج اور تلک ہے اور سیاہ زلفوں میں کنڈل چمکتا ہے۔ جس کے ہونٹوں پر بانسری کی میٹھی تان ہے اور اس سے رادھا کو رجھاتا ہے۔ یہ حسن دیکھ کر میرا گردھاری موہن پر لٹو ہوگئی ہے۔

فرہنگ:

الکاکاری: چمکدار کام
مگن بھئی: خوش ہوئی
چَھب: ادا

(۷۴)

تنک ہری چِتوو ہمری اور
ہم چِتوَت تم چِتوَت ناہیں دل کے بڑے کٹھور
میرے آسا چتونی تمرو اور نہ دوجی دور
تم سے ہم کوں ایک ہو جی ہم سی لاکھ کرور
اُو بھی ٹھاڑی اَرَج کرت ہو اَرَج کرت بھَیو بھور
میرا کے پربھو ہری اَبناسی دیسیوں پران اکور

❁

ترجمہ:

ہری، ذرا میری طرف دیکھو۔ میں تمھیں دیکھتی ہوں لیکن تم مجھے نہیں دیکھتے، تمھارا دل کتنا سخت ہے۔ تمھیں دیکھنا ہی میرا واحد سہارا ہے اور کوئی ڈور میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ میں کب سے کھڑی تم سے عرض کر رہی ہوں، عرض کرتے کرتے صبح ہوگئی ہے۔ میرا اپنے لازوال پربھو ہری سے کہتی ہے کہ وہ اپنی جان ان کی نذر کرتی ہے۔

فرہنگ:

چتون: نظر
اوبھی ٹھاڑھی: کھڑی کھڑی
دور: ڈور یعنی آسرا
بھور: سویرا

(۷۵)

میرو من باسی گو گردھر لال ہوں
مور مُکٹ پیتامبر ہو گل بئے جینتی مال
گؤوَن کے سنگ ڈولت ہو جَسومَتی کے لال
کالِندی کے تیر ہو کانھا گؤواں چرائے
سیتل کدم کی چھیّاں ہو مُرلی بجائے
جَسومُتی کے دُوَرواں ہو گوالن سب جائے
بَرجھُو آپن دُھلروا ہو ہم سوں اَرُجھائے
برندابن کریڑا کرے ہو گوپِن کے ساتھ
سُر نر مُنی من موہے ہو ٹھاکر جُد ناتھ
اِندر کوپ گھن بر کھو موسل جل دھار
بُوڑت برج کو راکھے ہو موے پران اَدھار
میرا کے پربھو گردھر ہو سنیے چِت لائے
تُمھرے درس کی بھوکی ہو موہی کچھ نہ سُہائے

❁

ترجمہ:

میرا دل تو کرشن سے لگ گیا ہے۔ سر پر مور پنکھ کا تاج لگائے، پیلا لباس پہنے اور گلے

میں وجینتی مالا ڈالے، یشودا کا بیٹا گایوں کے ساتھ گھومتا پھرتا ہے۔ کنہیا کالندی کے کنارے گائیں چراتے ہیں اور کدام کے پیڑ کے نیچے بانسری بجاتے ہیں۔ سب گوالنیں یشودا کے گھر جا کر شکایت کرتی ہے کہ آپ کا دُلارا بیٹا زبردستی آ کر ہم سے الجھتا ہے۔ ورندابن میں جب کرشن گوپیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں تو دیوتا، انسان اور رشی منی سبھی کو موہ لیتے ہیں۔ اِندر نے جب غصہ ہو کر موسلا دھار بارش کرائی تھی تو سیلاب میں ڈوبتے ہوئے برج کو میرے کرشن نے ہی بچایا۔ میرا اپنے پربھو گردھر سے کہتی ہے کہ میری بات توجہ کے ساتھ سنو، میں تمھارے دیدار کی بھوکی ہوں، مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔

فرہنگ:

باسی گو: بس گیا

گردھر لال سوں: گردھر سے

سیتل: ٹھنڈی

دُوَرواں: دروازے پر

برجھو: منع کرو

سُر: دیوتا

نر: آدمی

موسل جل دھار: موسلا دھار پانی

چت لائے: توجہ سے

(۷۶)

یا موہن کے میں روپ لُبھانی
سندر بدن کمل دل لوچن بانکی چتون
مندر مُسکانی
جمُنا کے نیرے تیرے دھینو چراوے
بنسی میں گاوے میٹھی بانی
تن من دھن گردھر پر واروں چرن کنول
میرا لپٹانی

❁

ترجمہ:

میں موہن کے روپ پر ریجھ گئی ہوں۔ خوبصورت چہرہ، کمل کی پتی جیسی آنکھیں، بانکی چتون اور ہلکی سی مسکراہٹ۔ جمنا کے کنارے گائیں چراتا ہے اور بانسری پر میٹھی تان سناتا ہے۔ جسم و جان اور تمام دھن دولت اس پر قربان ہے۔ میرا گردھر کے چرن کمل قدموں سے لپٹی ہے۔

فرہنگ:

یا: اِس

لوچن: آنکھ

مندمسکانی: ہلکی مسکراہٹ

جمنا کے نیر تیر: جمنا جل کے پاس

دھینو: گائیں

میٹھی بانی: میٹھی آواز

(۷۷)

نِپٹ بنکٹ چَھوِی اٹکے
میرے نینا نِپٹ بنکٹ چھوی اٹکے
دیکھت روپ مدن موہن کو پِیَت مِیُو کَھن مٹکے
بارِج بھوان الك ٹیڑھی کری مُرلی ٹیڑھی
پاگ لر لٹکے
میرا کے پربھو کے روپ لبھانی گردھر ناگر نَٹ کے

❊

ترجمہ:

نہایت بانکے حُسن سے آنکھیں اٹکی ہیں۔ میری آنکھیں نہایت بانکے حُسن سے اٹکی ہیں۔ مدن موہن کا حسن دیکھ کر مست مور کی طرح مٹکتی ہیں۔ دھنک جیسے خم دار ابرو، گھنگرالی زلفیں، ہونٹوں پر ترچھی بانسری اور پگڑی کا سِرا لٹکتا ہوا۔ میرا اپنے پربھو گردھر ناگر کے شوخ حُسن پر ریجھ گئی ہے۔

فرہنگ:

نپٹ: نری
بنکٹ: بانکی، کج

پیت: پیتے ہوے

میوکھن: مور

بارج: کمل

الک ٹیڑھی: زلف خمدار

پاگ لر لٹکے: پگڑی کا سرا لٹکے

لبھانی: فریفتہ ہوئی

نٹ: ناچنے والا

(۷۸)

جب سے مونہی نند نندن دِرِشٹی پڑیو جائی
تب سے پرلوك لوك كچھو نه سوہائی
مورَن كی چندر كلا سیس مُكٹ سو ہے
كیسر كو تِلك بھال تین لوك موہے
كنڈل كی الك جھلك كپولن پر چھائی
منو مِین سروَر تجی مكر چتون میں ٹونا
كھنجن اَرُ مَدُھپ مِین بھولے مِرگ چَھونا
سنُدر اتی ناسِكا سُگریو تین ریكھا
نٹ ور پربھو بھیش دھرے روپ اتی وِسیكھا
اَدھر بِمب اَرُون نین مدھر مند ہانسی
بسن دمك داڑِم دُتی چمكے چپلاسی
چُھدر گھنٹ كنكنی انوپ دُھنی سوہائی
گردھر كے انگ انگ میرا بَلی جائی

❁

ترجمہ:

جب سے نند کے بیٹے کرشن پر میری نظر پڑی ہے تب سے مجھے دونوں عالم میں کچھ بھی

اچھا نہیں لگتا۔ سر پر مور پنکھ کا چاند جیسا حسین تاج سجا ہوا ہے اور ماتھے پر کیسر کا تلک تینوں عالم کو لبھا لیتا ہے۔ کانوں کے کنڈل کی جھلک گالوں کو منور کر رہی ہے جیسے کوئی مچھلی تالاب کو چھوڑ کر مگر سے ملنے آئی ہو۔ خمدار ابرو، ماتھے پر تلک، چتون میں جادو ایسا کہ کھنجن جیسی چڑیا اور بھنورے اور مچھلیاں اور ہرن کے بچے بھی رشک کریں۔ بے حد خوبصورت ناک اور حسین گردن میں تین لڑی کا ہار۔ ناچنے والے پربھو کا یہ رنگ روپ سب سے نرالا ہے۔ کندور کے پھل جیسے سرخ ہونٹ، گلابی آنکھیں اور ہلکی ہلکی میٹھی مسکراہٹ، انار کے دانوں جیسے دانتوں کی چمک بجلی جیسی ہے۔ کمر میں کردھنی کی چھوٹی چھوٹی گھنٹیوں کی کھن کھن کرتی آواز بڑی پیاری ہے۔ میرا تو گردھر کے انگ انگ پر قربان جاتی ہے۔

فرہنگ:

نندنندن: نند کے بیٹے

درشٹی: نظر

سیس: سر

مکٹ: تاج کی شکل کی ٹوپی

کنڈل: کان کا ایک زیور

الک جھلک: چمک دمک

کپولن: گالوں پر

مکر: گھڑیال (کرشن کے کنڈل گھڑیال کی شکل کے تھے۔ خود میرا نے ایک جگہ ان کی ''مکرا کرتی'' کہا ہے۔)

کٹل: ٹیڑھی

بھرکٹی: ابرو

چتون میں ٹونا: نظر میں جادو

کھنجن: ایک چڑیا

مدھُوپ: بھونرا

مرگ چھونا: ہرن کا بچہ

ناسکا: ناگ

سگریو: گردن

وِسیکھا: خاص

اَدھر: نیچے کا ہونٹ

بمب: گلابی

ارون: لال

مدھر مند ہانسی: میٹھی ہلکی ہنسی

بسن دمک: کپڑوں کی دمک

داڑم دتی: انار دانے جیسے دانت

چپلاسی: کوندھا سا

چھدر: چھوٹی

گھنٹ: گھنٹیاں

کنکنی انوپ دھنی: چھن چھن کی کرسی میٹھی آواز

بلی: صدقے

(۷۹)

آلی ری میرے نیناں بان پڑی
چِت چڑھی مرے مادھوری مورت اُربچ آن پڑی
کب کی ٹھاڑی پنتھ نِہاروں اپنے بھون کھڑی
کیسے پران پِیا بِن راکھوں جیون مُور جڑی
میرا گردھر ہاتھ بکانی لوگ کہیں بگڑی

❁

ترجمہ:

سکھی میرے تو نینوں کا تیر لگ گیا ہے۔ بہت پریشان ہوں کہ میرے دل میں ایک بے حد حسین مُورت بس گئی ہے۔ میں اپنے گھر پر کھڑی کب سے راہ دیکھ رہی ہوں۔ اپنے محبوب کے بغیر میں اپنی زندگی کی جڑ کو کیسے جمائے رکھوں۔ میرا گردھر کے ہاتھ بِک گئی ہے، لوگ کہتے ہیں کہ بگڑ گئی ہے۔

فرہنگ:

چِت: خیال　　اُر: سینہ

جیون مُور جڑی: زندگی کی جڑی بوٹی یعنی زندگی

(۸۰)

اَس پیا جان نہ دیجے ہو
تن من دھن کری وارنے ہر دے دھری لیجے ہو
آؤ سکھی مکھ دیکھیے نیناں رس پیجے ہو
جِہی جِہی بِدھی ریجھے ہری سوئی بِدھی کیجے ہو
سُندر سیام سُہاونا دیکھیاں جیجے ہو
میرا کے پربھو رام جی بڑ بھاگن ریجھے ہو

❁

ترجمہ:

ایسے پیا کو جانے نہ دیجے۔ تن من دھن سب کچھ قربان کر کے اسے دل میں بسا لیجے۔ آؤ سکھی اس کی صورت دیکھیں اور آنکھوں سے رس پییں۔ جس جس ترکیب سے ہری خوش ہوں وہ سب کریں۔ سندر شیام کے حسن کو دیکھ کر ہی جان پڑ جاتی ہے۔ وہ بہت ہی خوش نصیب ہوتا ہے جس پر میرا کے پربھو خوش ہوتے ہیں۔

فرہنگ:

کروارنے: صدقے کر کے
دیکھاں جیجے: دیکھ کر جییں
ہردے دھر لیجے: دل میں رکھ لیجیے
بڑ بھاگن: خوش قسمت

(۸۱)

میں تو سانورے کے رنگ رانچی
ساجی سنگھار باندھی پگ گھنگرو لوک لاج تَجی ناچی
گئی کُتمی لئی سادھو کی سنگتی بھگت روپ بھئی سانچی
گائے گائے ہری کے گُن نِس دن کال دھیان سے بانچی
اُن بِن سب جگ کھارو لاگت اور بات سب کانچی
میرا شری گردھرن لال سُوں بھگتی رسیلی جانچی

❄

ترجمہ:

میں تو سانورے کے رنگ میں رچ گئی۔ پورے سازسنگار کے ساتھ، پیروں میں گھنگھرو باندھ کر اور شرم و حیا چھوڑ کر میں ناچی۔ غلط خیالات دور ہوے، سادھوؤں کے ساتھ رہ کر میں سچی بھگت بن گئی۔ ہری کے گن گا گا کر میں رات دن موت کے تصور سے بچ گئی۔ ان کے بغیر ساری دنیا بے مزہ اور ہر بات کچی لگتی ہے۔ میرا کہتی ہے کہ میں نے اپنے تجربے سے گردھرلال کی بھگتی میں ہی رس پایا ہے۔

فرہنگ:

ساج سنگار: سنگار کر کے
کومتی: برے خیال
کال: موت، زماں

(۸۲)

میں گردھر رنگ راتی سیّاں،
میں گردھر رنگ راتی
پَچ رنگ چولا پہر سکھی میں جِھرمِت
کھیلن جاتی
او جِھرمِت ما مِلیو سانورو کھول ملی تن گاتی
جنکا پیا پردیس بَسَت ہے لکھ لکھ بھیجے پاتی
میرا پیا مرے ہِیا بَسَت ہے نا کہُوں آتی جاتی
چندا جائے گا سورج جائے گا جائے گی
دھرنی اَکاسی
پون پانی دونوں ہی جائیں گے اٹل رہے اَوِناشی
مُرت نِرت کا دِولو سنجولے مَنسا کی کر لی باتی
اگم دھانی کو تیل بنایو بال رہی دن راتی
اور سکھی مَد پی پی ماتی میں بِن پِیاں ہی ماتی
پریم بھٹی کو میں مد پیو، چھکی پھروں دن راتی
جاؤں نہ پیہر جاؤں نہ ساسر

ہری سُوں سین لگاتی

میرا کے پربھو گردھرنا گر ہری چرنا چِت لاتی

❁

ترجمہ:

میں گردھر کے ساتھ کھیلی، سیاں، میں گردھر کے ساتھ کھیلی۔ پانچ رنگ (حواس) کا لباس پہن کر میں آنکھ مچولی کھیلنے گئی۔ وہاں مجھے کرشن مل گئے اور میں ان سے دل کھول کر تمام پردے ہٹا کر ملی۔ جن کے پیا پردیس میں رہتے ہیں وہ اسے خط لکھ لکھ کر بھیجتی ہیں۔ میرا پیا تو میرے دل میں رہتا ہے میں کہیں نہیں آتی جاتی۔ یہ چاند سورج، زمین آسمان سب مٹ جائیں گے، پانی ہوا سب فنا ہو جائیں گے، صرف وہ لازوال قائم رہے گا۔ سُرت نِرت کے چراغ میں دھیان کی بتّی لگا کر اگم (لامحدود) کی گھانی کے تیل سے مَیں اس چراغ کو روشن رکھتی ہوں۔ میری دوسری سکھیاں تو شراب پی کر مست رہتی ہیں، میں بغیر پیے ہی مست ہوں۔ میں نے محبت کی بھٹی کی شراب پی ہے، دن رات سرشار رہتی ہوں۔ نہ میں مائکے جاتی ہوں نہ سسرال، ہری کو دیکھتی رہتی ہوں۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر ہیں، وہ ہری کے قدموں سے ہی دل لگاتی ہے۔

فرہنگ:

سنگ: ساتھ

راتی: کھیلی

پنچ رنگ چولا: پانچ رنگ یعنی حواسِ خمسہ رکھنے والا جسم

جھرمت: جھاڑی

تن گانتی: تن کی گرہیں

دھرنی: زمین

اکاسی: آسمان

اوناشی: غیر فانی

مورت: صورت

نرت: دھیان

دیولو: چراغ

سنجولے: جلائے ہوے

منسا: دل

اگم: ناقابلِ عبور

گھانی: کولھو کا گھان

بال رہی: جلا رہی ہوں

بھٹی: بھٹی

مد: شراب

پیہر: مائکہ

ساسر: سسرال

سین: لَو، دھیان

چت: دل

(۸۳)

بڑے گھر تالی لاگی رے مھارا من ری اُنارتھ بھاگی رے
چھیلریے مھارو چت نہیں رے ڈابریے کُن جاو
گنگا جمنا سُوں کام نہیں رے میں تو جائے ملوں دَریاو
ہالیاں مولیاں سُوں کام نہیں رے سیکھ نہیں سِردار
کام داراں سُوں کام نہیں رے میں توجاب کروں دربار
کاچ کتھی سُوں کام نہیں رے لاہا چڑھے سِربھار
سونا روپا سُوں کام نہیں رے مھارے ہینا رو بیوپار
بھاگ ہمارے جاگیو رے بھیو سمند سُوں سِیر
امرت پیالہ جھاڑِ کے کُن پیپے کڑوے نِیر
پیپا کوں پربھو پرچا دینھو دیا رے کھجینا پور
میرا کے پربھو گردھر ناگر دھنی ملیا چھے ہجور

❁

ترجمہ:

بڑے گھر میں قفل لگا ہے (مقامِ حق ناپید ہے) مگر میرا دل اس کی جستجو میں ہے۔ میرے دل میں کوئی چھل کپٹ نہیں ہے۔ میں نہانے کیوں جاؤں، مجھے گنگا جمنا سے کیا مطلب، میں تو جا کر سمندر سے مل جاؤں گی۔ عملے والوں کا کام نہیں ہے، میں تو خود

دربار میں پہنچ سکتی ہوں۔ آئینے کا کام نہیں (سنگار کی فرصت کہاں) یہاں تو سر پر آرا چلتا ہے۔ مجھے سونے چاندی سے کیا کام، میرا تو حنا کا بیوپار ہے۔ میری قسمت جاگ اُٹھی کہ ساگر سے مل کر ایک ہوگئی۔ امرت کا پیالہ چھوڑ کر کڑوا پانی کون پیتا ہے۔ پیپا (سنت) کو پربھو نے اپنے زمانے کا پورا خزانہ دے دیا۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، جی حضور اب تو دھنی مل گیا ہے۔

فرہنگ:

اُنارتھ: اسی طرف

چھیلریے: فریب دیں

ڈابریے: تالاب

ہالیاں مولیاں: اہالی وموالی

سیکھ نہیں سردار: سردار کا حکم مت لے

کامداراں: عملے والے

جاب کروں دربار: دربار میں ورود کرتی ہوں

کاچ: بھیس بنانا

کتھی: کتھری، گدڑی

لاہا: آرا

ہینارو: حنا یعنی مہندی کا

بھیو سمندر سوں سیر: سمندر سے ایک ہوگیا

پیپا: ایک بھگت کا نام

(۸۴)

ری میرے پار نِکس گیا، ست گرو ماریا تیر
بِرَہ بھال لا گی اُر اندر، ویا کُل بَھیا سرِیر
اِت اُت چِت چلے نہیں کبھوں ڈاری پریم جنجیر
کے جانے میرو پریتم پیارو اور نہ جانے پِیر
کہا کروں مرا بس نہیں سجنی نین جھرت دوؤ نِیر
میرا کہے پربھو تم ملیاں بِن پران دَھرت نہیں دِھیر

❄

ترجمہ:

ست گرو نے جو تیر مارا تھا وہ میرے دل کے پار نکل گیا۔ ہجر کا زخم میرے دل میں لگا ہے جس سے میرا تمام جسم بے قرار ہے۔ جب سے من میں پریم کی زنجیر ڈالی ہے وہ اِدھر اُدھر نہیں بھٹکتا۔ میرا درد میرا پریتم جانتا ہے، اور کوئی نہیں جانتا۔ اے سکھی میں کیا کروں، میں لاچار ہوں۔ آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ میرا کہتی ہے، پربھو تم سے ملے بغیر میرے دل کو قرار نہیں آتا۔

فرہنگ:

مال: شہد کی مکھی
کے: بس، صرف

(۸۵)

بھر ماری رے باناں میرے ست گرو بِرَہ لگائے کے
پاوَن پَنگا کانن بِہرا سُوجھت ناہیں نینا
کھڑی کھڑی رے پنتھ نہاروں مَرم نہ کوئی جانا
ست گرو اوشدھ ایسی دِینھی رُوم رُوم بھئی چَینا
ست گرو جسیا بَید نہ کوئی، پوچھو بَید پرانا
میرا کے پربھو گردھر ناگر امر لوک میں رہنا

❄

ترجمہ:

ست گرو نے ہجر کا روگ لگا تیرا مارا ہے۔ پیروں سے لنگڑا اور کانوں سے بہرا کر دیا ہے اور آنکھوں سے اندھا۔ میں کھڑی راستہ دیکھتی ہوں، میرے دل کی بات کوئی نہیں جانتا۔ ست گرو نے ہی ایسی دوا دی کہ مکمل آرام ہو گیا۔ ست گرو جیسا کوئی حکیم نہیں ہے، یہ بات وید اور پران میں لکھی ہے۔ میرا کے پربھو تو گردھر ناگر ہیں، اسے امر لوک میں رہنا ہے۔

فرہنگ:

مرم: راز
جسیا: جیسا
اوشدھ: دوا

(۸۶)

میں نے نام رتن دھن پایو
بست امولک دی میرے ست گرو کری کرپا اپنایو
جنم جنم کی پونجی پائی جگ میں سَوے کھووایو
کھرچے نہیں کوئی چور نہ لیوے،
دن دن بڑھت سوایو
سَت کی ناؤ کھیوٹیا ست گرو، بھو ساگر تری آیو
میرا کے پربھو گردھر ناگر ہَر کھی ہَر کھی
جَس گایو

❄

ترجمہ:

مجھے رام نام کی دولت مل گئی۔ میرے ست گرو نے مہربانی کر کے مجھے اپنا لیا اور مجھے انمول چیز دے دی۔ میں نے ساری دنیا کو کھو کر بھی جنم جنم کی دولت پالی۔ یہ دولت نہ خرچ ہوتی ہے نہ اسے چور لے جاتے ہیں۔ یہ دن بدن بڑھتی رہتی ہے۔ سچائی کی ناؤ اور ست گرو اسے کھینے والا، زندگی کا سمندر پار ہو گیا۔ میرا خوش ہو ہو کر ان کے گن گاتی ہے۔

فرہنگ:

نام رتن: جوہرِ اسم

بست: چیز

امولک: انمول

کھووایو: ضائع کروادیا

کھیوٹیا: ملاح

ہرکھ ہرکھ: خوش ہوکر

جَس: مدح

(۸۷)

لگی موہے رام کُھماری ہو
رم جھم برسے مینہڑا بِھیجے تن ساری ہو
چَہوں دِس چمکے دامِنی، گرجے گھن بھاری ہو
ست گرو بھید بتائیا کھولی بَھرَم کِواری ہو
سب گھٹ دِیسے آتما سب ہی سوں نیاری ہو
دیپک جوؤں گیان کا، چڑھوں اگم اٹاری ہو
میرا داسی رام کی امرت بلہاری ہو

❊

ترجمہ:

میں رام کے نشے میں چور ہوں۔ رم جھم پانی برستا ہے اور میرا تمام جسم اور ساڑی اس میں بھیگ گئی ہے۔ چاروں طرف بجلی چمکتی ہے اور زور سے بادل گرجتے ہیں۔ ست گرو نے مغالطے کے تمام بند دروازوں کو کھول کر اصلی راز کی بات بتادی۔ روح ہر جسم میں دکھائی دیتی ہے، پھر بھی سب سے جدا رہتی ہے۔ میں عرفان کا نور دیکھ کر لامحدود (اگم) کی اٹاری پر چڑھ جاتی ہوں۔ میرا کہتی ہے کہ رام کے امرت کی بلہاری ہے۔

فرہنگ:

رام گُھماری: رام کی محبت کا خمار

مینہڑا: بادل

بھرم کواری: شک کی کھڑکی یا دروازے

امرت: آبِ حیات

(۸۸)

میرا من مانی سُرت سَیل اسمانی
جب جب سُرت لگے واگھر کی، پل پل نینن پانی
جیوں ہیے پیر تیر سم سالت کسک کسک کسکانی
رات دِوَس موہے نیند نہ آوت، بھاوے اَنّ نہ پانی
ایسی پیر بِرہ تن بھیتر جاگت رین بِہانی
ایسا بَید مَلے کوئی بھیدی دیس بِدیس پِچھانی
تاسوں پیر کہوں تن کیری پھر نہیں بَھرموں کھانی
کھوجت پھروں بھید وا گھر کو، کوئی نہ کرت بکھانی
ریداس سنت ملے موہی ست گرو دینھی سُرت سہدانی
میں ملی جائے پائے پیا اپنا تب موری پیر بُجھانی
میرا کھاک کھلک سر ڈاری میں اپنا گھر جانی

❁

ترجمہ:

میرا کا دل جانتا ہے کہ روحانی شعور کا پہاڑ آسمانی رنگ کا ہے۔ جب جب اس گھر کی یاد آتی ہے آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے۔ دل کی کسک چُبھے ہوئے تیر کی طرح ہوتی ہے اور بار بار یہ کسک محسوس ہوتی ہے۔ رات دن نیند نہیں آتی، کھانا اچھا لگتا ہے اور نہ

پانی۔ جدائی کا درد تن میں اس طرح رچ بس گیا ہے کہ جاگتے رات کٹتی ہے۔ کوئی ایسا وید ملے اور کوئی ایسا رازداں ملے جو تمام عالم کی سیاحت کر چکا ہو، جس سے اپنے بدن کی کسک کہوں تو کسی طرح کا شک نہ رہ جائے۔ اُس گھر کی اُس راز کی جستجو کرتی ہوں جس کی بابت کوئی ذکر تک نہیں کرتا۔ ریداس جیسے فاضل گرو ملے جنھوں نے مجھے روحانی شعور دان دیا، تب میں اپنے پریتم (ساجن) کے قدموں میں جا پڑی۔ پھر کہیں جا کر میرا کے درد کی آگ بجھی۔ میرا نے تمام خلق پر خاک ڈال دی تب کہیں اپنا گھر پہچانا۔

فرہنگ:

سریل: شعور روحانی پہاڑ

تیرسم: تیر جیسا

سالت: چھیدتا ہے

بہانی: گزری

پچھانی: پہچانا

کوئی نہ کہت بکھانی: کوئی صاف نہیں بتاتا

سہدانی: بخشش

کھاک: خاک

کھلک: خلق

(۸۹)

ملتا جاجیو ہو گرو گیانی تھاں ری صورت دیکھ لُبھانی
میرو نام بوجھ تم لیجیو میں ہوں بِرہَ دِوانی
رات دِوَس کَل ناہیں پرت ہے جیسے مِین بِن پانی
درس بنا موہے کچھو نہ سُہاوے تلپھ تلپھ مرجانی
میرا تو چرنن کی چیری سن لیجے سکھ دانی

❁

ترجمہ:

گیانی گرو! مجھ سے مل کر جانا، تمھاری صورت دیکھ کر ریجھ گئی ہوں۔ میرا نام تم معلوم کر لینا، میں تو پریم دِوانی ہوں۔ مچھلی کو بغیر پانی کے قرار نہیں آتا، اسی طرح مجھے تمھارے بغیر چین نہیں ہے۔ تمھارے دیدار کے علاوہ مجھے کوئی چیز نہیں بھاتی۔ تڑپ تڑپ کر مرجانا ہی بہتر ہے۔ اے مرے قرارِ جاں! میرا تو تمھارے قدموں کی غلام ہے۔

فرہنگ:

ملتا جاجیو: ملتے جانا
مِین: مچھلی
درس: درشن، صورت
تلپھ تلپھ: تڑپ تڑپ
سکھ دانی: سکھ بخشنے والا

(۹۰)

سیام تیری آرتی لاگی ہو
گرو پَر تاپے پائیا تن دُر متی بھاگی ہو
یا تن کو دِیَنا کروں منسا کروں باتی ہو
تیل بھراؤں پریم کا باروں دن راتی ہو
پاٹی پاروں گیان کی مَتی مانگ سنواری ہو
تیرے کارن سانورے دھن جوؤن واری ہو
یا سیجیا بَہُو رنگ کی بَہُو پھول بچھائے ہو
پنتھ میں جوؤں سیام کا اَجہوں نہیں آئے ہو
ساون بھادوں اُومڑا، برکھا رِتُو آئی ہو
بھونہہ گھٹا گھن گھیری کے نینن جھری لائی ہو
مات پتا تم کو دِیو تم ہی بھل جانو ہو
تم تجی اور بھتار کو من میں نہیں آنو ہو
تم پربھو پورن برہم ہو پورن پد دیجے ہو
میرا ویاکُل وِرہنی اپنو کر لیجو ہو

❁

ترجمہ:

شیام تمھاری آرتی لگی ہے۔ جس نے گرو کی عظمت کو حاصل کرلیا اُس کے تمام دکھ ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ جسم ایک دیپک ہے۔ دل کو اس کی بتی بنا دو، پریم کا تیل بھر کر اسے دن رات جلنے دو۔ گیان کی اہمیت میں اضافہ کردو۔ میری مانگ کو اُس سے سنوار دو۔ میرے سانورے! تمھارے لیے دولت، شباب سب کچھ چھوڑ دیا۔ تمھارا انتظار کر رہی ہوں۔ شیام! تم ابھی تک نہیں آئے۔ کیسے اچھے رنگوں کی سیج ہے اور کتنے پھول اس پر بچھائے ہیں۔ ساون بھادوں اُمنڈ رہے ہیں، برسات کا موسم اب آیا ہے۔ پلکوں میں سمائے ہوئے غم کے بادل آنکھوں سے برس رہے ہیں۔ ماں باپ نے تمھیں کو مجھے دیا ہے۔ تم تو اچھی طرح جانتے ہو، تم کو چھوڑ کر کسی اور خصم کا خیال بھی دل میں نہیں آسکتا ہے۔ پربھو! میری دنیا، میرا حق مجھ کو سونپ دو۔ اس مضطرب اور بے کل میرا کو تم اپنا لو۔

فرہنگ:

پرتاپی: اقبال مند

پائیا: پایا

دِینا: چراغ

باتی: بتی

پاٹی پاروں: بال سنواروں

متی مانگ: خیال کی مانگ

سیجیا: پلنگ

بہورنگ: بہت رنگ

پنتھ: راستہ

جوؤں: دیکھوں

بھونہہ گھٹا گھن: بھوں کی کالی گھٹا

گھیری کے: گھر کے

نینن جھری لائی: انکھیوں نے جھڑی لگائی

اور بھتار: دوسرا خصم

(۹۱)

تیرو مَرَم نہیں پایو رے جوگی
آسن مارے گپھا میں بیٹھو دھیان ہری کو لگایو
گل وِچ سیلی ہاتھ ہاجریو انگ بھبھُوت رمایو
میرا کے پربھو ہری اَوِناسی بھاگ لکھیو سوہی پایو

❄

ترجمہ:

جوگی میں تیرا بھید نہیں جان سکی۔ آسن مار کر ہری دھیان میں مگن گپھا میں بیٹھا ہوا ہے۔ گلے میں مالا ڈالے، ہاتھ جوڑے اور تن پر بھبھوت رمائے ہوئے ہے۔ میرا کے پربھو امر ہیں، جو قسمت کا لکھا تھا وہی میسر آیا۔

فرہنگ:

سیلی: چھوٹی مالا

ہاجریو: ہزار دانوں کی مالا

(۹۲)

جوگی مت جا مت جا مت جا،
پائیں پَروُں میں چیری تیری ہوں
پریم بھگتِ کو پَیڑو ہی نیارو ہم کُوں ڈُول بتا جا
اگر چندن کی چِتا بناؤں اپنے ہاتھ جلا جا
جل بل بھئی بَھسم کی ڈھیری اپنے انگ لگا جا
میرا کہے پربھو گردھر ناگر جوت میں جوت ملا جا

❋

ترجمہ:

جوگی مت جا، مت جا، دیکھ مت جا۔ میں تیری داسی ہوں، تیرے پیروں پڑتی ہوں۔ پریم پوجا کی الگ ہی راہ ہے، اُس پر گامزن رہنے کا طریقہ مجھے بتا دے۔ اگر صندل کی چتا بناؤں تو اسے اپنے ہی ہاتھ سے جلانا اور جب جل کر خاکستر ہو جائے تو اپنے انگ میں لگا دینا۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، تم پریم کی جوت میں جوت ملا لینا۔

فرہنگ:

پیڑی: راستہ
جل بل: جل جل کر
ڈول: طریقہ
بھسم: راکھ

(۹۳)

جوگیا سے پریت کیاں دُکھ ہوئی
پریت کیا سُکھ نہ موری سجنی، جوگی میت نہ کوئی
راتِ دِوَس کل ناہیں پرت ہے تم ملیاں بن موئی
ایسی صورت یا جگ موہی پھیری نہ دیکھی سوئی
میرا کے پربھو کب رے ملو گے ملیاں آنند ہوئی

❁

ترجمہ:

جوگی سے پریم کر کے دکھ ہی حاصل ہوا۔ سجنی، پریم کر کے سکھ نہیں ملے گا۔ کوئی جوگی اپنا ہمدم نہیں ہے۔ تم سے ملے بغیر رات دن بے چین رہتی ہوں۔ تمام جگ کو موہنے والی ایسی صورت آج تک نہیں دیکھی۔ میرا کے پربھو، تم کب ملو گے، اب تو ملاقات پر ہی خوشی نصیب ہوگی۔

فرہنگ:

تم ملیاں بن: تمھارے ملے بغیر
پھیری: پھر سے

(۹۴)

جو گیا ری پریت ڑی ہے دُکھڑا رو مُول
ہِل مل بات بناوت میٹھی پاچھے جاوت بھول
توڑت جیج کرت نہیں سجنی
جیسے چمیلی کے پھول
میرا کہے پربھو تُمرے درس بن
لگت ہِوڑا میں سُول

❁

ترجمہ:

اے جوگی تمام دکھوں کی جڑ پریت ہے۔ پہلے ہل مل کر میٹھی میٹھی باتیں بناتا ہے اور بعد میں بھول جاتا ہے۔ محبت توڑنے میں دیر نہیں کرتا، سجنی جیسے چمیلی کے پھول۔ میرا کہے، پربھو تمھارے درشن بن دل میں کانٹا لگتا ہے۔

فرہنگ:

جیج: دیر

(۹۵)

جاؤ نِر موہیا جانی تھاری پریت
لگن لگی جد پریت اور ہی، اب کچھ اور ہی رِیت
اَمرت پیائے کے وِش کیوں دیجے
کُون گاؤں کی رِیت
میرا کے پربھو ہری اَوِناسی اپنی گرج کے میت

❁

ترجمہ:

جاؤ اے نرموہی، تمھاری پریت جان لی۔ دل لگا جب (تو) پریت اور ہی اب کچھ اور ہی طریقہ ہے۔ امرت پلا کر زہر کیوں دیجیے (یہ) کس گاؤں کی ریت ہے۔ میرا کے پربھو غیر فانی ہری (بس) اپنی غرض کے میت ہیں۔

فرہنگ:

نرموہیا: موہ نہ رکھنے والے

(۹۶)

جابا دے جابا دے جوگی کس کا مِیت
سدا اُداس رہے موری سجنی نپٹ اَٹ پٹی رِیت
بولت بچن مُدھر سے میٹھے جورت ناہیں پِریت
میں جانوں یا پار نبھے گی چھاڑِ چلے ادھ بیچ
میرا کے پربھو سیام منوہر پریم پِیارا مِیت

❄

ترجمہ:

جانے دے جانے دے، جوگی کس کا میت۔ میری بجنی (تو) سدا اُداس رہتی ہے۔ (یہ تو) نرا الھڑ پن ہے۔ میٹھی میٹھی باتیں کرتی ہے، پریت نہیں جوڑتی ہے۔ میں نے جانا کہ آخر تک نبھے گی، (مگر) اَدھ بیچ (ہی) چھوڑ چلے۔ میرا کے پربھو شیام منوہر پریم کا پیارا میت۔

فرہنگ:

اٹ پٹی: الھڑ

ریت: طریقہ، رواج

(۹۷)

کوئی دن یاد کرو گے رمتا رام اَتیت
آسن مار اَڈِگ ہوئے بیٹھا یا ہی بھجن کی ریت
میں تو جانوں جوگی سنگ چلے گا، چھاڑ چلا ادہ بیچ
آت نہ دِیسے جات نہ دِیسے، جوگی کس کا میت
میرا کہے پربھو گردھر ناگر چرنن آوے چیت

❊

ترجمہ:

رمتے رام کبھی بیتے دن یاد کرو گے۔ آسن مار کر غیر متحرک ہو کر بیٹھے ہو، کیا یہی بھجن کا طریقہ ہے۔ میں نے جانا تھا جوگی ساتھ چلے گا (مگر وہ تو) ادھ بیچ ہی سے چھوڑ چلا۔ آتے نہ نظر آئے، جاتے نہ نظر آئے، جوگی کس کا میت۔ میرا کہے پربھو گردھر ناگر (آپ کے) چرنوں میں چیتا آتی ہے۔

فرہنگ:

اَتیت: گزرا ہوا زمانہ
اَڈِگ: غیر متحرک
آت: آتے
جات: جاتے
دِیسے: دکھائی دے
چیت: سمجھ، شعور

(۹۸)

جوگیا ری صورت من میں بسی
نِت پِرتی دھیان دھرت ہوں دل میں
نِس دن ہوت کُھسی
کہا کروں کِت جاؤں موری سجنی
مانو سَرپ ڈسی
میرا کہے پربھو کب رے ملو گے پریت رسیلی بسی

❋

ترجمہ:

اے جوگی، تیری صورت دل میں بسی ہے۔ ہمیشہ دل میں (تیرا) دھیان کرتی ہوں (اور) ہر روز خوشی ہوتی ہے۔ کیا کروں، کہاں جاؤں میری سجنی، جیسے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ میرا کے پربھو کب تک ملو گے، رسیلی پریت (دل میں) بسی ہے۔

فرہنگ:

نِت پرتی: ہمیشہ
سرپ: سانپ

(۹۹)

میرا لاگو رنگ ہری سب رنگ اٹک پری
چوڑی مہارے تِلک ارُمالا سِیل برت سنگارو
اور سنگار مہارے دائے نہ آوے بی گُر گیان ہمارو
کوئی نِندو کوئی بِندو مہیں تو گُن
گوبِند کا گاسیاں
جن مارگ مہارے سادہ پدھارے اُن مارگ
میں جاسیاں
چوری نہ کرسیاں جِیو نہ ستاسیاں کائی
کرسی مہارو کوئی
گج سے اتر کے کھر نہیں چڑھ ساں یہ تو
بات نہ ہوئی

❁

ترجمہ:

اے میرا، ہری کا رنگ لگا (اور) سب رنگوں کی روک ہوگئی۔ میرا چوڑا تلک اور مالا (ایک خاص) عمل کے عہد کا سنگار ہیں۔ دوسرا سنگار مجھے پسند نہیں آتا۔ یہی ہمارا گرو گیان ہے۔ کسی نے برائی کی، کسی نے تعریف کی، (مجھے کیا،) میں تو گوبند کا گن

گاؤں گی۔ جس رستے پر میرے سادھ (گرو) گئے ہیں اُسی رستے پر جاؤں گی۔ چوری نہیں کروں گی، جیو نہیں ستاؤں گی، (پھر) میرا کوئی کیا کرے گا۔ ہاتھی سے اُتر کر گدھے پر نہیں چڑھوں گی، یہ بات ناممکن ہے۔

فرہنگ:

اٹک پری: روک ہوگئی

سیل برت: عمل کا عہد

دائے: پسند

گج: ہاتھی

کھر: گدھا

(۱۰۰)

نینن بنج بساؤں ری جو میں صاحب پاؤں
اِن نینن میرے صاحب بستت، ڈرتی پلک
نہ لاؤں ری
تِرکُٹی محل میں بنا ہے جھروکا تہاں سے
جھانکی لگاؤں ری
سُنّ محل میں سُرت جماؤں، سُکھ کی
سیج بچھاؤں ری
میرا کے پربھو گردھر ناگر، بار بار بلی جاؤں ری

❁

ترجمہ:
آنکھوں کے کمل میں بساؤں اگر میں صاحب کو پاؤں۔ ان آنکھوں میں میرے صاحب بستے ہیں، پلک جھپکاتے ڈرتی ہوں۔ ''ترکوٹی محل'' میں جھروکا بنا ہوا ہے، وہاں سے میں نظارہ کروں۔ ''سُن محل'' میں بیٹھ کر دھیان کروں اور سکھ کی سیج بچھاؤں۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر پر میں بار بار قربان جاؤں۔

فرہنگ:

بنج: کمل

ترکوٹی محل: ترکوٹ یوگ میں ریاضت سے حاصل کیا ہوا ایک مقام ہے، ترکوٹ محل کے معنی ہیں ''ترکوٹ کا عالم''

سُن محل: ''سن'' کا لفظ ''شونیہ'' کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ یہ بھی یوگ ریاضت سے حاصل کیا ہوا ایک مقام ہے۔ اس کا مطلب ہوگا ''مقامِ ہُو''

(۱۰۱)

رانا جی مہیں تو گوبند کا گُن گاسیاں
چرن بِرت کو نیم ہمارو نت اُٹھ درسن جاسیاں
ہری مندر میں نِرت کراسیاں گھنگھریاں
دھمکا سیاں
رام نام کا جھانجھ چلاسیاں بھو ساگر تر جاسیاں
یہ سنسار باڑ کا کانٹا جیاں سنگت نہیں جاسیاں
میرا کے پربھو گردھر ناگر نِرکھ پَرکھ گُن گاسیاں

❁

ترجمہ:

رانا جی میں تو گوبند کا گن گاؤں گی۔ چرن امرت لینا میرا دستور ہے (اس لیے) ہمیشہ (سویرے) اُٹھ کر درشن کو جاؤں گی۔ ہری مندر میں ناچوں گی اور گھنگھرو جھنکاؤں گی۔ رام نام جھانجھ پر گاؤں گی اور بحرِ وجود سے پار ہو جاؤں گی۔ یہ سنسار احاطے کا کانٹا ہے جس کو ساتھ نہیں لے جاؤں گی۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، جانچ پرکھ کر گن گاؤں گی۔

فرہنگ:

گاسیاں: گاؤں گی

چرن امرت: بھگوان کی مورتی کے چرنوں کا پانی

نیم: دستور

گھنگریاں: گھنگرو

دھمکاسیاں: جھنکاروں گی

باڑ: احاطہ

جیاں: جو

(۱۰۲)

پِیا جی مھاں رے نَینا آگے رہجیو جی
نَینا آگے رہجیو جی مھاں نے بُھل مت جاجیو جی
بھو ساگر میں بہی جات ہوں ویگ مھاں
ری سُدہ لیجیو جی
رانا جی بھیجیا وِش کا پیالہ سو اِمرت
کر دیجیو جی
میرا کے پربھو گردھر ناگر مل بچھڑت
مت کیجیو جی

❄

ترجمہ:

پیاجی، میرے آنکھوں کے سامنے رہنا۔ آنکھوں ہی کے سامنے رہنا اور مجھے بھول مت جانا۔ بھوساگر میں بہی جاتی ہوں، جلدی میری خبر لینا۔ راناجی نے جو زہر کا پیالہ بھیجا ہے اسے امرت کر دینا۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، مل کے بچھڑ مت جانا۔

فرہنگ:

رہجیو: رہیو، رہ جانا

(۱۰۳)

تھاں نے کائیں کہہ سمجھاؤں
مھاں‌را بالا گردھاری
پُوروَ جنم کی پریت ہماری اب نہیں جات نواری
سندر وَدن جووتے سجنی پریت بھئی چھ بھاری
مھارے گھرے پدھارو گردھر منگل گاوے ناری
موتی چوک پُراؤں بالھا تن من تو پر واری
مھاں رے سگ پن تو سوں سانولیا
جَگ سوں نہیں وچاری
میرا کہے گوپن کے بالھو ہم سُوں بَھیو برھم چاری
چرن سرن ہے داسی تمھاری پلک نہ کیجے نیاری

❄

ترجمہ:

(اے دل) تجھے کیوں کر سمجھاؤں، میرا گردھاری بالا ہے۔ پچھلے جنم کی ہماری محبت ہے، اب چھوڑی نہیں جاتی۔ حسین چہرہ دیکھتے دیکھتے پیار اور بڑھ گیا ہے۔ گردھر میرے گھر میں آؤ، ناری منگل گاتی ہے۔ موتیوں کا چوک سجاؤں بالے، تن من پر صدقے۔ میرا تو سب کچھ تم سے (ہے) سانورے جگ سے کیا پوچھوں۔ میرا کہے

گوپیوں کے بالم ہمارے لیے برہم چاری ہوگئے۔ تمھاری داسی قدموں میں ہے، نظر نہ پھرانا۔

فرہنگ:

نواری: چھوڑی

جووتے: دیکھتے

منگل گاوے: خوشی کے گیت گائے

چوک پراؤں: چوک سجاؤں

سگ پن: اپنے سب کچھ

پلک نہ کیجئے نیاری: نظر نہ پھرایئے

(۱۰۴)

پیا موہی درسن دیجے ہو
بیر بیر میں ٹیر ہوں اہے کرپا کیجے ہو
جیٹھ مہینے جل بِنا پنچھی دُکھ ہوئی ہو
مور اساڑھو کُر لہے دھن چاتِرگ سوئی ہو
ساون میں جھڑ لاگیو سکھی تیجاں کھیلے ہو
بھادروے ندیا بہے دوری جِن مَیلے ہو
سیپ سواتی ہی جھیلتی آسو جاں سوئی ہو
دیو کاتی میں جہے میرے تم ہوئی ہو
مگسر ٹھنٹھ بہوتی پہڑے موہی ویگی سنبھالو ہو
پوس مہی پالو گھنا اب ہی تم نِہالو ہو
مہا مہی بسنت پنچمی پھاگاں سب گاوے ہو
پھاگن پھاگاں کھیلہوں بن رائی جراوے ہو
چَیت چِت اوپجی درسن تم دیجے ہو
بیساکھ بَن رائی پھولوے کویل کُر لیجے ہو
کاگ اُڑاوت دن گیا بوجھوں پنڈت جوسی ہو
میرا وِرہنی ویاکُلی درسن کد ہوسی ہو

ترجمہ:

پیا مجھے درشن دیجیے۔ بار بار پکار رہی ہوں۔ اب مہربانی کیجیے۔ جیٹھ کے مہینے میں پانی کے بغیر پنچھی کو دکھ ہوتا ہے۔ اساڑھ میں مور شور کرتے ہیں، یہی کالا پپیہا بھی کرتا ہے۔ ساون میں جھڑی لگتی ہے، سکھی تیجاں کھیلتی ہیں۔ بھادوں میں ندی بہتی ہے، پانی دور دور تک پھیل جاتا ہے۔ کنوار وہ ہے (جس میں) سیپ سیوتی (آنکھ کی بارش) جھیلتی ہے۔ اے دیو کا تک (وہ ہے) جس میں تم میرے ہو گے۔ مگھر میں سردی بہت پڑتی ہے، مجھے فوراً سنبھالو۔ پوس کے مہینے میں بہت پالا (ہے) اب تم (مجھ کو) خوش کرو۔ ماہ میں بسنت پنچمی (ہے)، سب پھاگ گاتے ہیں۔ پھاگن میں ہولی کھیلتی ہوں اور جنگلوں میں آگ لگتی ہے۔ چت میں چیت (فکر) ابھری، آپ درشن دیجیے۔ بیساکھ میں جنگل پھولے، کویل شور کرتی ہے۔ کوّے اُڑاتے دن گیا، پنڈت (اور) جوتشی سے پوچھوں۔ میرا برہن بے چین ہے، درشن کب ہوں گے۔

فرہنگ:

بیر بیر: بار بار

ٹیر ہوں: پکاروں

آہے: آہ کا مطلب ہے اس دن، اب

کرلہے: شور کرے

گھن جاترگ: کالا پپیہا

تیجاں: ساون شکل پکش کی تیج کا جشن جب جھولے ڈالے جاتے ہیں

سیوتی: ایک نکستر کا نام، جس وقت نکستر میں سورج ہوتا ہے اس وقت کی بارش کی بوندوں میں سیپ میں موتی بنتے ہیں

اسوجا: اسوج، کنوار کا مہینہ

جبے: جبکہ

بیگی: جلدی، فوراً

پالو: پالا

گھنا: بہت

نہالو: خوش کرو

مہا: ماہ کا مہینہ

مھیں: میں

پھاگا: پھاگ (رنگ کھیلنا اور گانا)

ون رائی: بن جنگل

پھولوے: پھولے

کرلی: کوکی

جے: جس میں

جوسی: جوتشی، نجومی

(۱۰۵)

مہارے گھر آجیو پریتم پیارا تم بن سب جگ کھارا
تن من دھن سب بھینٹ کروں او بھجن کروں میں تھارا
تم گُن وَنت بڑے گُن ساگر میں ہوں جی اَوگن ہارا
میں ترِگُنی گن ایکؤ ناہیں تجھ میں جی گن سارا
میرا کہے پربھو کب ہی ملو گے بن درسن دُکھیارا

❁

ترجمہ:

میرے گھر آؤ پریتم پیارے، تمھارے بغیر سارا جگ بدمزہ ہے۔ تن، من، دھن، سب بھینٹ کروں اور تمھارا بھجن کروں۔ تم گن والے، بڑے گن کے ساگر، مجھ میں سب برائیاں ہیں۔ میں ترگنی (ست، رج، تم والی) مگر مجھ میں ایک بھی گن نہیں (اور) تم میں سارے گن ہیں۔ میرا کے پربھو، کب ملو گے، بغیر درشن کے دکھی ہوں۔

فرہنگ:

آجیو: آئیو، آجانا
کھارا: یہاں مطلب ہے جس میں بہت نمک ہو، بدمزہ
گن ونت: صاحبِ اوصاف
اوگن ہارا: عیب سے بھرا ہوا

(۱۰۶)

واری واری ہو رام ہوں واری، تم آجیا گلی ہماری
تم دیکھیاں بن کل نہ پڑت ہے، جوؤں باٹ تمھاری
کون سکھی سُوں تم رنگ راتے، ہم سوں اَدِھک پِیاری
کرپا کری موہی درسن دیجو، سب تَکسیر بِساری
تم سَر ناگت پرم دیالا بَھوَجل تار مُراری
میرا داسی تم چرنن کی بار بار بَلہاری

❁

ترجمہ:

میں تم پر قربان جاؤں رام، اب ہماری گلی آ جاؤ۔ تم کو دیکھے بغیر چین نہیں پڑتا، تمھاری راہ دیکھتی ہوں۔ (تم) کس سکھی کے رنگ میں رنگ گئے ہو جو ہم سے بھی پیاری ہے۔ مہربانی کر کے مجھے درشن دینا سب خطاؤں کو بھول کر۔ اے پریم دیالو، میں تمھاری پناہ میں آئی ہوں۔ مُراری، بحرِ وجود سے پار لگا دو۔ میرا تمھارے قدموں کی کنیز ہے اور تم پر بار بار قربان ہوتی ہے۔

فرہنگ:

رنگ راتے: رنگ میں رنگ گئے
بھوجل تار: بحرِ وجود پار کرنے والے
بِساری: بھلا کر

(۱۰۷)

تم آجیو جی راما، آوت آسیاں آما
تم ملیا میں بہُو سکھ پاؤں سَریں منورتھ کاما
تم بچ ہم بچ انتر ناہیں جیسے سورج گھاما
میرا من کے اور نہ ماں چاہے سندر سیاما

❁

ترجمہ:

تم آجاؤ راما، میری آس لگی ہے۔ تم سے مل کر بہت سکھ پاؤں اور سب مرادیں پوری ہوں۔ تم میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں، جیسے سورج اور دھوپ۔ میرا من سے کسی کو نہ چاہ کر صرف سندر شیام کو چاہتی ہے۔

فرہنگ:

آسیاں: امید
آما: ہم
سریں: پورے ہوں
منورتھ: دل کی خواہش
گھاما: دھوپ

(۱۰۸)

تیری کوئی نہیں روکن ہار مگن ہوئی میرا چلی
لاج سَرَم کُل کی مرجادا سر سے دور کری
مان اپمان دوؤ گھر دھر کے، نکلی ہوں گیان گلی
اونچی اٹریا لال کِوَڑیا نرگُن سیج بچھی
پَچ رنگی جھالر تُم سوہے پھولن پھول کلی
باجو بند کڑُولا سوہے سِندُور مانگ بھری
سُمِرَن تھال ہاتھ میں لینھا سوبھا اَدِھک کھری
سیج سُکھ مَنا میرا سوہے سُبھ ہے آج دھری
تم جاؤ رانا گھر آپنے میری تیری نہیں سری

❁

ترجمہ:

تجھے کوئی روکنے والا نہیں، خوش ہو کر میرا چلی۔ لاج، شرم، خاندان کی عزت سر سے اتار پھینکی۔ عزت اور بے عزتی دونوں کو گھر پر رکھ کر گیان گلی میں نکل آئی۔ اونچی اٹاری، لال دروازہ، نرگن سیج بچھی ہے جس میں پنچ رنگی جھالر زیب دے رہی ہے، پھول ہی پھول کھل رہے ہیں۔ بازو بند اور کرن پھول زیب دے رہے ہیں۔ سیندور سے مانگ بھری ہے۔ سُمرن تھال ہاتھ میں لیا تو زیبائش اور نکھر آئی۔ من کو سکھ دینے والے سیج پر

آج میرا زیب دے رہی ہے۔ رانا، تم اپنے گھر جاؤ، تمھاری میری بنتی نہیں۔

فرہنگ:

نرگن: زمان و مکان سے بالاتر، ذات خدا فوق الوصف

سوہے: زیب دے

پھولن پھول کلی: بہت بھلی معلوم ہونے والی

کڑولا: سہاگ کا کنگن

ادھک کھری: اور نکھر گئی

سیج سکھ منا: من کو سکھ دینے والا سیج

نہیں سری: ہندی میں سرتا کے معنی ہیں کام چلنا۔ نہیں سری کا مطلب ہوا کام نہیں چلا، یعنی نبھی نہیں

(۱۰۹)

برجی میں کاہو کی ناہیں رہوں
سنو ری سکھی تم چیتن ہوئی کے،
من کی بات کہوں
سادھو سنگت کری ہری سُکھ لیجے
جگ سے دُورِ رہوں
تن دھن میرے سب ہی جاؤ بھلی
میرو سیس لہوں
من میرو لاگو سُمِرَن سیتی سب کا
میں بول سہوں
میرا کے پربھو ہری اَبناسی ست گرو سرن گہوں

❁

ترجمہ:
میں کسی کی دلھن نہیں بنوں گی۔ سکھی تم دھیان سے سنو، میں من کی بات کہہ رہی ہوں۔ سادھوؤں کا ساتھ کر کے ہری سکھ لوں گی اور دنیا سے دور رہوں گی۔ تن، من، دھن سب چلا جاوے، چاہے سر سے خون بہہ نکلے۔ میرا من سمرن میں لگ گیا ہے، سب کے طعنے سہتی ہوں۔ میرا کے پربھو ہری غیر فانی ہیں، ست گرو کی پناہ لیتی ہوں۔

فرہنگ:

برجی: روکی ہوئی، منع کی ہوئی، پابند

چیتن ہوئی: توجہ سے، دھیان لگا کر

جاوو: جائے

لہوں: خون

سیتی: سے

(۱۱۰)

سُرت دینا ناتھ سُوں لگی تُوں سمجھ سُہاگن نار
لگنی لہنگو پَہرِ سُہاگن بیتی جائے بہار
دھن جوبن ہے پربنا ری ملے نہ دوجی بار
رام نام کو چوڑ لو پَہرو پریم کو سرمو سار
نك بیسر ہری نام کی ری اُتر چلونی پرلے پار
ایسے وَر کو کیا کروں جو جمنے او مر جائے
ور بَریو ایك سانورے ری میرو چُڑلو امر ہو جائے
میں جانیو ہری مَیں ٹھگیو ری ہری ٹھگ لے گیو موئے
لکھ چوراسی مورچا ری چھن میں گیریا چھے وِ گوئے
سُرت چلی جہاں میں چلی رے کرشن نام جھنکار
اَبناسی کی پول پر جی میرا کرے چھے پکار

❄

ترجمہ:

دیناناتھ سے دھیان لگا، تو ناری سہاگن ہے۔ چندری لہنگا پہنے سہاگن، گزری جائے بہار۔ جوبن دھن پونم کی چاندنی ہے جو دوسری بار نہیں ملتی۔ رام نام کی چوڑیاں پہن کر، پریم کا سرمہ لگا کر، ہری نام کا بلاق بنایا اور پار اُتر چلی۔ ایسے بر کو کیا کروں جو پیدا

ہو اور مر جائے۔ ایک سانورے کو بر بناؤں کہ میری چوڑیاں امر ہو جائیں۔ میں تو سمجھی تھی میں نے ہری کو ٹھگا، (مگر) ہری مجھے ٹھگ لے گئے۔ ایک لاکھ چوراسی ہزار (آجام) کے مورچے پل بھر میں گر کر ناپید ہو گئے۔ روحانی شعور اُدھر ہی چلا جدھر کرشن کا نام جھنکار کر چلی۔ اَبناسی (لافانی) کے دروازے پر میرا آواز لگاتی ہے۔

فرہنگ:

لگنی: شادی کا دوپٹہ، چندری

لہنگو: لہنگا

جوبن: شباب

پربنا: اس طرح کا کوئی ایک لفظ ہندی میں رائج نہیں۔ ممکن ہے یہ پر+ون ہو، جس کا مطلب ہوگا دوسرے کا باغیچہ۔ اس کی لفظ کی ایک شکل پرونی ہو سکتی ہے جس کا مطلب ہے ''پونم''

چوڑلو: سہاگ کی چوڑیاں

سرموسار: سلائی سے سال کر، یعنی سرمہ لگا کر

نک بیر: بُلاق

وَربریو: بر بنایا، پینی بنایا

لاکھ چوراسی مورچہ: مانا جاتا ہے کہ جیو کو موکش پانے تک ایک لاکھ چوراسی ہزار یونیوں میں جنم لینا پڑتا ہے۔ میرا نے ہر جنم کو موکش جنگ کا ایک مورچہ کہا ہے۔

گیریا: گرے

وِگوئے: ناپید ہو کر

پول: دہلیز

(۱۱۱)

نہیں بھاوے تھارو دیسلڑو رنگ رُوڑو
تھاراں دیساں میں رانا سادہ نہیں چھے
لوگ بسو سب کُوڑو
گہنا گانٹھی رانا ہم سب تیا گیا لا گیو کرارو چُوڑو
کاجل ٹیکا ہم سب تیا گیا تیا گیو ہے باندھن جُوڑو
میوا مصری ہم سب ہی تیا گیا چھے سَکَر بُورو
تن کی آس کبھوں نہیں کینی
جیوں رن ماہیں سُورو
میرا کے پربھو گردھر ناگر بَر پایو میں پُورو

❁

ترجمہ:

تیرے دیس کے رنگ ڈھنگ اچھے نہیں لگتے۔ اے رانا، تیرے دیس میں سادھو نہیں، سب ناکارہ لوگ بستے ہیں۔ اے رانا، ہم نے گہنا پاتی سب چھوڑ دیا، (دل پر) کراری چوٹ کھائی ہے۔ ہم نے کاجل ٹیکا سب چھوڑ دیا، جُوڑا باندھنا بھی موقوف کیا۔ میوہ مصری، شکر کا سفوف، ہم نے یہ سب ہی چھوڑ دیا ہے۔ جسم کی پروا کبھی نہیں کی جیسے میدانِ جنگ میں بہادر (جسم کی پروا نہیں کرتا)۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، میں نے

پورا بر پالیا۔

فرہنگ:

دیسلڑو رنگ رُوڑو: دیس کی رنگ رلیاں

گہنا گانٹھی: گہنا پاتی

لگیو کرارو چوڑو: کراری چوٹ لگی ہے

سورو: بہادر، سورما

(۱۱۲)

رام تنے رنگ راچی رانا میں تو سانولیا رنگ راچی ے
تال پکھاوج مِردنگ باجا سادھاں آگے ناچی ے
کوئی کہے میرا بھئی باوری کوئی کہے مَدماتی ے
وِش کا پیالہ رانا بھیجیا امرت کر آروگی ے
میرا کہے پربھو گردھر ناگر جنم جنم کی داسی ے

❁

ترجمہ:

رانا، میں رام کے اور سنوریا کے رنگ میں رچی ہوں۔ میں تال، پکھاوج، مردنگ بجا بجا کر سادھوؤں کے آگے ناچی۔ کوئی کہے میرا باؤلی ہے، کوئی کہتا ہے کہ نشے سے چور ہے۔ زہر کا پیالہ رانا بھیجا، اے شافی اِسے امرت کر دے۔ میرا کہتی ہے کہ پربھو گردھر ناگر، (میں) جنم جنم کی داسی ہوں۔

فرہنگ:

تنے: کے
باوری: پاگل
مدماتی: شراب کے نشے میں
آروگی: روگ دور کرنے والا

(۱۱۳)

رانا جی تھیں جَہر دیو مھے جانی
جیسے کنچن دَہت اَگِن میں نِکست بارہ بانی
لوک لاج کُل کان جگت کے دئی بہائے جس پانی
اپنے گھر کا پردا کرلے میں ابلا بورانی
ترکس تیر لگیو میرے ہیارے گرگ گیو سنکانی
سب سنتن پر تن من واروں چرن کنول لپٹانی
میرا کو پربھو راکھی لئی ہے داسی اپنی جانی

❁

ترجمہ:

رانا جی، تم نے زہر دیا ہے میں جان گئی۔ جیسے سونا آگ میں تپ کر سورج کی طرح چمک اُٹھے، میں نے لوک لاج، دنیا میں خاندان کی عزت پانی کی طرح بہائی۔ (رانا) اپنے گھر کا پردہ کرلو، میں پاگل عورت ہوں۔ میرے دل پر عشق کے ترکش کا تیر لگا ہے۔ سب سنتوں پر تن من واروں (ان کے) چرن کمل سے لپٹی ہوں۔ میرا کو پربھو نے اپنی داسی جان کر رکھ لیا ہے۔

فرہنگ:

کنچن: سونا

دہت: تپتا ہے

کان: عزت، شرم

ترکس: ترکش

گرک گیو: غرق ہوا، ڈوب گیا

سنکانی: سنکار کر، سنسنا کر

(۱۱۴)

میں گوبِند گُن گاسیاں
راجہ روٹھے نگری راکھے، ہری روٹھے کہاں جاسیاں
رانے بھیجا جَہَر پیالہ امرت کرِ پی جانا
ڈبیا میں بھیجیا جا بھُونگم سالگ رام کر جانا
میرا تو اب پریم دوانی سانولیا وَر پانا

❁

ترجمہ:

میں گوبند کا گن گاؤں گی۔ راجہ روٹھے تو نگری والے رکھیں، ہری روٹھے تو کہاں جاؤں گی۔ رانا نے زہر کا پیالہ بھیجا (اسے) امرت جان کر پی جانا۔ ڈبیا میں جو سانپ بھیجا ہے اسے سالگرام سمجھ لینا۔ میرا تو اب پریم دیوانی ہے، سانولیا کو بر کی صورت میں پانا ہے۔

فرہنگ:

بھونگم: سانپ
سالگرام: وشنو

(۱۱۵)

مہاسُوں ہری بن رہیو نہ جائے
ساس لڑے میری نند کِھجاوے رانا رہیا رسائے
پہرو بھی راکھیو، چوکی بٹھاریو، تالا دیو جڑائے
پُوروَ جنم کی پریت پرانی، سو کیوں چھوڑی جائے
میرا کے پربھو گردھر ناگر اور نہ آوے مہاری دھائے

❁

ترجمہ:

مجھ سے ہری بغیر رہا نہیں جاتا۔ ساس میری لڑتی ہے، نند میری چھیڑتی ہے۔ رانا غصہ کرتے ہیں۔ چوکی پہرا رکھا اور تالا لگوا دیا ہے۔ پہلے جنم کی پرانی پریت، وہ کیوں چھوڑ دی جائے۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، اور مجھے کچھ پسند نہیں آتا۔

فرہنگ:

کھجاوے: چڑھاوے
چوکی بٹھاریو: پہرا لگایا

(۱۱۶)

اب نہیں بِسروں مہارے ہردے لکھیو ہری نام
مہارے ست گرو دیو بتائے اب نہیں بِسروں رے
میرا بیٹھی محل میں رے اُوٹھت بیٹھت رام
سیوا کرسیاں سادھو کی مہارے اور نہ دوجا کام
رانا جی بتلائیا کائی دینو جواب
من لا گو ہری نام سُوں مہاروں دن دن دونا لابھ
سیپ بھریو پانی پوے رے ٹانک بھریو اَنّ کھائے
بتلایا بولو نہیں رے رانا جی گئے رِسائے
وِش را پیالہ رانا جی بھیجیا دیجو میڑتنی ہاتھ
کر چرن امرت پی گئی مہارا سبل گھڑی کا ساتھ
وِش کو پیالو پی گئی بھجن کرے اُس ٹھور
تہارا ماری نا مروں مارا راکھن ہارو اور
رانو جی مو پر کوپیو رے ماروں ایک نہ سیل
ماریاں پراچھت لا گسی مہانے دیجو پیہر میل
رانو مو پر کوپیو رے رتی نہ راکھیو مود
لے جاتی بیکنٹھ میں یو تو سمجھیو نہیں سِسود

چھاپا تلک بنائیا تجیا سب سنگار

مَہِتا تو سرن رام کے بھل نندا سنسار

مالا مہارے دیونی سیل برت سنگار

اب کے کرپا کیجیو ہوں تو پھر باندھوں تلوار

❁

ترجمہ:

اب نہیں بھولوں گی، میرے دل پر ہری کا نام نقش ہو گیا ہے۔ میرے ست گرو نے بتا دیا ہے، پھر کیسے بھول سکتی ہوں۔ میرا بیٹھی محل میں، اُٹھتے بیٹھتے، رام بس رام (رٹتی ہے)۔ سادھوؤں کی سیوا کروں گی، اب میرا کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔ رانا جی بات کرتے ہیں، انھیں کیا جواب دینا ہے۔ میرا من ہری نام میں لگا ہے، مجھے دن دن دُگنا نفع ہے۔ سیپ بھر پانی پیتی ہوں، ٹانک بھر اناج کھاتی ہوں۔ کہتے ہیں بولو نہیں، رانا جی کو غصہ ہے۔ رانا جی نے زہر کا پیالہ بھیجا ہے (کہ اسے) میڑتا والی (میرا) کے ہاتھ میں دینا۔ چرن امرت سمجھ کر پی گئی۔ میرا رکھوالا ہر وقت ساتھ ہے۔ زہر کا پیالہ پی کر اسی جگہ بھجن کرنے لگی۔ (رانا) تمھارے مارے نہیں مروں گی میرا بچانے والا کوئی اور ہے۔ اگر میں خطاوار لگتی ہوں تو مجھے میکے بھیج دو۔ رانا جی مجھ پر غصہ ہیں۔ میرا ایک بھی سہارا نہیں۔ ذرا بھی (ان کے) منھ پر نرمی نہیں ہے۔ (پتنی) بیکنٹھ میں لے جاتی ہے سہو (راجپوت) یہ نہیں سمجھا۔ تلک ماتھے پر لگا لیا اور سب سنسار چھوڑ دیا۔ عزت والی تو رام کے سرن میں ہے، بھلے ہی سنسار برائی کرے۔ مالا مجھے دو۔ میں نے سنگار کے لیے ''سیل برت'' کر لیا ہے۔ اب کی مہربانی کیجیے گا، پھر تلوار باندھ لوں گی۔

فرہنگ:

بِسروں: بھولوں

بتلائیاں: پوچھتے ہیں، بات کرتے ہیں

ٹانک: تول کا باٹ جو سوا تولے کے برابر ہوتا ہے

بتلائیا: کہتے ہیں

گئے رسائے: غصے میں ہیں

میڑتنی: میڑتا والی یعنی میرا (میرا کا میکہ میڑتا راج میں تھا)

سبل: سب

موپر: مجھ پر

کوپیو: خفا ہوے

سیل: سہارا

پراچھت: خطاوار

دیجو پیہر میل: بھیج دینا

رتی: نرمی، پیار

موڑھ: چہرہ

سسود: راجپوت خاندان جو چتوڑ پر زیر راج کرتا تھا

مہتا: مہ کے معنی سنسکرت میں امان دینا ہیں، جس سے مہتا بنا ہے، یعنی عزت والی

دیونی: دینی

(۱۱۷)

میرا:

مائی مہانے سُپنوں میں پرن گیا جگدیس

سوتی کو سُپنا آویا جی سُپنا وِسوا بیس

ماں:

گیلی دیکھیں میرا باولی سُپنا آل جھنجھال

میرا:

مائی مہانے سُپنے میں پَرن گیا گوپال

انگ انگ ہَلدی میں کری جو سُودھے بھیجیو گات

مائی مہانے سُپنے میں پرن گیا دینا ناتھ

چھپّن کوٹ جہاں جان پدھارے دُلھا شری بھگوان

سُپنے میں تورَن باندھیو جی سُپنے میں آئی جان

میرا کو گردھر لیا جی پورو جنم کے بھاگ

سُپنے میں مہارے پرن گیا جی ہو گیا اَچل سہاگ

❊

ترجمہ:

میرا: ''مائی، مجھ سے خواب میں جگدیش عہد کر گیا ہے۔ سوئی ہوئی کو خواب نظر آیا جو

بالکل سچ تھا۔''

ماں: ''میرا دیوانی سپنے دیکھنے لگی، یہ اور جنجال آیا۔''

میرا: ''مائی مجھ سے خواب میں گوپال عہد کر گیا ہے۔ انگ انگ ہلدی میں نے لگائی اور امرت سے نہائی۔ مائی مجھ سے خواب میں دینا ناتھ عہد کر گیا ہے۔ جہاں چھپّن کروڑ آتمائیں آئیں (ان میں) شری بھگوان دولھا تھے۔ خواب میں جب تُرن بندھا تو خواب میں جان آ گئی۔ میرا کو گردھر ملا، یہ پچھلے جنم کی تقدیر ہے۔ خواب میں مجھ سے عہد کر گیا، اب میرا سہاگ اچل ہو گیا ہے۔

فرہنگ:

پرن گیا: وعدہ کر گیا

وسوا بیس: پورا سچا سولہ آنے سچا

گیلی دیکھیں: لگی دیکھنے

آل: اور

جھنجھال: جنجال

ہلدی میں کری: میں نے ہلدی لگائی

سدھے: آبِ حیات سے امرت لے

بھجیو گات: بھیگا جسم

جان: جن (لوگ) یا جانیں، روحیں

تورن: تر بندھن ہار

اچل: نہ چلنے والا، اٹل

(۱۱۸)

اُودا:

تھانے برج برج میں ہاری بھابھی، مانو بات ہماری

رانے روس کیو تھاں اوپر سادھاں میں مت جا ری

کل کو داگ لگے چھے بھابھی، نِندا ہو رہی ہماری

سادھاں رے سنگ بن بن بھٹکو، لاج گمائی ساری

بڑا گھر تھے جنم لیو چھے، ناچو دے دے تاری

بر پایو ہندواں نے سورج تھے کائیں من دھاری

میرا گردھر سادہ سنگ تج چلو ہماری لاری

میرا:

میرا بات نہیں جگ چھانی اُودا سمجھو سُدھر سیانی

سادھو مات پتا کُل میرے سُجن سنیہی گیانی

سنت چرن کی سرن رین دن ستّ کہت ہوں بانی

رانا نے سمجھاؤ جاؤ میں تو بات نہ مانی

میرا کے پربھو گردھر ناگر سنتاں ہاتھ بِکانی

اُودا:

بھابھی بولو بات بِچاری

سادھاں کی سنگت دکھ بھاری، مانو بات ہماری
چھاپا تلک گل ہار اتارو پِہرو ہار ہجاری
رتن جڑِت پَہرو آبھوشن، بھوگو بھوگ اَپاری
میرا جی تھیں چلو سہیل میں تھانے سوگن مہاری

میرا:

بھاؤ بھگت بھوشن سجے سیل سنتوں سنگار
اُوڑھی چُونر پریم کی، مہارو گردھر جی بھَرتار
اُودا بائی من سمجھ جاؤ اپنے دھام
راج پاٹ بھوگو تمھیں، ہمیں نہ تا سوں کام

❁

ترجمہ:

اُودا: ''تمھیں منع کرکر کے میں ہار گئی بھابی، ہماری بات مان جاؤ۔ تمھارے اوپر رانا خفا ہوتے ہیں، سادھوؤں کے سنگ میں مت جاؤ۔ خاندان کو داغ لگ رہا ہے، بھابی بہت بدنامی ہو رہی ہے۔ سادھوؤں کے ساتھ جنگل جنگل بھٹکتی ہو، ساری لاج گنوادی۔ بڑے گھر میں جنم لیا ہے (اور) تالی بجا بجا کر ناچتی ہو۔ تم نے ہندوؤں میں سورج جیسا بَر پایا، (پھر) یہ من میں کیا آیا ہے؟ ہماری لاڈلی میرا گردھر کے سادھوؤں کا ساتھ چھوڑ کر چلی۔''

میرا: ''میرا کی بات کی جگ نے چھان بین نہیں کی۔ سوگھڑ سیانی اودا سمجھو، سادھو ہی میرے ماں، باپ اور خاندان ہیں (جو) اچھے محبت والے اور گیانی ہیں۔ سنتوں کے قدموں کی پناہ (میں) دن رات سنتوں کی بانی کہتی ہوں۔ جاؤ رانا کو سمجھاؤ، میں تو (تمھاری) بات نہ مانوں گی۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر (میں تو) سنتوں کے ہاتھ بِک

گئی ہوں۔

اُودا: ''بھابی بات سمجھ کر کہو۔ سادھوؤں کی سنگت میں بہت دکھ ہے۔ ہماری بات مانو، یہ چھاپا تلک اور مالا اُتارو اور ہزاری ہار پہنو۔ رتن جڑے زیور پہنو اور بھرپور سکھ بھوگو۔ میرا یہاں سے محل میں چلو تمھیں میری قسم ہے۔''

میرا: ''بھگت بھاؤ کے زیور سے سج گئے ہیں اور سیل ہی سنتوں کا سنگار ہے۔ میں نے پریم کی چندری اوڑھ لی ہے، میرا پتی گردھر جی ہے۔ اودا بائی، اپنے من میں (یہ) سمجھ کر اپنے گھر جاؤ۔ تم ہی راج پاٹ بھوگو، ہم کو اس سے کوئی کام نہیں۔''

فرہنگ:

برج برج: منع کر کے

سادھاں: سادھو

داگ: داغ، دھبا

نِندا: بدنامی، برائی

بھاری: بڑی

گمائی: گنوائی

بڑا گھر تھے: بڑے خاندان سے

ہندواں نے: ہندوؤں میں

میر: پیار میں میرا کا مختصر نام

لاری: لاڈلی

اُودا: میرا کی نند کا نام

سوگھر: اچھے گھرانے والی، گھر اچھی طرح رکھنے والی، سگھڑ

بچار: غور کر کے، سوچ کر

گل ہار: گلے کا ہار

رتن جڑت: جواہرات جڑے ہوے

آبھوشن: زیور

بھوگو بھوگ اپاری: بے حد سکھ بھوگو

جوتھی: یہاں سے

مہیل: محل

سوگن: قسم

بھاؤ بھگت: بھگتی بھاؤ

سیل: عمل

بھرتار: بھتار، شوہر

تاسوں: اس سے

(۱۱۹)

رنگ بھری رنگ بھری رنگ سُوں بھری ری
ہولی آئی پیاری رنگ سوں بھری ری
اُڑت گلال لال بھئے بادل پچکارن کی لگی جھری ری
چووا چندن اور اَرگجا کیسر گاگر بھری دھری ری
میرا کہے پربھو گردھر ناگر چیری ہوئے
پاین میں پری ری

❁

ترجمہ:

رنگ بھری، رنگ بھری، رنگ سے بھری پیاری ہولی آئی، رنگ سے بھری۔ گلال اُڑنے سے بال لال ہو گئے اور پچکاریوں سے جھڑی لگ گئی۔ چویا، چندن، ارگجا (ایک خوشبودار چیز)، زعفران کی گاگریں بھری رکھی ہیں۔ میرا کہے پربھو گردھر ناگر کی چیلی ہوکر میں پاؤں پڑی ہوں۔

فرہنگ:

اڑت: اُڑتا ہے
ارگجا: زعفران، چندن اور کافور سے ملی ہوئی خوشبو
گاگر: گگری

(۱۲۰)

بدلا رے تو جل بھری لے آیو
چھوٹی بوندن برسن لاگی کویل سَبد سنایو
گاجے باجے پوَن مُدھریا امبر بدراں چھایو
سیج سنواری پیا گھر آئے ہِل مِل منگل گایو
میرا کے پربھو ہری اَبناسی بھاگ بھلو جِن پایو

❁

ترجمہ:

بادل تو جل بھر کے لیے آیا، چھوٹی چھوٹی بوندیں برسنے لگیں۔ کوئل کی کوک سنائی دی، گاتی بجاتی خوش گوار ہوا، آسمان میں بادل چھائے۔ سیج سجائی، پیا گھر آئے، ہل مل کے منگل گائے۔ میرا کے پربھو ہری غیر فانی ہیں، جس نے (اُن کو) پایا وہ بھاگوان ہے۔

فرہنگ:

بدلا: بادل
مدھریا: سہانی
گاجے: گرجے
امبر: آسمان
باجے: بجے

(۱۲۱)

جھك آئی بدریا کالی ساون کی،
ساون کی من بھاون کی
ساون میں اُمنگیو میرو مَنوا بھنك سنی ہری آون کی
اُمڑ گھُمڑ چُہوں دِس سے آیو دامن دسك
جھر لاون کی
نانھی نانھی بوندن مینہا برسے سیتل پَوَن سوہاون کی
میرا کے پربھو گردھر ناگر آنند منگل گاون کی

❁

ترجمہ:

ساون من بھاون کی بدلیاں جھک آئیں۔ ساون میں امنگ بھرے میرے دل نے ہری کے آنے کی بھنک سنی۔ (بادل) اُمنڈ امنڈ کر چاروں طرف سے آئے۔ بجلی چمکی (اور) جھڑی لگ گئی۔ بادلوں نے ننھی ننھی بوندیں برسائیں۔ ٹھنڈی ہوا سہانی لگتی ہے۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، منگل گانے کا آنند ہے۔

فرہنگ:

جھرلاون کی: جھڑ لگانے کی
سیتل: ٹھنڈی

(۱۲۲)

ساجن گھر آؤ مِٹھ بولا
کب کی ٹھاڑی پنتھ نِہاروں تھاں ہی آیا ہونسی بھلا
آبو نِسنك سنك مت مانو آیو ہی سکھ رہلا
تن من بار کروں نیوچھاور دیجو سیام موہیلا
آتُر بہت بِلَم نہیں کرنا آیاں ہی رنگ رہیلا
تیرے کارن سب رنگ تیاگا کاجل تِلك تمولا
تم دیکھیاں بِن کل نہ پرت ہے کر دھر رہی کپولا
میرا داسی جنم جنم کی دل کی گھنڈی کھولا

❁

ترجمہ:

مُنھ بولے ساجن گھر آؤ، کب سے کھڑی راہ دیکھتی ہوں۔ بھلا تم ہی آ گئے ہوتے، آؤ شک و شبہ مت کرو۔ آنے سے ہی سکھ رہے گا۔ تن من وار کے نچھاور کردوں، مجھے شیام کو لادے۔ بہت بے چین ہوں، دیر مت کرنا، آنے ہی سے رنگ رہے گا۔ تمھاری وجہ سے سب رنگ، کاجل، تلک اور پان چھوڑا۔ تمھیں دیکھے بغیر چین نہیں پڑتا ہے۔ گال پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہتی ہوں۔ میرا داسی جنم جنم کی، دل کی گرہ کھول دی ہے۔

فرہنگ:

نسنک: شک کے بغیر، بے جھجک

سنک: جھجک

نیو چھاور: نچھاور

آتُر: بے چین

بِلم: دیر

تمولا: پان

کپولا: گال

گھنڈی: گرہ

(۱۲۲)

مہارو او لگیا گھر آیا جی
تن کی تاب مِٹی سُکھ پایا، ہِل مِل منگل گایا جی
گھن کی دُھن سن مور مگن بھیا یوں آنند آیا جی
مگن بھئی ملی پربھو اپنا سوں
بَھو کا دُگدہ مٹایا جی
چند کُوں دیکھ کمودنی پھولے
ہَرَکھی بھیا مری کایا جی
رگ رگ سیتل بھئی موری سجنی
ہری مرے محل سدھایا جی
سب بھگتَن کا کارج کینھا، سوئی پریہ میں پایا جی
میرا ورہنی سیتل ہوئی دکھ دُند نھسایا جی

❁

ترجمہ:

میرا شوہر گھر آ گیا۔ تن کی جلن مٹی، سکھ پایا۔ ہل مل منگل گایا۔ بادل کی آواز سن کر مور مگن ہوا، یوں آنند آیا۔ مگن ہوئی ملی، اپنے پربھو سے وجود کا ڈر مٹایا۔ چاند کو دیکھ کر (جیسے) کمودنی پھولے (یونہی) میری کایا خوش ہوگئی۔ رگ رگ ٹھنڈی ہوگئی میری سجنی

ہری جو میرے محل آیا۔ جو سب بھگتوں کا کام پورا کرتا ہے وہ پیا میں نے پایا۔ میرا برہنی کو آرام مل گیا، دکھ کا خاتمہ ہو گیا۔

فرہنگ:

الگیا: شوہر

گھن کی دُھن: کالے بادل کی گرج

آنند: لطف

بھو: وجود

دُگدھ: ڈر

کمودنی: وہ کمل جو چاند کو دیکھ کر کھلتا ہے

ہرکھی: خوش

کایا: جسم

سدھایا: آیا

دُند: اُتھل پتھل

نہسایا: ناس ہوا

پھاگن کے دن چار رے ہوری کھیل منار رے
بسن کرتال پکھاوج باجے اَن حد کی جھنکار رے
بِن سُر راگ چھتیسوں گاوے
روم روم رنگ سار رے
سیل ستوکھ کی کیسر گھولی
پریم پریت پچکار رے
اُڑَت گلال لال بھئے بادل برسَت رنگ اَپار رے
گھٹ کے پٹ سب کھول دیے ہیں
لوک لاج سب ڈار رے
ہوری کھیلی پِیو گھر آئے سوئی پیاری پر یہ پیار رے
میرا کے پربھو گردھر ناگر چرن کنول بلی ہار رے

❁

ترجمہ:

پھاگن کے دن چار ہیں ہولی کھیل کر منالے۔ بغیر کرتال اور پکھاوج کے ''ان حد'' کی جھنکار بجتی ہے۔ سُر کے بغیر چھتیسوں راگ گائے، روم روم میں رنگ بھرا۔ کردار اور صبر کا زعفران گھولا، پیار اور محبت کی پچکاری (بنائی)۔ گلال اُڑنے سے لال بادل بن

گئے، ناقابلِ عبور رنگ برس رہا ہے۔ جسم کے سارے دروازے کھول دیے ہیں اور لوک لاج سب چھوڑ دی۔ ہولی کھیلنے پی گھر آئیں، وہی پیاری پریہ کا پیار ہے۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، چرن کنول پرواری۔

فرہنگ:

اَن حَد: کبیر کی بنائی اصطلاح جو ناد پنتھ کی اصطلاح ''آہت'' سے وضع ہوئی ہے، اس کے معنی ہیں بغیر پیدا کی ہوئی آواز۔ یہ آوازِ مقام ہُو میں آ کر یوگی سنتا ہے۔

رنگ سار: رنگ میں رچا ہوا

اپار: جو پار نہ ہو سکے

(۱۲۵)

بالھا میں بیراگن ہوں گی ہو
جِیں جِیں بھیش مھارو ساجھن ریجھے
سوئی بھیش دھروں گی ہو
سیل سنتوش دھروں گھٹ بھیتر
سَمتا پکڑ رہوں گی ہو
جا کو نام نرنجن کہیے تا کو دھیان دھروں گی ہو
گرو گیان رنگوں تن کپڑا من مُدرا پھیروں گی ہو
پریم پریت سُوں ہری گن گاؤں
چرنن لپٹ رہوں گی ہو
یا تن کی میں کروں کینگری رسنا رام رٹوں گی ہو
میرا کہے پربھو گردھر ناگر
سادھاں سنگ رہوں گی ہو

❁

ترجمہ:
سکھی میں جوگن بنوں گی۔ جس بھیس پر میرے ساجن خوش ہوں وہی بھیس دھروں گی۔ کردار اور صبر کو تن میں دھروں گی، مساوات کے خیال کو پکڑ کر رہوں گی۔ جس کو

نرنجن کہتے ہیں اسی کا خیال کروں گی۔ گرو کے گیان میں جسم کے کپڑے رنگ کر من مدرا پھیروں گی۔ پریم اور پیار سے ہری گن گاؤں گی اور (ہری) کے چرنوں میں لپٹ رہوں گی۔ میرا کہے پربھو گردھر ناگر، سادھوؤں کے ساتھ رہوں گی۔

فرہنگ:

گھٹ بھیتر: جس میں

نرنجن: غیر مرئی

من مُدرا پھیروں: یہاں مدرا کا مطلب ہے مالا، یعنی من کی مالا پھیروں

(۱۲۶)

ہم ے روَرے لاگلی کیسے چھوٹے
جیسے ہیرا ہنت نِہائی، تیسے ہم روَرے بَن آئی
جیسے سونا ملت سوہاگا، تیسے ہم روَرے دل لاگا
جیسے کمل نال بِچ پانی، تیسے ہم روَرے من مانی
جیسے چَندا مِلَت چکورا، تیسے ہم روَرے مِل جورا
جیسے میرا پَتی گردھاری، تیسے ملی رَہُ کنج بہاری

❁

ترجمہ:

لوگو، ہمارے دل کی لگی کیسے چھوٹے۔ نہائی پر جیسے ہیرے کو چوٹ لگائی جاتی ہے لوگو، وہی حالت ہماری ہے۔ جیسے سونے میں سہاگا مل جاتا ہے ویسے ہی لوگو، ہمارا دل لگ گیا ہے۔ جیسے کمل کا ڈنٹھل پانی میں ہوتا ہے ویسے ہی لوگو، ہم نے من میں مان لیا۔ جیسے چاند سے چکور ملتا ہے ایسے ہی لوگو، ہمارا جوڑا ہے۔ جیسے میرا کا پتی گردھاری ویسے ہی مل گئے کنج بہاری۔

فرہنگ:

رورے: رورے، راو+رے، یعنی راورے (اے راؤ) صاحبو

نہائی: نیاتی

نال: ڈنٹھل، نلی

(۱۲۷)

مہارو جنم مرن کو ساتھی
تھا نے نہیں بِسروں دن راتی
تم دیکھیا بِن کَل نہ پَڑَت ہے جانَت میری چھاتی
اونچے چڑھ چڑھ پنتھ نِہاروں
روئے روئے انکھیا راتی
یو سنسار سَکل جگ جھوٹو جھوٹا کُل را نیاتی
دوؤ کر جوڑیاں ارج کرت ہوں
سُن لیجیو میری باتی
یو من میرو بڑو حرامی جیوں مدماتی ہاتھی
سَد گرو بَسَت دھریو سر اوپر
آنکُس دے سمجھاتی
پل پل تیرا روپ نہاروں نرکھ نرکھ سکھ پاتی
میرا کے پربھو گردھر ناگر ہری چرنوں چِت راتی

❁

ترجمہ:
میرے جنم موت کے ساتھی، تجھے نہیں بسروں دن رات۔ تمھیں دیکھے بغیر چین نہیں

پڑتا، (بس) میرا دل (ہی) جانتا ہے۔ اونچے پر چڑھ چڑھ کر راستے کو دیکھتی ہوں۔ روتے روتے آنکھیں دُکھنے لگی ہیں۔ یہ سنسار (اور) سب جگ جھوٹا ہے۔ اور خاندان کا ناتا بھی جھوٹا ہے۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر عرض کرتی ہوں، میری بات سن لینا۔ یہ میرا من بڑا پاجی ہے جیسے بدمست ہاتھی۔ ست گرو ہاتھ سر پر دھر، امن کو آنکش دے کر سمجھاتی ہوں۔ پل پل تیرا روپ دیکھوں (اور) دیکھ دیکھ کر سکھ پاتی ہوں۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، ہری کے چرنوں میں دل رنگ گیا ہے۔

فرہنگ:

راتی: لال ہوئی، رنگی ہوئی

نیاتی: نیاتی ذات نیاتی بندھن، میرا نے کل کی نیاتی کہا ہے۔

یہاں بندھن کے معنی مناسب ہیں۔

آنکس: ہاتھی کے بھالا چبھانا

نرکھ نرکھ: دیکھ دیکھ کر

چت راتی: چت رنگ لیا

(۱۲۸)

آلی مہاں نے لاگے برندابن نِیکا
گھر گھر تلسی ٹھاکر پوجا درسن گوبند جی کو
نرمل نیر بَہت جمنا میں، بھوجن دودھ دہی کو
رتن سنگھاسن آپ براجے، مکٹ دھریو تُلسی کو
کُنجن کُنجن پھِرَت رادھیکا سبد سُنت مُرلی کو
میرا کے پربھو گردھر ناگر بھجن بنا نر پھیکو

❁

ترجمہ:

سکھی مجھے بندرابن اچھا لگتا ہے۔ گھر گھر میں تلسی، ٹھاکر، گوبند جی کا درشن، صاف پانی جمنا میں بہتا ہے (اور) دودھ دہی کا بھوجن ہوتا ہے۔ جواہرات کے سنگھاسن پر آپ بیٹھے ہیں، تلسی کا مکٹ پہنے ہوئے۔ کنج کنج میں رادھیکا پھرتی ہے (اور) مرلی کی آواز سنتی ہے۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، بھجن کے بغیر آدمی پھیکا ہے۔

فرہنگ:

مکٹ: مکٹ
پھیکو: بے مزہ
سبد: شبد

(۱۲۹)

ولو من گنگا جمنا تیر
گنگا جمنا نرمل پانی سیتل ہوت سریر
بنسی بجاوت گاوت کانھو سنگ لیو بل ویر
مور مکٹ پیتامبر سوہے کنڈل جھلکت ہیر
میرا کے پربھو گردھر ناگر چرن کمل پر سیر

❁

ترجمہ:

چلومن گنگا جمنا کے پاس۔گنگا جمنا میں صاف پانی ہے،جسم ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔کانھا بنسی بجاتا ہے اور گاتا ہے۔بل بیر کو ساتھ لیے ہے۔مورمکٹ پیتامبر بھلا معلوم ہوتا ہے۔کنڈل میں ہیرا چمکتا ہے۔میرا کے پربھو گردھر ناگر،جن کے چرن کمل پر سر۔

فرہنگ:

ولو: چلو

(۱۳۰)

ہو کانھا کِن گونتھی جُلپھاں کاریاں
سُدھر کلاپَروین ہاتھن سوں، جسومتی جو نے سنواریاں
جو تم آؤ میری باکھریاں جری راکھوں چندن کِواریاں
میرا کے پربھو گردھر ناگر، ان جلپھن پر واریاں

❁

ترجمہ:

اے کنہیا، کس نے تمھاری کالی زلفیں گوندھی ہیں۔ سگھڑ، ہنر میں پورے ہاتھوں سے جسودا ماتا نے سنوارا ہے۔ اگر تم میرے گھر آؤ تو چندن کے کواڑ لگا رکھوں۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، ان زلفوں پر واری جاؤں۔

فرہنگ:

کلاپروین: کامل فن
جسومتی جو: یشودھا ماتا جی
باکھریاں: گھر میں
جری راکھو: جڑ رکھوں، لگا رکھوں

(۱۳۱)

گوکلا کے باسی بھلے ہی آئے گوکلا کے باسی
گوکل کی ناری دیکھت آنند سکھ راسی
ایک گاوت ایک ناچت ایک کرت ہاسی
پیتامبر پھیٹا باندھے ارگجا سُباسی
گردھر سے سُن ول ٹھاکر میرا سی داسی

❁

ترجمہ:

گوکل کے باسی (کرشن)، خوش آمدید، خوش آمدید گوکل کے باسی۔ گوکل کی ناریوں میں دیکھتے ہی آنند اور سکھ کا رس پیدا ہوا۔ ایک گاتی ہے، ایک ناچتی ہے، ایک ہنساتی ہے۔ ارگجا (ایک خوشبو) سے مہکا ہوا پیلا پٹکا کمر میں بندھا ہے۔ گردھر کے ایسے ٹھاکر اور میرا کی ایسی داسی۔

فرہنگ:

بھلے ہی آیو: خوش آمدید
پھیٹا: پٹکا
ارگجا سو باسی: ارگجے کا عطر

(۱۳۲)

جاگو بنسی وارے للنا، جاگو میرے پیارے
رجنی بیتی بھور بھیو ہے گھر گھر کُھلے کِواڑے
گوپی دہی مَتھت سُنی یت ہے کنگنا کے جھنکارے
اُٹھو لال جی بھور بھیو ہے سُر نر ٹھاڑے دوارے
گوال بال سب کرت کلاہل جے جے سبد اُچارے
ماکھن روٹی ہاتھ میں لینی گؤون کے رکھوارے
میرا کے پربھو گردھر ناگر شرن آیا کوں تارے

❁

ترجمہ:

جاگو بنسی والے لال، جاگو میرے پیارے، رات گئی، صبح ہوئی ہے، گھر گھر کے دروازے کھلے۔ گوپیوں کے دہی متھنے کی آواز اور کنگن کی جھنکار سنائی دیتی ہے۔ اٹھو لال جی، صبح ہوگئی ہے، دیوتا اور آدمی دروازے پر کھڑے ہیں۔ جے جے کا شبد کہہ کے گوالوں کے لڑکے شور مچاتے ہیں۔ گؤوں کے رکھوالے مکھن روٹی ہاتھ میں لیے ہیں۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، تمھاری پناہ میں آنا ہے۔

فرہنگ:

رجنی: رات

سُنیت ہے: سنائی دیتی ہے

کنگنا کے: کنگنوں کے

گوال بال: گوالوں کے لڑکے

کلاہل: شور

(۱۳۳)

گوہنیں گپال پھروں ایسی آوت من میں
اولوکت بارج بدن بے بس بھئی تن میں
مُرلی کر لکُٹ لیؤں پیت بسن دھاروں
کاچھی گوپ بھیش مکٹ گودھن سنگ چاروں
ہم بھئی گُلم لتا برندابن ریناں
پَسُو پنچھی مرکٹ سنی شرون سُنت بَیناں
گرو جن کٹھن کانی کاسوں ری کہیے
میرا پربھو گردھر ملی ایسی ہی رہیے

❁

ترجمہ:

جی میں آتا ہے کہ گوپال کے ساتھ پھروں۔ اس سندر مکھڑے کو دیکھتے ہی بے بس ہو گئی ہوں۔ ہاتھ میں مرلی اور لاٹھی لوں، پیلا لباس پہنوں، گوالوں کا بھیس بنا کر سر پر مکٹ لگا کر گایوں کے ساتھ چلوں۔ ہم بیل کی ٹہنی ہو کر ورندا بن میں رہیں، جانوروں، چڑیوں، بندروں کی بولی کانوں سے سنیں۔ بزرگوں کی سخت شرم، کس سے کہیے۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، مل کر ایسے ہی رہیے۔

فرہنگ:

گوہنے: گوہن کا مطلب ہے ''ساتھ''، گوہنیں یعنی ساتھ ساتھ

اولوکت: دیکھ کر

بارج بدن: کمل سا چہرہ

لکٹ: لاٹھی

پیت: زرد

بسن: کپڑا

گلم: بیل

لتا: شاخ

کاچھی: بنا کر

چاروں: چلوں

پسو: جانور

مرکٹ: بندر

شرون: کان

بینا: آواز

گروجن: بزرگ

کان: لاج

کاسوں: کس سے

(۱۳۴)

سیام مہاسوں ایڈو ڈولے ہو
اورن سوں کھیلے دھمار، مہاسوں مُکھ ہوں نہ بولے ہو
مہاری گلیاں نا پھرے تیکے آنگن ڈولے ہو
مہاری اَنگری نا چُھوے، وا کی بَہیاں موڑے ہو
مہارو انچرا نہ چھوے، وا کو گھونگھٹ کھولے ہو
میرا کے پربھو سانورو، رنگ رسیا ڈولے ہو

❁

ترجمہ:

شیام مجھ سے روٹھا ہوا پھرتا ہے۔ اوروں سے دھمار کھیلتا ہے، مجھ سے بات نہیں کرتا۔ میری گلی میں نہیں پھرتا، اس کے آنگن میں گھومتا ہے۔ میری انگلی بھی نہیں چھوتا، اُس کی بانہہ مروڑتا ہے۔ میرا آنچل بھی نہیں چھوتا، اس کا گھونگھٹ کھولتا ہے۔ میرا کے پربھو، سانورے رنگ رسیا پھر رہے ہیں۔

فرہنگ:

ایڈو ڈولے: روٹھا پھرے
دھمار: دھما چوکڑی
رنگ رسیا: رنگین مزاج
موڑے: مروڑے
آنچرا: آنچل

(۱۳۵)

آلی سانورو کی درِشٹی مانو پریم کی کٹاری ہے
لاگت بے حال بھئی تن کی سُدھ بُدھ گئی
تن من ویاپو پریم مانی متواری ہے
سکھیاں ملی دوئی چاری باوری سی بھئی نیاری
ہوں تو واکو نِیکو جانو کُنج کو بِہاری ہے
چند کو چکور چاہے دیپک پتنگ داہے
جل بنا مِین جیسے، تیسے پریت پیاری ہے
بنتی کرو ہے سیام لاگوں میں تمھارے پاؤں
میرا پربھو ایسے جانو داسی تمھاری ہے

❁

ترجمہ:

اے سکھی، سانولے کی نظر جیسے پریم کی کٹاری ہے۔ لگتے ہی بے حال ہوئی، تن کی سُدھ بُدھ گئی۔ تن من میں پیار اس طرح آیا جیسے متوالی ہوگئی ہوں۔ دو چار سکھیاں ملیں (جنھوں نے کہا) عجیب پاگل ہے۔ میں نے تو اس کو اچھا سمجھا (کیوں کہ) وہ کنج کا بہاری ہے۔ چاند کو چکور چاہے، دیپک پتنگ کو جلائے۔ جیسے پانی کے بغیر مچھلی، ویسے ہی اسے پیاری محبت ہے۔ اے شیام بنتی کروں، میں تمھارے پاؤں پڑوں، میرا

کو پربھو یوں سمجھو جیسے تمھاری داسی ہے۔

فرہنگ:

درشٹی: نگاہ

ویاپو: چاروں طرف پھیل گیا

مانی: گویا

ہوں: میں

داہے: تپے، جلے

(۱۳۶)

مائی میرو موہن من ہریو
کہا کروں کِت جاؤں سجنی، پران پُرس سوں وریو
ہوں جل بھرنے جات تھی سجنی کلس ماتھے دھریو
سانوری سی کِسور مورت کُچھک ٹونو کریو
لوک لاج بساری ڈارو تب، ہیں کارج سریو
داسی میرا لال گردھر چھان یہ ور وریو

❊

ترجمہ:

مائی، میرا من موہن نے ہرلیا ہے۔ کیا کروں، کہاں جاؤں، سجنی پران پُرس سے بیاہ کیا ہے۔ سجنی میں جل بھرنے جاتی تھی، کلس سر پر رکھے ہوئے سانولی سی نوجوان مورت نے کچھ جادو کر دیا ہے۔ لوک لاج بھلادی تب کام پورا ہوا۔ میرا گردھر لال کی داسی، چھانٹ کر یہ بَر پایا ہے۔

فرہنگ:

کلس: گاگر
کِسور: گیارہ سے پندرہ سال تک کی عمر کا بچہ
ماتھے: سر
کارج سریو: کام پورا ہوا

(۱۳۷)

چھانڑو لنگر موری بہیاں گہو نا
میں تو نار پرائے گھر کی، میرے بھروسے گپال رہو نا
جو تم بہیاں موری گہت ہو، نین جور موے پران ہرو نا
برندابن کی کنج گلی میں ریت چھوڑ اُن ریت کرونا
میرا کے پربھو گردھر ناگر چرن کمل چت ٹارے ٹرو نا

❁

ترجمہ:

چھوڑو، راستے میں میری بانہہ نہ پکڑو۔ میں تو دوسرے گھر کی عورت ہوں، میرے بھروسے گوپال نہ رہو۔ جوتم بانہیں میری پکڑتے ہوتو آنکھیں ملا کر پران بھی لے لونا۔ بندرابن کی کنج گلی میں ریت چھوڑ کر اُن ریت نہ کرو۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، چرن کمل سے دھیان ہٹائے نہیں ہٹتا۔

فرہنگ:

لنگر: ڈگر
گہو: پکڑو
نین جور: آنکھیں ملا کر
ٹارے ٹرونا: ہٹائے نہ ہٹے

(۱۳۸)

آوت موری گلین میں گردھاری میں تو چھپ گئی
لاج کی ماری
کُسُمَل پاگ کیسریا جاما، اوپر پھول بہجاری
مُکٹ اوپر چھتر براجے کُنڈل کی چَھوِی نیاری
کیسری چیر دریائی کو لہنگو اوپر انگیا بھاری
آوت دیکھو کِسَن مُراری چُھپ گئی رادھا پیاری
مور مُکٹ منوہر سوہے نتھنی کی چَھوِیِ نیاری
گل موتن کی مالَ وراجے چرن کمل بلیہاری
اُوبھی رادھا پیاری اَرَج کرت ہے
سُنجے کِسن مراری
میرا کے پربھو گردھر ناگر چرن کمل پر واری

❄

ترجمہ:

میری گلیوں میں آتا ہے گردھاری، میں لاج کی ماری چھپ گئی۔ کسمی رنگ کی پگڑی، زعفرانی کپڑے، اوپر گیندے کے پھول، مکٹ کے اوپر چھتر ہے، کنڈل کا ڈھنگ انوکھا ہے۔ زعفرانی اوڑھنی، دریائی کا لہنگا، اس پر بھاری انگیا۔ کرشن مراری کو دیکھ کر

رادھیکا پیاری چھپ گئی۔ خوبصورت مورمکٹ بھلا معلوم ہوتا ہے، نتھنی کی خوبصورتی انوکھی ہے۔ گلے میں موتیوں کی مالا پڑی ہے۔ چرن کنول پر بلہاری جاؤں۔ رادھا پیاری کھڑی عرض کرتی ہے، سن لو کرشن مراری۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، چرن کمل پرواری ہے۔

فرہنگ:

کسمل: کسم کے رنگ کا

پاگ: پگڑی

پھول ہجاری: گیندے کا پھول

دریائی: ایک طرح کا کپڑا

چھوی: چھب، ادا

اُوبھی: کھڑی

سُنجے: سینے

(۱۳۹)

آج اناری لے گیو ساری بیٹھ کدم کی ڈاری ہے مائے
مہارے گل پڈیا گردھاری ہے مائے
میں جل جمنا میں بھرن گئی تھی
آگیو کرشن مراری ہے مائے
لے گیو ساری اناری مہاری
جل میں اُو بھی اُگھاری ہے مائے
سکھی سیانی موری ہنست ہے
ہنس ہنس دے موہی تاری ہے مائے
ساس بری ارُنند بٹھیلی
لری لری دے موہے گاری ہے مائے
میرا کے پربھو گردھر ناگر
چرن کمل کی واری ہے مائے

❁

ترجمہ:

آج اناڑی (کرشن) لے گیا ساڑی (اور) کدم کی ڈال پر بیٹھا اے ماں۔ گردھاری

میرے گلے میں پڑ گیا ہے اے ماں۔ میں پانی بھرنے جمنا میں گئی تھی، کرشن مراری آیا اے ماں۔ اناڑی میری ساڑی لے گیا، جل میں ننگی کھڑی ہوں اے ماں۔ سکھی سیانی میری ہنستی ہیں مجھ پر، ہنس ہنس کر تالی بجاتی ہیں اے ماں۔ ساس بُری اور نند ضدی، لڑلڑ کر مجھے گالی دیتی ہے اے ماں۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، چرن کمل کے واری اے ماں۔

فرہنگ:

اناری: اناڑی

اُگھاری: کھلی ہوئی، برہنہ

(۱۴۰)

کوئی سیام منوہر لو ری، سر دھریں مٹکیا ڈولے
ددھی کو نام بِسَری گئی گوالن، ہری لیو، ہری لیو بولے
میرا کے پربھو گردھر ناگر چیری بھئی بن مولے
کرشن روپ چھکی ہے گوالن اور ہی اورے بولے

❁

ترجمہ:

''کوئی شیام منوہر لینا جی'' (کی آواز لگاتی ہوئی گوالن) سر پر مٹکی رکھے جاتی ہے۔ دہی کا نام بھول گئی، گوالن ''ہری لو''، ''ہری لو'' کی آواز لگاتی ہے۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر چیلی ہوگئی بغیر مول کے۔ کرشن روپ سے مدہوش گوالن کچھ کا کچھ کہہ رہی ہے۔

فرہنگ:

بن مول: بے دام

اور ہی اور بولے: کچھ کا کچھ بولے

(۱۴۱)

ہولی کھیلت ہیں گردھاری
مُرلی چَنگ بجت ڈَپھ نیوری سنگ جُووِت برج ناری
چندن کیسر چھر کت موہن اپنے ہاتھ بِہاری
بھرِ بھرِ مُوٹھی گُلال لال چَہُوں دیت سَوَن پے ڈاری
چھیل چھبیلے نَول کانھ سنگ سیاما پران پیاری
گاوت چار دھمار راگ تہنھ دے دے کل کرتاری

❄

ترجمہ:

ہولی کھیلتے ہیں گردھاری۔ مرلی، چنگ، دف، انوکھا بج رہا ہے۔ ساتھ برج کی جوان عورتیں ہیں۔ موہن بہاری اپنے ہاتھ سے چندن اور کیسر چھڑکتے ہیں۔ مٹھی مٹھی بھر کر گلال چاروں طرف سب پر ڈال دیتے ہیں۔ چھیل چھبیلے جوان کنہیا کے ساتھ میں شیاما پران پیاری، ہاتھوں سے تالیاں بجا بجا کر چار دھمار راگ الاپتے ہیں۔

فرہنگ:

نیوری: انوکھی نیاری
جووت: دیکھتی ہیں

چھوں دیت: چاروں طرف

سَوَن پر: سب پر

دھمار راگ: ایک خاص گانا جو ہولی میں گایا جاتا ہے

تہنھ: اسپر

کل: ہاتھ

کرتاری: تالی بجانے کا ایک ڈھنگ

(۱۴۲)

نند نندن بِلمائی بدرا نے گھیری مائی
اِت گھن گرجے اُت گھن لرجے چمکت بِجّو سَوائی
اُمڑ اُمڑ چَہُوں دِسی سے آیا، پوَن چلے پُروائی
دادُر مور پپیہا بولے کوئل سبد سنائی
میرا کے پربھو گردھر ناگر، چرن کمل چِت لائی

❁

ترجمہ:

مائی نند کے نندن نے مجھے بہلا لیا (اور) میں بارش میں گھر گئی۔ اِدھر کالی گھٹا گرجے، اُدھر کالی گھٹا لرزے، بجلی سوائی چمکتی (تھی)۔ اُمڈ اُمڈ کر چاروں طرف سے (بادل) آئے اور پُروائی ہوا چلے۔ مینڈک، مور، پپیہے، کویل کی میٹھی آواز، گویا ساز بجا۔ میرا کے پربھو گردھر ناگر، چرن کمل سے من لگایا۔

فرہنگ:

بلمائی: بہلایا
دِس: طرف
بدرا: بادل
دادُر: مینڈک
بجو: بجلی

(۱۴۳)

سُنی ہو میں ہری آون کی آواج
محل چڑھے چڑھی جوؤ میری سجنی کب آویں مہاراج
دادُر مور پپیّا بولے کویل مُدھرے ساج
اُمنگیو اِندر چَہُوں دِسی برسے دامن چھوڑی لاج
دِھرتی روپ نوا نوا دھریا اِندر مِلن کے کاج
میرا کے پربھو ہری اَبناسی بیگِ ملو مہاراج

❁

ترجمہ:

میں نے ہری کے آنے کی آواز سنی ہے۔ بار بار محل پر چڑھ کر دیکھ رہی ہوں کہ مہاراج کب آویں گے۔ مینڈک، مور، پپیہے بولتے ہیں، کویل کی آواز گویا میٹھا ساز ہے۔ بادل چاروں طرف برسیں، لاج کا دامن چھوڑ کر اِندر (بارش) سے ملنے کی وجہ سے دھرتی نے نیا روپ دھرا ہے۔ میرا کے پربھو ہری لازوال ہیں، (بس) جلدی ملو مہاراج۔

فرہنگ:

اُمنگیو: اُمڈی
اِندر: گھٹا
اوی ناسی: غیر فانی

(۱۴۴)

مہارے گھر ہوتا جاجیو راج
اب کے جِن ٹالا دے جاوو سر پر راکھوں وِراج
مہے تو جنم جنم کی داسی تھے مہارا سِرتاج
پاون ڑا کے مہاں کے بھلا ہی پدھاری
سب ہی سُدھارَن کاج
مہیں تو بری چھان تہاں، کے بھلی چھے گھنیری
تم ہی اک رس راج
تھانے سم سب ہِن کی چنتا
تم سب کے ہو گریب نواج
سب کے مُکٹ سرومنی سر پر بھانوں پُنیہ کا تاج
میرا کے پربھو گردھر ناگر، بانہہ گہے کی لاج

❁

ترجمہ:

میرے گھر ہوتے جانا راجہ، اب مت بہانہ کرنا۔ تمھیں سر پر رکھوں، میں تو جنم جنم کی داسی ہوں، تم میرے سرتاج ہو۔ میرے مہمان بھلے ہی آئے، اب سب کام سدھر جائیں گے۔ میں تو بُری ہوں، تم کیا بھلے ہو۔ ایک سب کے رس راج (بنے) ہو۔

تمھیں ہم سبھوں کی چنتا رہتی ہے، تم سب کے غریب نواز ہو۔ سب کے سرتاج اور سر پر نیکی کے سورج کا تاج (ہے)۔

فرہنگ:

جن: مت، نہ

ٹالا دے جاوو: ٹال دینا

راکھوں براج: عزت کے ساتھ بٹھا رکھو

سرتاج: شوہر، مالک

پاؤنا: مہمان

تھاں کے: تم کب

گھنیری: بہتوں کے

رس راج: رسیا

سرومنی: عزت مآب

بھانوں: سورج

پنیہ کا تاج: خیر کا تاج

(۱۴۵)

پربھو جی تھیں کہاں گیا نیہڑی لگائے
چھوڑ گیا بسواس سنگھاتی پریم کی باتی بَرائے
بِرَہ سمند میں چھوڑ گیا چھو نیہہ کی ناؤ چلائے
میرا کے پربھو کب رے ملو گے تم بن رہیائی نہ جائے

❋

ترجمہ:

پربھو جی، تم نظر ملا کے کہاں گئے؟ جس ساتھی پر بھروسا تھا وہ محبت کی بتّی جلا کر چھوڑ گیا۔ برہ کے سمندر میں چھوڑ گیا ہے پیار کی ناؤ چلا کر۔ میرا کے پربھو، کب ملو گے، تمھارے بغیر رہا ہی نہیں جاتا۔

فرہنگ:

تھیں: تم
نیہڑی لگائے: محبت کر کے
بسواس سنگھاتی: معتبر ساتھی
نیہہ: محبت

(۱۴۶)

پرم سنیہی رام کی نِتی اولوں ری آوے
رام ہمارے ہم ہیں رام کے، ہری بن کچھو نہ سُہاوے
آون کہہ گئے اَجہُوں نہ آئے جِوڑو اَتی اُکلاوے
تم درسن کی آس رمیّا کب ہری درس دکھاوے
چرن کنول کی لگن لگی نِت بِن درسن دُکھ پاوے
میرا کُوں پربھو درسن دیجو آنند برنیوں نہ جاوے

❁

ترجمہ:

پرم سنیہی کی یاد ہمیشہ آتی ہے۔ رام ہمارے، ہم رام کے ہیں، ہری کے بغیر کچھ نہیں بھاتا۔ آنے کو کہہ گئے آج بھی نہیں آئے۔ جی بہت بے قرار ہے۔ تمھارے درشن کی آس (رمیا) ہری کب درشن دے گا۔ چرن کنول کی لگن لگی ہے اور بغیر درشن کے ہمیشہ دکھ پاتی ہوں۔ میرا کے پربھو درشن دیجیے، آنند کہا نہ جائے۔

فرہنگ:

اُولوں: یاد
برنیوں نہ جائے: بیان ہو
اکولاوے: بے چین

(۱۴۷)

سکھی میری نیند نسانی ہو
پیا کے پنتھ نہارت سِگری رین بِہانی ہو
سب سَکھین مل سیس دئی من ایک نہ مانی ہو
بن دیکھیا کل ناہیں پڑت جِیا ایسی ٹھانی ہو
انگ انگ بیاکُل بھئی مکھ پِیا پیا بانی ہو
انتر بیدن وَرہ کی وہ پیڑ نہ جانی ہو
جیوں چاتک گھَن کوں رٹے مچھری جِمی پانی ہو
میرا بیاکل وِرہنی سُدھ بُدھ بسرانی ہو

❁

ترجمہ:
سکھی، میری نیند ختم ہوگئی۔ پیا کی راہ دیکھتے ساری رات گزر گئی۔ سب سکھیوں نے مل کر نصیحت کی، دل نے ایک نہ مانی۔ بغیر دیکھے چین نہیں آتا ہے، دل نے ایسا طے کر لیا ہے۔ انگ انگ بے چین ہوگئی، منھ پر پیا پیا کی دھن ہے، انتر میں برہ کا دکھ ہے۔ وہ درد نہیں سمجھتا۔ جیسے پپیہا بادل کے لیے شور کرے (یا) مچھلی بغیر پانی۔ میرا بے چین برہنی، سدھ بدھ بھول گئی ہے۔

فرہنگ:

سیس: نصیحت

جیا: جی میں

بیدن: تکلیف

جمی: جس طرح

(۱۴۸)

رسیا بن نیند نہ آوے
نیند نہ آوے وِرہ ستاوے پریم کی آنچ ڈھلاوے
بن پیا جوت مندر اندھیارو دیپک دائے نہ آوے
پیا بن میری سیج الونی جاگت رین بہاوے
پیا کب رے گھر آوے
داڈر مور پپیہا بولے کویل شبد سناوے
گھمٹ گھٹا اولر ہوئی آئی دامن دمک ڈراوے
نینا جھر لاوے
کہا کروں کت جاؤں مری سجنی ویدن کُون بتاوے
بِرہ ناگن موہی کایا ڈسی ہے ہر جیو جاوے
جڑی گھس لاوے
کوہے ستھی سہیلی سجنی پیا کُو آن ملاوے
میرا کُون پربھو کب رے ملو گے من موہن موہی بھاوے
کبئے ہنس کر بتلاوے

❁

ترجمہ:

رسیا کے بغیر نیند نہیں آتی۔ نیند نہ آئے، برہ ستائے، پریم کی آنچ پگھلائے۔ پیا کی روشنی کے بغیر مندر میں اندھیرا (ہے)، دیپک کام نہیں دیتا۔ پیا بغیر میری سیج سونی ہے۔ جاگتے رات بیتی، پیا کب تک گھر آئیں گے۔ مینڈک، مور، پپیہا بولے، کویل آواز سنائے۔ اُمڈ کر گھٹا ٹوٹ پڑی، بجلی چمک کر ڈراتی ہے، آنکھیں جھڑی لگائے ہیں۔ کیا کروں، کہاں جاؤں، بجنی، اس آگ کو کون بجھائے۔ برہ کی ناگن نے میرے بدن میں ڈس لیا، لہر سے جی جاتا ہے۔ دوا گھس کر لائے۔ کون ہے سکھی سہیلی بجنی جو پیا کو لا کر (مجھ سے) ملادے۔ میرا کے پربھو، کب ملو گے۔ من موہن مجھے اچھا لگتا ہے۔ کب وہ ہنس کر بات کرے گا۔

فرہنگ:

الونی: بے نمک پھیکی

گھمٹ: امنڈ کر

اولرائی: ٹوٹ پڑی

بتاوے: بجھاوے

جڑی: دوا

آن: لا کر

بتلاوے: باتیں کرے

(۱۴۹)

نیند لڑی نہیں آوے ساری رات
کس بِدھی ہوئی پربھات
چمک اُٹھی سپنے سُدھ بھولی چندر کلا نہ سوہات
تلپھ تلپھ جیو جائے ہمارو کب رے ملو دِینا ناتھ
بھئی ہوں دِوانی تن سُدھ بھولی
کوئی نہ جانی مہاری بات
میرا کہے باتاں سوئی جانے مرن جیون اُن ہاتھ

❄

ترجمہ:

نیند ساری رات نہیں آتی ہے۔ کس طرح سے صبح ہوگی۔ سپنے سے چونک اُٹھی، سدھ بھولی، چندر کلا نہیں بھاتی۔ جی تڑپ تڑپ جائے، کب ملو گے دینا ناتھ۔ دیوانی ہوگئی ہوں، تن کی سُدھ بھول گئی ہوں، میری بات کوئی نہیں جانتا۔ میرا کہے، باتیں وہی جانیں مرنا جینا جن کے ہاتھ ہے۔

فرہنگ:

لڑی: لاڈلی　　چمک اٹھی: چونک اٹھی

چندر کلا: مور کے پر میں چاند کی شکل کے نشان بنے ہوے ہیں

(۱۵۰)

ناتو نام کا رے موں سوں تنك نه توریو جائی
پاناں جُوں پیلی پڑو رے لوگ کہیں پنڈ روگ
چھانے لاگن میں کیا رے رام ملن کے جوگ
بابَل بَید بُلائیا رے، پکڑ دکھائی مھاری بانہہ
مور کھ بَید مَرم نہیں جانے کرك کلیجه مانہہ
جا بیدا گھر اپنے رے، میرو ناؤں نه لیئی
میں تو دادھی بِرَہ کی رے،
تو کاہے کو اوشدہ دیئی
مانس گلے گال چھجیا رے کرك رہیا گل آہی
آنگلیا ری موڈری مھارے آون لاگی بانہی
رہو رہو پاپی پپیہرا رے پِیو کو نام نه لیئی
جے کوئی ورہنی ساملے پِیو کارن جِیو دیئی
کِھن مندر کھِن آنگنے رے کِھن کِھن ٹھاڑی ہوئی
گھایل جیوں گھوموں سدا ری
مھاری بتھا نه بوجھے کوئی
کاڑھی کلیجو میں دھروں رے کوّا تو لے جائی

جیاں دیساں مہارو پیو بسے وے دیکھے تو کھائی
مہارے ناتو ناؤں کو رے اور نہ ناتو کوئی
میرا بیاکل وِرَہنی رے پیا درسن دیجو موئی

❁

ترجمہ:

رام نام کا ناتا مجھ سے ذرا بھی توڑا نہیں جاتا۔ پتے کی طرح پیلی پڑ گئی ہوں۔ لوگ کہیں یرقان ہے۔ پانی (چھاننے) اور رسی نانگھنے کا ٹوٹکا میں نے کیا۔ رام ملنے کے لیے، باپ نے بید بلایا اور پکڑ کر میرا ہاتھ (نبض) دکھایا۔ بے وقوف بید نے بھید نہیں سمجھا۔ کلیجے میں (میرے) کسک ہے، بید تو اپنے گھر جا، میرا نام نہ لے۔ میں تو برہ کی جلائی ہوں، تو دوا کاہے کی دے گا۔ گوشت گل گل کے کم ہو گیا، درد گلے میں آ کر رک گیا ہے، انگلی کی انگوٹھی میری بانہہ میں آ جاتی ہے۔ رہ رہ کے پاپی پپیہے پی کا نام نہ لے، اگر کوئی برہنی سن لے (تو) پی کے لیے جان دے دے گی۔ لمحے بھر گھر میں، لمحے بھر آنگن میں اور لمحے لمحے کھڑی ہوتی ہوں۔ گھایل کی طرح میں ہمیشہ پھرتی ہوں، میری بے چینی کوئی نہیں سمجھتا۔ دل نکال کے میں رکھوں، کوّے، تو لے جا۔ اور جس دیش میں میرا پیارا بستا ہے (وہاں) وہ دیکھے تو کیا۔ میرا ناتا بس نام (جپنے) کا ہے اور کوئی ناتا نہیں۔ میرا فرقت میں بے چین ہے، مجھے درشن دینا۔

فرہنگ:

پاناں: پتا
پنڈ روگ: یرقان
چھانے: چھاننے (پانی چھاننے کا ٹوٹکا)
لانگن: نانگھنے (رسی نانگھنے کا ٹوٹکا)

رام ملن کے جوگ: رام سے ملنے کے لیے

لوئی: لینا

دادھی: جلائی ہوئی، تپی ہوئی

مانس گلے گل چھجیا: گوشت گل گل کر کم ہوا

کرک: درد

گل: گلے میں

آنگلیا: انگلی

ری: کی

مدڑی: انگوٹھی

آون لاگی بانہہ: بانہہ میں آنے لگی

رہو رہو: رہ رہ کر

سا ملے: سُنے

کھن: لمحہ

مندر: گھر

بوجھے: سمجھے

(۱۵۱)

رام ملن کے کاج سکھی میرے آرتی اُر
میں جاگی ری
تلپھت تلپھت کل نہ پرت ہے وِرہ بان اُر لاگی ری
نِس دن پنتھ نہاروں پِیو کو
پلک نہ پل بھر لاگی ری
پِیو پِیو میں رٹوں رات دن
دوجو سُدھ بُدھ بھاگی ری
وِرہ بُھوَنگ میرو ڈسیو ہے کلیجو
لَہری ہلاہل جاگی رے
میری آرتی میٹی گُسائیں آئی ملو موہی ساگی ری
میرا بیاکل اَتی اُکلانی پیا کی اُمنگ اتی لاگی ری

❄

ترجمہ:

رام سے ملنے کے لیے سکھی میرے جسم میں آرتی جاگ اُٹھی۔ تڑپتے تڑپتے چین نہیں پڑتا اور برہ کا تیر دل میں لگ گیا ہے۔ ہر روز پیا کی راہ دیکھتی ہوں، پل بھر کے لیے پلک نہیں لگتی۔ رات دن میں پیا پیا رٹتی ہوں، دوسرے سارے خیال چلے گئے ہیں۔

برہ کے ناگ نے میرے کلیجے میں ڈس لیا ہے۔ زہر کی لہر آتی ہے۔ میری آرتی کی خواہش پوری کرو گوسائیں، جلدی آملو۔ میرا بہت بے چین اور بے قرار ہے۔ پیا سے ملنے کی خواہش بہت تیز ہے۔

فرہنگ:

بھونگ: سانپ

امنگ: لو

میرا بائی

پریم وانی

(گیت، ترجمہ اور فرہنگ)

مرتبہ: سردار جعفری

Rs.395